نورِ ایمان

اردو کے کلاسیکل دینیاتی ادب کی تشکیل میں
صوفیہ و علما کی تخلیقات کا تسلسل

اثر خامہ

مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
تلمیذ مرزا غالب

تذکرہ شاعر

مالک رام

اہتمام اشاعت

محمد ضیاء الحسن قادری

دارالاسلام

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

الحمد للہ کہ این مصلح نعایم عرفان شمع فانوس ایقان مایۂ تنویر جان انسان مصیقل الانسان المسمی بہ

نور الایمان

تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی محمد عبد السمیع صاحب بیدل قدس اللہ سرہ العزیز ساکن رامپور ضلع سہارنپور

مطبع ہاشمی میرٹھ شہر
در [illegible] واقع مطبوع

رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا
وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا

صدرِ بزمِ فکروفن

ذکی العصر، فیلسوفِ اسلام، اشرف العلما، امامِ اہلِ سنن

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی

دارالعلوم شمسیہ رضویہ، سلانوالی، سرگودھا

حلقۂ اربابِ سخن

امیر البیان سہروردی۔ راجا رشید محمود۔ خواجہ رضی حیدر۔ صبیح رحمانی۔ میرزا امجد رازی
مولانا محمد الیاس عطار قادری۔ صاحبزادہ فیض الامین فاروقی۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری
حافظ عبدالغفار حافظ۔ ریاض حسین چودھری۔ پروفیسر منیر قصوری۔ رفیع الدین ذکی قریشی
عبدالقیوم طارق سلطانپوری۔ سید بادشاہ تبسم بخاری۔ منشا تابش قصوری۔ محمد شہزاد مجددی
سید سعید بدر۔ غلام مصطفیٰ مجددی۔ سید عارف محمود مہجور رضوی۔ ابوالحسن واحد رضوی

تصدیر

متواتر	۱۴
صادِر	نورِ ایمان
شاعر	مولانا محمد عبدالسمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ
ناظر	علامہ مفتی غلام حسن قادری حفظہ اللہ
ناشر	محمد رضاء الحسن قادری غفرلہٗ
ناصر	مولانا قاری مبشر احمد نظامی حفظہ اللہ
ذاخر	والضحیٰ پبلی کیشنز، لاہور۔ انوار الاسلام، چشتیاں زادھما اللہ شرفاً
ظاہر	فی الشوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ستمبر ۲۰۱۲ء
مقادِر	40 روپے NET

دارالاسلام

کی طرف سے

اس دیوان فصاحت بیان عطائے رحمٰن

کا اعتنائے نسبت و ایصالِ مشابت

صاحب دِیوان کے اُستاد معرفت بُنیاد

فرماں روائے اُردوئے معلّٰی، اِعتزاز و جلالتِ ادبِ ہندی

نجم الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ

نوّاب میرزا اسداللہ بیگ خاں

غالبؔ (اسدؔ) دہلوی عرف مرزا نوشہ

(تولّد ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء -- توفّی ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۹ء)

کے اسم سامی سے کیا جاتا ہے

پیش از کتاب....

حامداً وناعتاً۔ و بعد "دارالاسلام، لاہور" کے احیاے تراثِ علمیہ اسلامیہ کے وسیع تر گراں قدر اشاعتی پروگرام میں بحمد اللہ القدوس بر عظیم کی کثیر نام ورقد آور افاضل اماثل شخصیات کی پچاسوں علمی، تحقیقی، ادبی، فنی، تاریخی نگارشات شامل ہو چکی ہیں، علی الخصوص وہ علماے اعلام جن کی یادوں کے نقوش کسی قدر تو زمانے کی دست برد نے مٹا ڈالے، لیکن اپنوں کی غافلی اُن کے اتلافِ حقوق کی سب سے بڑی جرم دار ٹھہری، اُن کی ذاتی تحریرات کو تحقیق کے تعلیقی اُصولوں اور طباعت کے عصری تقاضوں کے مطابق شائع کرنا اس وقیع وجلیل منصوبے کا مرکزی نقطۂ عمل ہے۔ ربِ کریم کو منظور ہوا تو جلد ہی نایاب اور کم یاب قسم کی کتب کی ایک معقول تعداد اہلِ اسلام کے باذوق حلقے کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

اُردو زُبان کے زمانۂ آغاز سے تاعروج اس کے ارتقا اور فروغِ ادب میں شعراء و اُدبا کا حصہ اگر بے بہا ہے، تو بلاشبہہ اس کی تشکیل اور کلاسیکل فکشن کی تعمیر میں صوفیہ وعلما کی خدمات کو بھی کچھ کم دخل نہیں رہا۔ حمد، نعت، منقبت جو مذہبی ادب کے ترکیبی اجزا ہیں اِن میں حضرات علماء وصوفیہ نے اپنے گراں مایہ آثار چھوڑے ہی، علاوہ ان اصناف کے سخن کی تمام تر ہیئتوں میں اُنھوں نے کمال طبع آزمائی کی، بل کہ بہت سوں کی اعجاز آفرینی نے تو بعض نئی اصناف تک ایجاد کر دیں، اساتذۂ فن سے اُنھوں نے اِصلاحیں لی، اپنی طرز کا نرالا کلام اُنھوں نے کہا، اکثریت اُن میں صاحب دیوان کی معلوم بھی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اُردو زبان وادب کی تاریخ مرتب کرنے والا مؤرخ اِن حضرات قدسی صفات کے نام بھول جاتا ہے! اِن کی شعر ونثر کی تخلیقی نگارشات سے آنکھ چُرانے میں وہ کیوں قصوروار نہیں ہے!! اُن کی لائدی خدمات کو سراہنا تو دُور، اُن کے اسماے گرامی قدر کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا، رسماً اِجتماعی تذکرہ تو ہوتا رہتا ہے، لیکن بڑے بڑے اساطین فکر وفن کو فرداً فرداً ذکر کرنے کی زحمت نہیں اُٹھائی جاتی، زیادہ پیچھے نہ جائیں، ۱۸۵۷ء کے قریب دَور کے کتنے اُردو گو علما کو تواریخِ ادب اُردو میں سند اخواہ مبعاذ کر کیا گیا ہے!! خال خال شخصیات کہ جن کی حین حیات اُن کے اُدبا سے تعلقات اُستوار رہے اُن کا ذکر شروع سے چلا آرہا ہے، بہ وجود سے کہ اُن سے بڑے بڑے ادب کے شیدائی اور ماہرِ باہر اُن کے معاصرین میں موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ صوفیہ کرام اور علماے دین کو ہی کیوں پردۂ خفا میں رکھا جاتا ہے؟ کیا اہلِ دُول کی اصالت سے دُور دراز مدح سرائی کرنے والوں اور نرے نذرانے بٹورنے والے درباری چاکروں، رقص وسرود کی محفلیں اُڑانے والوں اور بادہ کشی کے نشے میں بدمست رہنے والوں کو ہی ادیب بننے کا حق رہ

گیا ہے؟ کیا برقی کینوس پر تماشا کرنے والے چھوکرے، میڈیا کے کھلونے اور سرکار کے چیلے ہی ادب داں کہلانے کے سزاوار ہیں؟ بات یہیں بس نہیں ہوتی، سرکاری ادارے جن کا مسلک اذیت و علمیت کی ترویج وتشہیر ہوتا ہے وہ علما کے لٹریچر چھاپنے سے تہی دست، ادبی حلقے اُن کے تذکارسے عاری، نشری مکاتب اُن کے کام سے بے بہرہ، عوام اُن کے نام سے لاعلم، کس کس بے انصافی کا ماتم کریں۔ کیا اس سب کو اِس بات کی دلیل سمجھ لیا جائے کہ ادبی تحقیق بھی مذہبیات کے تمام شعبہ ہاے حیات سے استثنا کا شاخسانہ بن چکی ہے یا پھر یہ ان حضرات کی دین بیزاری کا نتیجہ ہے۔ غرض کہ **Art** کو مذہبی اثرات سے مفرد ومجرد کرنے اور ***Libral Art*** کو پروان چڑھانے کی کوشش کی جاری ہے۔

عرضِ مدعا فقط اِتنا ہے کہ عالم وغیر عالم اور صوفی وغیر صوفی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک اور دوہرا معیار ہرگز روا نہ رکھا جائے، حق دار کا حق ادا کیا جائے، جتنا حصہ جس کی زندگی کا اُردو کی خدمت میں گزرا ہے اُس کا ذکرِ خیر اُسی قبض و بسط کے ساتھ کیا جائے۔ خدا رحمت کرے حضرت حامد حسن قادری جماعتی پر کہ اُنھوں نے "داستانِ تاریخِ اُردو" (۱۹۳۸ء) میں اِس نامعقول روایت کو خوب توڑا۔ بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے "اُردو کی اِبتدائی نشوونما میں صوفیاے کرام کا کام" لکھ کر اِس کمی کو کسی قدر پورا کیا۔ چند راست مزاج محققین نے خانوادۂ چشتیہ کی اُردو سے نسبت کو نمایاں کرنے کی مبروک سعی کی ہے۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری نے "اُردو نثر کے اِرتقا میں علما کا حصہ (شمالی ہند میں ۱۸۵۷ء تک)" اور ڈاکٹر محمد سلیم (بوچھال، چکوال) نے بھی اسی عنوان پر (۱۸۵۷ء تا ۱۹۴۷ء) ڈاکٹریٹ کیے ہیں۔ وغیرہ، لیکن اِن اکیلی دُکیلی اور الگ تھلگ تحقیقات سے اُس حرج کا جو برسوں ہوتا آیا ہے اور خدا معلوم آیندگان کو کب تک ہوتا رہے گا، کتنا اِزالہ ہوسکا ہے، سوچنے کی بات ہے!!!

"دارُالاسلام" کے سنگ آج ہم ایک نئے دور کا آغاز کرنے جارہے ہیں، صوفیہ اور علماے اِسلام کا نادر اُردو نثری سرمایہ تو بحمد اللہ ۴ سال سے اہلِ فکر ونظر کے سامنے لایا جارہا ہے، اب سے اِن شاء اللہ مذہبی ادب کے شعری فن پارے بھی مَا تَقَدَّرَ عَلَیْنَا اربابِ علم و دانش کی خدمت میں پیش کیے جائیں گے۔ کافی مرادآبادی کے کلّیات اور خیوری دہلوی کے رسائل نظم ونثر تو پہلے سے ادارے کے اشاعتی منصوبے کا حصہ ہیں، ان کے سوا حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی، غلام سرور لاہوری، لطف بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، مضطر خیرآبادی، حامد حسن قادری، ضیا بدایونی، اختر الحامدی، بیکل اُتساہی کے دواوین و مجموعہ ہاے کلام کو اِس دائرۂ کار میں شامل کیا جارہا ہے، جو خدا کے فضل و احسان سے تحقیق وادب کے اعلیٰ اُسلوب پر نشر کیے جائیں گے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم وَلَا رَادَّ لِفَضْلِہِ الْقَوِیْم۔

محمد رضاء الحسن قادری

نگرانِ اُمورِ کلیہ "دارُالاسلام"، لاہور

جمعرات، ۱۱ شوال ۱۴۳۳ھ/ ۳۰ اگست ۲۰۱۲ء

مولانا محمد عبدالسمیع بیدلؔ رام پوری رحمۃ اللہ

—— مالک رام ——

قصبۂ رام پور منہیاراں (ضلع سہارن پور) کے رہنے والے تھے۔ اُن کے والد شیخ محمد یوسف مشہور طبیب تھے۔ سلسلۂ نسب صحابیِ رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بیدلؔ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی طور پر ہوئی۔ اِس کے بعد چندے مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے اِستفادہ کیا، اور بالآخر ۱۲۷۰ھ (۴-۱۸۵۳ء) میں مزید کسبِ علم کی غرض سے دلّی کا رُخ کیا۔ یہاں اُس وقت مولوی اِمام بخش صہبائی اور صدرالصدور مولوی صدرالدین آزردہ کا طوطی بولتا تھا۔ چناں چہ اُنھوں نے بھی فارسی کی تکمیل صہبائی سے کی اور عربی اور حدیث و تفسیر کی آزردہ سے۔ ان کے علاوہ اساتذۂ عہد مولانا احمد علی سہارن پوری، مولوی سعادت علی سہارن پوری، مولانا شیخ محمد تھانوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی کچھ استفادہ کرنے کی روایت موجود ہے۔ یوں وہ علومِ مرّوجہ میں درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔

قیامِ دلّی کے زمانے ہی میں شعر و شاعری سے رغبت پیدا ہوئی، تو میرزا غالبؔ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی شاگردی اختیار کر کے اُردو میں شعر کہنے لگے۔

سات برس میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد کسبِ معاش کا مرحلہ پیش آیا۔ سب سے پہلے ۱۲۷۷ھ (۱-۱۸۶۰ء) میں رڑکی (ضلع سہارن پور) میں ایک برہمن ٹھیکے دار کے بیٹے ناہر سنگھ کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوئے۔ نوجوان ناہر سنگھ ان کی بزرگی اور زہد و ورع اور دین داری و تقویٰ سے اتنا متاثر ہوا کہ اُس نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ خلیل الرحمٰن اس

کا اسلامی نام رکھا گیا تھا۔ جب یہ خبر ناہر سنگھ کے خاندان تک پہنچی تو اُنھوں نے پہلا کام یہ کیا کہ عبدالسمیع کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔ ناہر سنگھ پر بھی بہت سختی کی گئی، لیکن اس نے استقامت کا ثبوت دیا اور اپنے اعتقاد پر قائم رہا۔[1]

مولوی عبدالسمیع رڑکی سے نکلے، تو اپنے وطن پہنچے۔ حسنِ اتفاق سے انہیں ایام میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی[2] ہندستان آئے ہوئے تھے۔ اپنی تعلیم و تربیت اور افتادِ طبع کے زیرِ اثر عبدالسمیع اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حاجی صاحب نے اُن کے علم و تقویٰ سے متاثر ہو کر اُنھیں اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کر لیا۔ روایت ہے کہ عبدالسمیع صاحب

۱۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی سوانح عمری میں جن مولانا خلیل الرحمٰن کا ذکر آتا ہے، وہ یہی صاحب ہیں، اُنھوں نے بعد کو علومِ اسلامیہ میں مہارت پیدا کر لی اور پھر ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے۔ وہاں حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اُن سے خلافت پائی۔ مکہ ہی میں فوت ہوئے۔

۲۔ مولانا امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ دوشنبہ ۲۲ صفر ۱۲۳۳ھ (یکم جنوری ۱۸۱۸ء) نانوتہ (ضلع سہارن پور) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محمد امین العمری تھانوی تھے۔ مولانا امداد اللہ نے فارسی کی رسمی تعلیم کے بعد مولانا قلندر بخش جلال آبادی سے مثنوی مولانا روم پڑھی۔ پھر دلی آئے اور شیخ نصیر الدین شافعی مجاہد کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اُن کے شہید ہو جانے کے بعد اولاً چندے تھانا بھون میں رہے، پھر شیخ نور محمد جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر اُن کی بیعت کر لی، اور اُن کے حکم کی تعمیل میں ارشاد و تلقین میں جٹ گئے۔
۱۸۵۷ء کے ہنگامے میں بیش تر علما و صلحا نے مولانا امداد اللہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا، لیکن شاملی (ضلع مظفر نگر) کے معرکے میں دیسی فوج کو شکست کا منھ دیکھنا پڑا۔ مجبوراً اس کے بعد بیش تر علما روپوش ہو گئے اور کچھ اصحاب نے ملک سے ہجرت کرنے میں عافیت دیکھی۔ انہیں میں مولانا امداد اللہ بھی تھے۔ اُنھوں نے وطن سے نکل کر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کر لی۔ اسی سے صفت "مہاجر مکی" گویا ان کے نام کا جزو بن گئی ہے۔ یہاں اُنھوں نے مجاہدات و عبادات سے وہ مقام حاصل کر لیا جس نے اُنھیں مرجع اصحابِ علم و یقین بنا دیا۔ علمائے عصر میں سے ایک بڑی تعداد نے ان کی بیعت کر لی تھی۔
اُنھوں نے تصنیف و تالیف میں بھی اپنے آثار چھوڑے ہیں، لیکن یہ سب کے سب تصوف اور معرفت کے مضامین سے مملو ہیں۔ "ضیاء القلوب" فارسی میں اور "ارشادِ مرشد"، "گلزارِ معرفت"، "تحفۃ العشاق"، "جہادِ اکبر"، "غذائے روح"، "دردنامۂ غمناک" وغیرہ اردو نظم میں ہیں۔
چہار شنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ (۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء) مکہ معظمہ میں رحلت کی۔ قبرستان جنت المعلیٰ میں آسودۂ خوابِ ابدی ہیں۔ (نزہۃ الخواطر، ۸: ۷۰-۷۲)

نے حاجی صاحب موصوف کی بیعت قصبۂ جھنجھانا (ضلع مظفر نگر) میں اسی درخت کے نیچے کی تھی، جہاں کسی زمانے میں خود حاجی صاحب نے اپنے پیرِ طریقت حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حاجی صاحب نے انھیں خلافت سے بھی مشرف فرمایا۔

میرٹھ (یوپی) کے رؤسا میں شیخ الٰہی بخش (ف: ۲۱ مئی ۱۸۸۳ء) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ انھوں نے اپنی دولت رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کے اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس پر انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالکریم (ف: ۷ نومبر ۱۹۰۵ء) کے تینوں بیٹوں (غلام محی الدین، وحید الدین، بشیر الدین) کی تعلیم و تربیت اپنے ذمے لے لی۔ انھیں ان تینوں صاحب زادوں کے لیے ایک صاحب استعداد اور موزوں اُستاد کی ضرورت تھی۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ مولوی عبدالسمیع بیدل فارغ ہیں، تو انھوں نے مولوی صاحب کو میرٹھ آنے کی دعوت دی، جو بیدل نے قبول کرلی۔ ان تینوں لڑکوں نے نہ صرف ان سے فارسی، عربی اور دینیات کی تعلیم پائی، بل کہ بعد کو بیعت طریقت بھی کرلی۔

اس سلسلے میں ایک لطیفہ پیش آیا، جس سے بیدل کے تقوی اور محتاط طبیعت کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے:

بیدل کے تقرر پر یہ طے ہوا تھا کہ انھیں بارہ روپے مشاہرہ کے علاوہ رہنے کو مکان اور "روٹی" بھی دی جائے گی۔ چناں چہ کھانے کے وقت چپاتی اور مختلف قسم کے سالن خوان میں پیش ہوئے۔ آپ نے چپاتی اٹھالی اور اسے پانی کے ساتھ نوش فرمالیا۔ خوان واپس پہنچا، تو باورچی نے تعجب کیا اور صورتِ حال حافظ عبدالکریم صاحب کے گوش گزار کردی۔ حافظ صاحب نے خیال کیا کہ شاید کھانا مولوی صاحب کے پسند خاطر نہیں تھا، جس سے انھوں نے اسے واپس کردیا۔ حافظ صاحب نے باورچی کو حکم دیا کہ آئندہ زیادہ پُرتکلف کھانا مولوی صاحب کے لیے پکایا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی، لیکن خوان اب بھی جوں کا توں حسبِ سابق واپس آگیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کھانے میں جو چیز پسند

ہو، اِس کے پکانے کا حکم دے دیجیے۔ تو کہا کہ مجھے تو ہر ایک چیز پسند ہے، کھانا میری پسند اور ضرورت کے مطابق ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ پھر صرف روٹی پر کیوں اکتفا کرتے ہیں اور سالن واپس کر دیتے ہیں؟ تو کس سادگی سے جواب دیا کہ تقرری کے وقت تنخواہ میں صرف "روٹی" طے ہوئی تھی، سالن لینے کا میرا کوئی حق نہیں تھا، لہٰذا میں نے اس کے لینے سے اجتناب کیا۔ اس پر حافظ عبدالکریم نے عرض کیا کہ "روٹی" میں چپاتی اور سالن دونوں شامل ہیں۔ اس کے بعد اُنھوں نے دونوں چیزیں قبول کر لیں۔

اُن کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ باہر سے گراں قدر مشاہروں پر ملازمت کی دعوتیں آئیں، لیکن اُنھوں نے ہمیشہ انکار کر دیا، بل کہ روایت یہ ہے کہ ریاست ٹونک کی مدرسۂ عالیہ کی صدارت اور چار سو ماہانہ کی پیش کش کی بھی پروا نہ کی۔ حافظ عبدالکریم نے یہ سنا تو اُنھوں نے چاہا کہ آپ نقصان میں کیوں رہیں، آج سے ہماری طرف سے ۴۰۰ روپیہ ماہانہ قبول کر لیں، اُنھوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ اُنھوں نے اپنی زندگی کے آخری ۴۲ برس میرٹھ میں بسر کیے۔ یہیں منگل یکم محرم ۱۳۱۸ھ (یکم مئی ۱۹۰۰ء) کو رہ گرائے عالم بقا ہوئے۔ قبرستان حضرت مخدوم شاہ ولایت کے احاطے میں دفن ہوئے۔

اولادِ جسمانی میں صرف ایک صاحب زادے محمد میاں تھے، جنھوں نے دلی جا کر حکیم عبدالمجید خان (خلفِ حکیم محمود خان) سے طب پڑھی اور میرٹھ واپس آ کر اپنا مطب قائم کیا۔ اُنھیں پہلوانی کا بھی شوق تھا، بڑے تن و توش کے خوش خوراک آدمی تھے۔ ۶ محرم ۱۳۵۹ھ (۱۴ فروری ۱۹۴۰ء) کو انتقال کیا، اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شاعری کے آغاز میں بیدل بھی رسمی غزل کی طرف زیادہ متوجہ رہے، لیکن جوں جوں مذہب سے شغف بڑھتا گیا اور بالخصوص حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے بعد، نعت و منقبت سے زیادہ مزاولت رہنے لگی۔ ان کی مندرجہ ذیل ۱۲ مطبوعات کا پتا چل سکا ہے۔ جیسا کہ ان کے ناموں سے ظاہر ہے، بیش تر مذہبی موضوعات خاص کر نعت و مولود سے متعلق ہے۔ ۲ مناظرہ کے تحت آتی ہیں، اور ۲ نصاب سے متعلق ہیں:

۱	دافع الاوہام فی محفل خیر الانام	لکھنؤ: ۱۲۹۶ھ
۲	انوارِ ساطعہ در بیانِ مولود و فاتحہ	میرٹھ: ۱۳۰۲ھ
۳	راحت القلوب فی مولد المحبوب	دہلی: ۱۲۹۰ھ
۴	بہارِ جنت (میلاد شریف)	کان پور: ۱۳۱۰ھ
۵	سلسبیل فی مولد ہادی سبیل	میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۶	نورِ ایمان	میرٹھ: ۱۳۱۲ھ
۷	حمدِ باری ①	
۸	طرازِ سخن (مجموعہ کلام)	میرٹھ: ۱۳۱۴ھ
۹	جوہرِ لطیف (نعتیہ مثنوی)	میرٹھ: ۱۳۲۷ھ
۱۰	فیضانِ قدسی فضائل آیۃ الکرسی	دلّی: ۱۹۲۷ء
۱۱	وسیلۂ مغفرت (مجموعہ اَدعیہ)	
۱۲	مظہر الحق ------ ②	

اُن کا بیش تر منظوم کلام اُن کی آخری ایام کی بے توجہی کے باعث ضائع ہو گیا۔ اُن کے شاگرد خان بہادر شیخ بشیر الدین جن کی تعلیم و تربیت ہی بیدل کی نگرانی میں ہوئی تھی، بعد کو شعر بھی کہنے لگے تھے۔ وہ تسخیر تخلص کرتے اور اِصلاح بھی بیدل سے لیتے تھے۔ اُنھوں نے جہاں تہاں سے کلام جمع کیا اور اسے طرازِ سخن کے عنوان سے شائع کر دیا۔ ۴۸ صفحات کا یہ مختصر کتابچہ پہلی مرتبہ محمود پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ نمونے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

شرر افشاں اِدھر لب ہیں، اُدھر آنسو برستے ہیں
تماشا جس طرح برسات میں ہو برق و باراں کا

نمودِ ذرہ بے خورشید کب ممکن ہے اے بیدل!
سببِ حسن قدم ہے گرمیِ بازارِ اِمکاں کا

کیا کہوں جو خاکساری میں ہے، اے بیدل! بہار
مل کے دانہ خاک میں کیا سبز و رعنا ہو گیا

مت خون پہ بیدل کی کمر باندھ، کہ وہ تو
اک طائرِ بے بال ہے سو بھی کوئی دم کا

کوئی حسرت نہیں نکلتی ہائے
مدعا کوئی بر نہیں آتا

شبنم کو رونا آتا ہے انجام دیکھ کر
غفلت سے مسکراتا ہے غنچہ گلاب کا
وحدت کی رمز کھل نہ سکے بے فنا ہوئے
دریا سے وصل ٹوٹ کے ہووے حباب کا

تھا ابھی وصل، پھر جو آنکھ کھلی
یار آغوش سے جدا دیکھا
دار فانی میں آدمی کیا ہے
بہتے پانی میں بلبلا دیکھا

کیا کہوں کس کس مصیبت سے چلا پیمانہ رات
چرخ نے گھیرا تھا چکر باندھ کر خم خانہ رات
کیا مصیبت میں کسی کا ساتھ دیتا ہے کوئی
دل کو سمجھے تھے یگانہ، ہو گیا بیگانہ رات

شمشیر الم دیکھ کے غش آئے ہے جن کو
یا رب مجھے لائیں گے وہ کیوں کر تہ خنجر

گر بلا وہ ہیں تو ہم بھی ہیں جفاکش، دیکھیں
پیچ وخم دیں گے ہمیں آپ کے گیسو کب تک؟

غم نہیں ہے کہ اضطراب نہیں
جان پر میری کیا عذاب نہیں

دل دیا حق نے وہ کہ ہے بے تاب
آنکھ وہ دی کہ جس کو خواب نہیں
یاں یہ نوبت کہ سانس گنتے ہیں
واں وہ غفلت کہ کچھ حساب نہیں
اپنے عاشق کی بے کلی مت پوچھ
دن کو آرام شب کو خواب نہیں
شعلہ رو تیری گرم خوئی سے
کون سا دل ہے جو کباب نہیں
مختصر ہے یہ حال بیدل کا
تن میں طاقت، جگر میں تاب نہیں

وہ آویں، نہ آویں مگر منتیں ہم
جو اپنی سی ہوتی ہے کر دیکھتے ہیں
وہ دیکھے نہ دیکھے، مگر ہم تو بیدل
اسی کو بس آٹھوں پہر دیکھتے ہیں

جب دوڑتے ہیں نفع کو، پاتے ہیں ضرر کو
تقدیر کھڑی ہنستی ہے تدبیر بشر کو
بیدل میں کبھی کوچہ دلبر میں نہ جاتا
لایا مجھے میرا دل بے تاب ادھر کو

زہد کا زعم، نہ طاعت پہ ہے تکیہ ہم کو
کچھ خدا ہی کے کرم پہ ہے بھروسا ہم کو

آ جانا دم کا زیست، نکل جانا موت ہے
ہر دم معاملہ ہے بقا و فنا کے ساتھ
دل کی عبث تلاش ہے، پہلو میں دل کہاں
بیدل! تمہارا دل تو گیا دِل رُبا کے ساتھ

نہ سہتے رہ کے گلشن میں، جفائے باغ باں لیکن
رگ گل کی محبت رشتہ بندِ پائے بلبل ہے

اے دل! تو ہی پھر بندِ قفس توڑ، تڑپ کر
وہ تو نہ کبھی حشر تک آزاد کریں گے

پھر دیدۂ تحقیق کو وحدت پہ نظر ہے
ہیں ذرہ و خورشید برابر کبھی دن سے

نہ دل لگاؤ، یہ دلّی کے لوگ ہیں بیدل!
اب آگے مانو نہ مانو، یہ کہہ دیا ہم نے

انیس قدسیاں تھی ہائے اس عالم میں جاں میری
ہوئی مٹی خراب اس خاک میں آ کر کہاں میری

گلی، بازار، کوچے میں، جدھر جائیں، جہاں سنیے
وفا کا میری شہرہ ہے، تری بیداد کا غل ہے

کی شفا کی جو دُعا، اور ہوا درد نصیب
ہائے، میں کیا کہوں اللہ سے اور کیا ہو جائے

[حیاتِ بشیر: ۶۶۔ ۸۲ (حاشیہ)، غالب اور عصر غالب: ۱۶۵۔ ۱۷۶، اُردوئے معلی، دلّی، شمارۂ اول: غالب نمبر ۱۹۶۰ء: ۱۰۹۔ ۱۱۷] (تلامذۂ غالب: مالک رام، ص ۱۲۱ تا ۱۲۹، اِدارۂ یادگارِ غالب، کراچی، سوم، ۲۰۰۸ء)

*****

① اِدارہ کے ذخیرۂ کتب میں مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء کا مطبوعہ نسخہ موجود ہے۔ ۳۲ صفحات پر مشتمل یہ فن پارہ حمدیہ مثنوی ہونے کے ساتھ ساتھ مبتدی طلبہ کے لیے الفاظِ ضروریہ کا مختصر لغت بھی ہے۔ اِدارہ کی جانب سے اِس نادرالوجود شہ پارہ پر کام جاری ہے، اِن شاء اللہ السمیع البصیر مناسب موقع پر اِشاعت بہ رُوئے کار لائی جائے گی۔ (اِدارہ)

② بعض تذکرہ نویسوں نے رسالہ قَوْلُ النَّبِی فِیْ تَحْقِیْقِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِی کا اِضافہ کیا ہے۔ (اِدارہ)

فہرس عنوان ہائے دیوانِ نورِ ایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلّیًا

عبدالسمیع بیدل اور اللہ رسول کی صفات۔ وہی مثل ہی چھوٹا منہ بڑی بات اس زبان کثیف کو اُس نام لطیف سے کیا مناسبت۔ خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت۔ بھلا جسکا بال بال خطا و نسیان سے بھرا ہوا ہو اُس سے یہ پاک عمل سراسر صواب کیونکر ادا ہو۔ لیکن کیا کیجیے چین نہیں پڑتا کہ یہ نام نہ لیجیے۔ کبھی دل اور زبان کو اِس نام سے تجمل دیا جاتا ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور کبھی روح روانکو اِس نام سے تازہ کیا جاتا ہی کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر پھر کے یہی دو نام انہی دو کی اطاعت سے اہل ایمان کا حسن انجام وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا[1] اور مجالس خیر میں جو اتفاق حاضری ہوتا ہی۔ وہان بھی یہی ہوتا ہی کسینے فرمایش کی کہ محبین کو حبیب رب العالمین کا ذکر شیرین سنا دو۔ کسینے خواہش کی کہ ترک معاصی و قطع علائق دنیا کی نسبت فرمان الٰہی پہنچا دو۔

[1] اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اوسکے رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو ۱۲

اگرچہ نہ وہ میری لیاقت نہ یہ میرا منصب۔ مگر بمقتضای المامور معذور دونو کام کیئے جاتے ہین کہ الامر فوق الادب۔ **باقی رہا شعر و سخن** اور شاعری کا فن نہ مجکو شاعریت کا دعوی ہی۔ نہ شاعرانہ تخیلات اپنا شیوہ۔ ہان سن بارہ سو ستر [۱۲۷۰] ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو بارادہ کسب علوم دینی شہر جان آسای راحت افزای دہلی مین جانا ہوا۔ حضرت مولنا و مولی العالمین مفتی **صدر الدین** رفع اللہ روحہ الی علیین و دیگر اکابر علماء دین سے درس علوم معقول و منقول شروع کیا۔ اُن ایام مین باقتضای عنفوان شباب دلمین یہ بھی ایک موج آئی۔ کہ جناب نواب نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان **غالب عرف مرزا نوشہ** دہلوی سے شعر مین اصلاح لینی ٹھیرائی۔ تب البتہ عاشقی و معشوقی کے مضامین مروجہ رسمیہ ابناء زمان کی طرز پر لکھتا تھا لیکن اُن مضامین پر دلدادہ و فریفتہ نتھا۔ اسیوجہ سے اُنکو بحفاظت تمام لکھہ لکھہ کر محفوظ رکھتا نتھا۔ چنانچہ اکثر غزلین اُن وقتونکی لکھی ہوئی ایسی منتشر ہوگئین کہ اُنکا کہین پتا نہین۔ مگر ایک قدردان سخن نے اُن مین سے کچھ اشعار بمشقت فراہم کیئے ہین۔ اور شاید طبع کرانیکے درپے ہین۔ الحاصل اُس طرز پر شعر گوئی کوئی دن ہوے۔ پھر یہ بات دلمین متمکن ہوئی۔ کہ اب اگر احیاناً کبھی شعر گوئی کا خیال آیا کرے۔ تو اپنا اندیشہ مضامین زلف و سنبل مین پیچ و تاب نکھایا کرے۔ بلکہ اشعار مین یا حمد و نعت کا رنگ ہو۔ یا امور دینیہ مین ناصحانہ ڈھنگ ہو۔ چنانچہ متفرق کبھی کبھی اوقات فرصت مین لکھنے سے اسقدر سرمایہ قلیل فراہم ہوا ہجوم امراض و وفور اشتغال سے مہلت کم ملی اسلیئے لکھا کم ہوا۔ ناظرین کو اس کتاب کے حواشی کا بھی پڑہنا ضرور ہی۔ کیونکہ بعض مواقع مین دلائل کی تشریح اور

بعض مقامات مین اسناد احادیث و مسائل کی توضیح مسطور ہی۔ اور جو مضمون
اکثر عام طور پر مشہور و مروج دیکھا گیا اسپر حاشیہ نہین لکھا گیا۔ اب حضرت مجیب
الدعوات سے بجاہ سید الکائنات دعا یہ ہی کہ یہ ہدیہ گو قلیل ہی مگر محض اسکے لطف جمیل اور فضل
جزیل سے قبول ہو۔ اور اُسکی امداد سے یہ مجموعہ گلدستہ مجالس ذکر اللہ و ذکر الرسول
ہو۔ اور جبتک اپنی حیات ہو۔ امداد الٰہی کا کرشمہ اپنے ساتھ ہو۔ پھر روز قیامت صحیفہ
اعمال دست یمین مین ملے اور مین پکارون ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ[۱] اور حضرت
احکم الحاکمین کے فرمان واجب الاذعان سے بہشت ابدی مین مقیم ہون۔ فِیْ[۲]
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ اور لذائذ روحانی کے خوانون پر اذن پاؤن
كُلُوْا[۳] وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور تجلیات جمال
حضرت ذوالجلال سے حسب دلخواہ حظ اوٹھاؤن وُجُوْهٌ[۴] يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى
رَبِّهَا نَاظِرَةٌ مینے اس مجموعہ کا نام نور ایمان رکھا خداوندا جو اسکو پڑھین اُن کو
تجلی ایمان سے پرنور کیجو۔ اور اُنکے دل حصول مقاصد سے مسرور کیجو۔ یا سمیع الدعا
تیری حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مین آیا ہی کہ اللہ کریم کی جناب مین جو
سائل ہاتھہ دعا کے لئے اوٹھاتا ہی۔ اُسکا ہاتھہ موہبت غیبی سے خالی نہین جاتا ہی۔

---

۱ سورہ حاقہ پارہ تبارک الذی مین ہی کہ جب مسلمان تابع فرمان کو نامہ اعمال دہنے ہاتھہ مین ملیگا تب وہ خوش ہوکر حاضرین عرصات کو اپنا نامہ اعمال دکھائیگا اور کہیگا ھاؤم اقرءوا کتابیہ یعنی اے حاضرین لو پڑھو میری کتاب ۱۲

۲ بہشت بلند مین جسکے میوے جھک رہے ہین ۱۲

۳ جنت مین اصحاب الیمین کو یہ حکم دیا جائیگا کلوا واشربوا الخ یعنی کھاؤ اور پیو خوشگوار اُسکے بدلے مین جو کہ تمنے بھیجا ہے پہلے دنون مین یعنی جو اعمال صالحہ دنیا مین کیے ہین ۱۲

۴ کتنے مونہہ اُسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کیطرف دیکھتے ۱۲

الٰہی یہ بشارت حدیث میری کامیابی کا وسیلہ کیجیو حبیب و دامان دعا آلی مدعا سے بھر دیجیو۔ آمین آمین آمین یارب العالمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گویم اول حمد رب ذوالجلال
آن قدیم لم یزل ہم لایزال
بعد ازان خوانم درود باصفا
بہر ترویج جناب مصطفٰے
نور او اول نقاب از رخ کشید
جملہ عالم بعد ازان آمد پدید
ہر کہ دارد اشتیاق ذکر او
جو بود از بیدل مذاق ذکر او

ابتدا بہ فضائل بسم اللہ

ہر عمل مین بندگان با خدا
کرتے بسم اللہ سے ہین ابتدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات
پہلے بسم اللہ مجریہا کہا
دیکھو بسم اللہ کو قرآن مین
پہلا کلمہ ہے کلام اللہ کا
اور قلم نے لوح پر روز ازل
لفظ بسم اللہ تھا اول لکھا
روضۂ جنت مین[لہ] بسم اللہ سے
بہ رہی ہین چار نہرین جابجا
جو پڑھیگا دل سے بسم اللہ کو
چارون نہرون مین وہ حصہ پائیگا

لہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ جنت کی چارون نہرین بسم اللہ سے جاری ہین پانی کی نہر میم بسم اللہ سے اور جوے شیر ہاے اللہ سے اور شراب طہور کی نہر میم رحمٰن سے اور شہد کی نہر میم رحیم سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای محمد جو کوئی مجھکو ان اسماء سے یاد کریگا مین اسکو ان چارون نہرون کی چیزین پلاؤنگا یہ پوری روایت جسکو دیکھنی ہو تفسیر روح البیان مین دیکھے۔ ۱۲

جو کرے تعظیم بسم اللہ کی — ہوگا صدیقین مین روز جزا
لینگے اونس¹⁹ حرف بسم اللہ کے — نار کے اونس¹⁹ فرشتو نسے بچا
مرتے دم اور قبر مین پھر حشر مین — کام بسم اللہ دیگی جابجا
کھولے لاکھون قفل بسم اللہ نے — دی ہی کنجی حق نے کیا مشکلکشا
وردِ بسم اللہ کر دیتا ہے دور — ہر مرض ہر درد ہر غم ہر بلا
صدق دل سے کہکے بسم اللہ کو — مانگ ہر حاجت کریگا حق روا
کھانے اور پینے مین بسم اللہ پڑھ — پائیگا تو برکت و نور و صفا
بای الصاق بسم اللہ سے² — جو ہوا ملصق وہ واصل ہوگیا

لکھی بیدل شرح بسم اللہ خوب
تجھسے راضی ہو خدا اور مصطفےٰ

حمد خدا و عرض دعا بتوسل مصطفےٰ

ہی دل معبود مطلق مین جو ہنگام قدم میرا — تو سجدہ کرکے ہر ہر کلمہ لکھتا ہی قلم میرا
الٰہی مرتے دم جائے بدل عشرت سے غم میرا — ترا جلوہ ہو آنکھوں مین جب آنکھو مین ہو دم میرا
کریگا مدح سے کب خامۂ ندرت رقم میرا — جفا سے کوئی ظالم سر بھی کردے گر قلم میرا

ف١ یہ اونیس¹⁹ حرفونکا لطیفہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اللہ تعالےٰ نے دوزخ پر اونیس موکل سردار کیئے ہین اُن مین کا ایک ایک فرشتہ ستر ہزار آدمی کو ہاتھ کی ہتیلی مین رکہہ کر جہان چاہے پھینکدے پس جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم صدق دل سے ورد کریگا دوزخ کے اونیس سردارونکی گرفت سے محفوظ رہیگا ۱۲

ف٢ بندہ کمال درجہ کثافت مین واقع ہوا ہی اور اللہ تعالیٰ نہایت درجہ پاک ہی پھر طین تو کیونکر اُسکا طریقہ یہ رکھا گیا کہ بندہ اللہ کے اسماء پاک سے لپٹ جائے شدت سے اتصال کرے تب ملجائیگا یہ اشارہ بار بسم اللہ مین ہے کہ لفظ با موضوع درحقیقت الصاق کیلئے ہے باقی معانی مین مجازاً مستعمل ہی ۱۲

خیالاتِ دو عالم نفی لا سے محو کرتا ہون
نہ شکل غیر سے بنجائے دل بیت الصنم میرا

موحد ہون محب مصطفےٰ ہون اہل سنت ہون
مرا ہادی محمد ہی وہ شاہِ ذی حشم میرا

نہین اہل حسد کے ردّ و کد سے کچھ ضرر مجھکو
عقیدہ کر چکے تسلیم جب اہل حرم میرا

مرے شعر و سخن مین نام اللہ و نبی کا ہی
یہ سکہ کیون نہ رائج ہو عرب سے تا عجم میرا

خدا کی راہ مین مٹنے سے ہوتی ہی بقا حاصل
ہوا آخر بقا باللہ مت مٹ کر عدم میرا

پھریرا میرے نیزہ پر رہے نصر من اللہ کا
صفِ اعدا مین اونچا رکھیو ای مولیٰ علم میرا

رہے چلتا الٰہی مرتے دم تک تیری طاعت مین
قدم میرا قلم میرا درم میرا یہ دم میرا

قدم سست اور کٹھن منزل ہی مولیٰ دستگیری کر
رہا جاتا ہی تن گر گر کے جون نقش قدم میرا

ڈرا کر شعلۂ دوزخ سے مت آنکھین دکھا زاہد
خدا بھی تو نے دیکھا ہی وہ ربِ ذو الکرم میرا

خدا رسوا نہین کرتا خطائین مجھسے ہوتی مین
وہی فضل و کرم اسکا یہی جور و ستم میرا

بچائین کاش محشر مین یہ کہکر مصطفےٰ مجھکو
یہ بیدل ہی غلام خاص بے دام و درم میرا

نعت سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم و ذکر بعض معجزات

لکھون گر وصف شیرین لعل لبہای پیمبر کا
لپٹ جای زبان خامہ کو لب تش مسطر کا

ترے آگے فریدون کیا ہی کیا رتبہ سکندر کا
تو حاکم ہی زمین کا آسمان کا بحر کا بر کا

تری انگلی اوٹھی اور ہو گیا مہتاب دو ٹکڑے
زبان تیری ہلی ور آفتاب اولٹے قدم سرکا

بند ہا دندان و چشم و خط و لب سے کیا ہی گلدستہ
سمن کا نرگس شہلا کا ریحان کا گل تر کا

بنی عالم مین یون ہی جیسے مصدر اپنی گردانین
جدا بھی سب سے شامل بھی ہی سب مین لفظ مصدر کا

نہ ہوتا خاک کے مرکز مین گر وہ کعبۂ خوبی
فلک کیون طوف کرتا رات دن خاک مکدر کا

تھا منظور حق کو انکے ہمتا کا نظر آنا
کیا پیدا نہ سایا بھی قدر شک صنوبر کا

اونہی کا پرتوہ ہی ہر طرف ہر دلمین ہر جا مین
چراغ ماہ سے ہو چاندنا جسطرح ہر گھر کا

کلام نو تو اُس شیرین سخن کا قسم اول ہے
دوبارہ بات مین بھی ہی مزہ قند مکرر کا

درِ دولت سرا اُس رشک خور کے آئنے جا نیسے
مقام اک جا ہوا ہی باختر[1] کا اور خاور کا

گلاب اور کیوڑیکی بو ہی گر اُسکے پسینہ مین
ہی کاکل عطر مجموعہ سراسر مشک و عنبر کا

ترے گیسو سے اسپر بھی لپٹ اک چلگئی ہوگی
کہ ہی بازار گرم ابتک شمیم مشک اذفر کا

پیمبر جتنے ہو گذرے ہین سبکا تو ہی ماخذ ہی
وہ سب کے سب ہین ماضی اور تو مصداق مصدر کا

لعاب جانفزا ڈالا تو چاہِ شور کا پانی
یہ شیرین بنگیا شربت ہی گویا شہد و شکر کا

پکارا العطش لشکر تو پھر دست مبارک مین
یہ جوشش تھی کہ ہر انگلی بنی فوارہ کوثر کا

تری جو نعت لکھی پہلے لازم ہی کہ لے آوے
سیاہی چشم غلمان کی قلم جبریل کے پر کا

زمین[2] اک دامن گسترده ہی شاہا ترے آگے
ہی زنبیل فلک اک کاسہ تیرے سائل در کا

کبھی سورج نکلتا ہی کبھی چاند آچمکتا ہے
دکھا دین آپ بھی بند جلوہ روی انور کا

ن۔ سرے مصرع دکھا دین آپ بھی جلوہ روی انور کا

معاصی کیا گنون اپنی یہ عمر ناگفتہ بہتر ہے
زبان تھک جائے چھیڑون ذکر گر گر ترسے کثر کا

وہ تر دامن ہون گر دامن ذرا اپنا نچوڑا جائے
تو ہر قطرہ مین طوفان موجزن ہو سو سمندر کا

مگر تو ہی جو کشتیبان تو خوش ہون کچھ نہیں ہے غم
نہ فکر بادبان مجکو نہ مجکو غم ہے لنگر کا

سیہ دل ہون تو کیا ہی رنگ الفت کا عطا کیجے
طفیل پارس آہن کو بھی رنگ آجای ہی زر کا

کہان ہمکا پھری بیدل نوازش کیجیے شاہا
کہ یہ بیچارہ مسکین گدا ہے آپکے در کا

[1] باختر بمعنی مغرب وخاور بمعنی مشرق ۱۲

[2] زمین اور آسمان سب کا وجود نور محمدی سے منشعب ہوا تو گویا سب سائل ہین فیضان محمدی کے ۱۲

نعت فارسی

ای بندہ سر خم کن فرمان محمد را — شو گوی صفت تابع چوگان محمد را
او مرہم داغ دل سرسبزی باغ دل — کردند چراغ دل ایمان محمد را
گلزار دو عالم شد چون منشعب از نورش — در ہر گل و برگے بین الوان محمد را
چون سرِ احد ظاہر از خلقتِ احمد شد — عرفان الٰہی دان عرفان محمد را
رنگِ چمنِ ہستی شد جلوہ گر از نورش — ای دیدہ تماشا کن بستان محمد را
مہتاب ازو تابان خورشید ازو رخشان — دیدم ہمہ جا نورے تابان محمد را
گر تا بہ ابد پرد شہبازِ خیالِ خلق — ہرگز نرسد بام ایوان محمد را
حق محرمِ راز او او محرمِ رازِ حق — داند چہ کسی رازِ نہان محمد را
کنہ وصفتِ احمد در شعر و غزل ناید — در وصفِ محمد خوان قرآن محمد را
مزمل و ہم طٰہٰ مدثر و ہم یٰسین — تفسیر بود شانِ ذیشان محمد را
یکجانِ من مسکین باشد چہ نثارِ او — جانِ دو جہان قربان یکجان محمد را
او چارہ نمای ما زو جملہ دوای ما — حق کرد شفای ما درمان محمد را
بیدل چو ہمی خواہی در ظلِ خدا بودن — برگیر بفرق خود دامانِ محمد را

وقت ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موسم بہار کی دھوم اور حور و ملائک کا ہجوم

ربیع الاول آیا شہرہ ہے میلاد احمد کا — ہوا اقطار عالم میں نزول انوار احمد کا
روایت ہے کہ تھی فصل بہارین گلفشان اُس دم — قدم جب گلشن ہستی میں آیا اُس سہی قد کا
گھٹا چارو نطرف چھائی نسیم جانفزا آئی — کھلا باغ فرح زیبائی چمن عیش مخلد کا
سجی ہے سبز پوشاک سبزانِ گلشن کی — ملا ہے سرخ حلہ گل کو دیا ہے مورد کا گلابی

کھڑا ہی گرلبِ جو نخلِ گُل بلقیس کیصورت
حباب جو ہی نقشہ گنبدِ صرحِ ممرّد کا

پھنسا جاتا ہی دل امواجِ دریا کی لطافت مین
شکن لہرونکا گویا جال ہی زلفِ مجعّد کا

ہر ایک گل دفترِ عرفان بنا عارف کی نظرون مین
ہر ایک غنچہ مقفل درج ہی اسرارِ سرمد کا

ہوا سے کچھ تو لہرایا طرب کا جوش کچھ آیا
لچک جاتا ہی قد تن کر شمشادِ سہی قد کا

بہارِ سبزہ و گل سے خجل لعل و زمرد ہین
اُوڑا جاتا ہی رخ سے رنگ یاقوت و زبرجد کا

برنگِ سبزہ او گیتی ہین زمین سے تار نظارہ
سُنا ہی غل جو اُس منظورِ حق کے آمد آمد کا

عیان ہی شاخہای نرگس و گلہای نرگس سے
عیونِ[1] منتظر کا رنگ او راعناق ممتد کا

یہ شاخین کل مذاہب کی قلم ہوجاینگی ایک ایک
نہال شرع مثبت ہوگا گلہای مجدد کا

چھپا اصلاب مین جلوہ تھا جسکا عہد آدم سے
ہی بطن آمنہ سے اب ظہور اُس نیّر ندکا

کھڑے ہین اسطرف جبریل[2] اُدہر حاضر ہین میکائیل
پرستاری مین حورین رکھتے ہین شیوہ خشا مد کا

فرشتے ملتجی ہین اظہر اظہر یارسول اللہ
یہ خواہش ہے کہ اے مولیٰ دکھا جلوہ محمد کا

فرشتون نے تو اظہر کہکے دیکھا[3] نور احمد کا
الٰہی ہمکو بھی جلوہ دکھا اُس نورِ سرمد کا

وہ کیا دل ہی نہو جس دل مین عشقِ مصطفےٰ بیدل
وہ آنکھین کیا نہو جن کو مزہ دیدارِ احمد کا

عروجِ مدارجِ مصطفےٰ محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم

قدردانِ ربِ العلٰی ہی آپ کا
عرش فرش پا کیا ہی آپ کا

[1] عیون منتظر یعنی چشمہای نگران و اعناق ممتد یعنی گردن ہای دراز انتظار کے وقت قاعدہ ہی گردن بڑھا بڑھا کر دیکھتے ہین تو گویا شاخہای نرگس چشم گلہائے نرگس سے حضور کی تشریف آوری کو منتظرانہ ہر طرف دیکھ رہی ہین - ۱۲

[2] جبریل و میکائیل کا حاضر ہونا کتاب شرف الانام مین ہے اور یہ تصنیف ہی احمد بن علامہ قاسم بخاری کی جو صاحب صحیح بخاری کی نسل مین ہین اور حورون کا حاضر ہونا اکثر کتب مین ہے اور اظہر اظہر کہنا فرشتے کا ابن جوزی کے مولد مین ہی اور روایت بالمعنی ابن حجر کے مولد مین بھی ہے - ۱۲

دو قدم مین جو کرے کونین طے | وہ براق برق پا ہی آپ کا
آپ کی مسند ہی تخت اجتبا | خاص تاج اصطفا ہی آپ کا
ہی بدِ حسن قدم کی دمبدم | ہر دم اک جلوہ نیا ہی آپ کا
کیون نہ عالم کو محبت سے ہو | نام محبوب خدا ہی آپ کا
حور و غلمان آدم و جن و ملک | سب مین چرچا جابجا ہی آپ کا
پھرتے ہونگے بخشواتے خلق کو | یہ قیامت مین پتا[۱] ہی آپ کا
قلب مردہ کو جلا دیجے مرے | زندہ کرنا معجزا ہی آپ کا
آب و گل جسدن ہوا میرا خمیر | عشق طینت مین گندھا ہی آپ کا
اس گدا پر کیجے للّٰہ اک نظر | یہ جو بیدل مبتلا ہی آپ کا

کلام[۲] حسرت بار کاہنہ در رشک تزویج عبد اللہ با آمنہ

گیا اے ماہ تابان تو کدھر تھا | وہ جلوہ اب نہین جو پیشتر تھا
بتا وہ نور ربانی کدھر ہے | جو پیشانی مین تیرے جلوہ گر تھا
کہان وہ چاند پہنچا جسکے غم مین | کتان کی طرح چاک اپنا جگر تھا
نہ تھی کچھ وصل کی تیرے تمنا | مرا دل مبتلا اس نور پر تھا

۱ انس بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آپ میری شفاعت کیجے گا فرمایا کرونگا انشاء اللہ تعالی عرض کی کہ آپکو کہان ڈھونڈھون فرمایا صراط پر عرض کی اگر وہان نہ پاؤن فرمایا میزان پر عرض کی اگر وہان بھی نہ پاؤن فرمایا حوض پر مین ان تین موقع سے الگ نہ ہونگا۔ نزہۃ المجالس باب الخوف ۱۲

۲ یہ وہ قصہ ہے جسکو ابو نعیم اور ابن عساکر وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عبد اللہ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا وہ اسکے کہنے مین نہ آئی چلی گئی جناب آمنہ سے انکا نکاح ہوا اور نور محمدی جناب عبد اللہ سے جدا ہو کر بطن آمنہ مین سپرد ہوا اب وہ واپس اس عورت کے پاس آئے اسوقت اس عورت نے اعراض کیا کہ میری غرض اس نور کا لینا تھا اسوقت ای ماہ تابان تو کہان چلا گیا تھا۔ ۱۲

حسین مہ لقا تو بھی ہے لیکن | مرا مطلوب وہ رشک قمر تھا
مجھے اُس زلف و رخ سے ہوئی نسبت | یہی نالہ میرا شام و سحر تھا
ہما ہاتھوں مین آیا پھر گیا چھوٹ | یہ کیسا جذبۂ دل بے اثر تھا
مقدر مین تھا بی بی آمنہ کے | مری قسمت مین کب یہ گنج زر تھا
عبث اُس کاہنہ کا غم تھا بیدل | ہوا وہ حق کو جو مد نظر تھا

دنیا و مافیہا ہمہ فانی ولا بقا

باغ دنیا مین آکے کیا دیکھا | چلتا بس آرۂ فنا دیکھا
ابھی پھولا پھلا کترا تھا چمن | ابھی سب پھول پھل گرا دیکھا
تھا ابھی وصل پھر جو آنکھ کھلی | یار آغوش سے جدا دیکھا
دن ہوا رات صبح شام ہوئی | یہ زمانہ کا ماجرا دیکھا
دل مین بیٹھی جو ضرب اِلّا اللہ | کل جہان زیر نفی لا دیکھا
دار فانی مین آدمی کیا ہے | بہتے پانی مین بلبلا دیکھا
جب پڑھا کُلُّ مَن عَلَیہَا فَان | سب کو نابود ولا بقا دیکھا
ذی نفس جو ہین اُن کو مثل نفس | اِدھر آیا اُدھر گیا دیکھا
دیکھے دنیا مین خستہ دل لاکھون | پر نہ بیدل سا مبتلا دیکھا

مناجات غیر منقوط

کو ڈول کو مال و درہم داورا | صد گرہ در کار دارم داورا
آدمم در ورطۂ ہمّ و غم داورا | ساحلم در وہ کہ مردم داورا
آہ وا دردا سموم دہر کرد | موسم آرام درہم داورا

عسر کارم را مدد الحاج کس — دادر در عالم مکرم داورا
راح روح آور کرا در کام دل — کرد دہرم در گلو سم داورا
لمحہ لمحہ درد و ہر دم آہ گرم — گم رہ آرام کردم داورا
کرد دل را درد معدوم و ہلاک — اکرم اللہم وارحم داورا

عاصی حسین [illegible] متخلص بیدل ۱۲

سخن در منّاع عزم کوفہ شدن اصحاب کرام ہنگام عازم بودن حسین علیہ السلام

سب نے کی عرض کہ شہزادۂ حیدر مت جا — ای حسین ابن علی سبط پیمبر مت جا
صحن میدان پہونچے علی اور حسن کو کیا کیا — جانا کوفہ کا تو ہرگز نہیں بہتر مت جا
حق نما آئینہ ہے رخ تیرا اندھے ہین وہی — لیکے اندھون مین یہ آئینہ سکندر مت جا
سنگ باران سے بچا جام بلورین اپنا — ایسے لوگون مین جو پتھر سے ہین بدتر مت جا
گل شاداب بنی اپنے چمن سے نہ نکل — نازنین پھول ہی تو کانٹون کے اندر مت جا
چلتے ہین صرصر آفات کے مظلم جھونکے — شمع رو قلعۂ فانوس سے باہر مت جا
بوسعید ابن عمر جابر و ابن عباس — تھا یہی کلمہ سب اصحاب کے لب پر مت جا

بیدل اُس شاہ کو مقتل مین قضا لے ہی گئی
کہتے سب رہ گئے ای دین کے سرور مت جا

نعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم و دعای فوز مدعا

کسکو یہہ رتبہ ہے یا احمد مختار نصیب — عرش پر کسکے قدم کو ہوئی رفتار نصیب
دل وہ پایا کہ ہوی وحی کے اسرار نصیب — آنکھہ وہ جس سے خدا کا ہوا دیدار نصیب

آپ کے در پہ ہوا یکبار اگر بار نصیب
میری تقدیر پہ قربان ہو سو بار نصیب

ہمکلامی ہو مجھے اُنسے یہ تقدیر کہان
بدلے گفتار کے ہے حسرت گفتار نصیب

خواب مین گر وہ جمال آئے نظر تو جانون
جاگ اُٹھا میرا مقدر ہوی بیدار نصیب

افق غیب سے طالع نہوا بدر مراد
اے مرے طالع بد میرے سیکار نصیب

رحم فرمایئے یا شاہ بنی الرحمہ
درد پر درد ہین آزار پر آزار نصیب

آپکے صدقہ مین ای فاتح باب الجنہ
ہو مجھے جنت فردوس کا گلزار نصیب

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ بجھیگی یہ عطش
ہونگے بھر بھر کے مجھے ساغر سرشار نصیب

حب احمد مین ہوی میرے ہزارون دشمن
سچ ہی ہوتا نہین گل بی خلش خار نصیب

کیا ہوا ایک معین موسیٰ کا عصا ایک ہی تھا
کیسا کید سحرہ[۱] کو کیا ادبار نصیب

شکرین لب کے مناقب مین شکر ریز مین لب
یارب اِس قند مکرر کا ہو تکرار نصیب

نیشکر کا ہی گمان اپنے نئے خامہ پر
ہو رہے ہین جو مضامین شکر بار نصیب

کسطرح دون تجھے دندان نبی سے تشبیہ
کچھ تو ہو تجھمین جلا اے دُر شہوار نصیب

چاند کس مونہہ سے ہو اُس رخ کا مقابل کہ اُسے
صاف بیداغ نہین صفحۂ رخسار نصیب

شمس کچھ ہوتا شبیہ آپ کا ہوتے جو اُسے
زلف و چشم سیہ و ابروئے خمدار نصیب

یہ بنی ہکو ملے یا کہ ید قدرت سے
ڈھلکے سانچے مین ہوی رحمت غفار نصیب

نکریگا وہ کبھی سایۂ طوبیٰ کو پسند
ہو پیمبر کا جسے سایۂ دیوار نصیب

۱؎ ۔ سحرہ بفتحات ثلثہ جادوگرون کو کہتے ہین جمع ساحر جب فرعون کے جادوگرون نے ایک میدان میل بھر چوڑے اور میل بھر لمبے مین شعبدہ اور نیرنگ سازی سے تمام سانپ ہی سانپ پھیلا دیے تب حضرت موسیٰ نے اپنا عصای مبارک چھوڑ دیا وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور اُس نے مونہہ کھولا تو اتنی ہاتہہ چوڑا تھا اُس مونہہ مین سب سانپونکو نگل گیا یہ قصہ بتفصیل مفسرون نے سورۂ اعراف مین لکھا ہے ۔ ۱۲

انبیا اور رسل تحت لوا ہون جن کے / ایسے ہوتے ہین کہین قافلہ سالار نصیب

کبک دیکھے بہت اور سرو خرامان لاکھون / پر نہ وہ قامت موزون نہ وہ رفتار نصیب

موم ہو جاتے ہین پتھر بھی قدم کے نیچے / کسکی رفتار مین ہوتے ہین یہ آثار نصیب

اُس کو اکسیر گنو کحل جواہر سمجھو / خاک پا اُنکے جو ہو اولی الابصار نصیب

روی پرنور نبی کا ہون ثنا خوان بیدل / گو تاریک مین ہونگے مجھے انوار نصیب

لغت فارسی

مصطفی را عز و شان دیگر است / شان او را قدردان دیگر است

پیکرش نبود ہمین چار اخشیج / گوہر پاکش زکان دیگر است

حسن خوبش را مگیر از گل قیاس / کین بہار از گلستان دیگر است

وا صفش جبریل و بلبل محو گل / ہر یکے را مدح خوان دیگر است

جای موسی طور و جایش فوق عرش / ہر مکینے را مکان دیگر است

سایہ ہر سرو چمن دارد مگر / سرو قدش کز جہان دیگر است

میم احمد را گرہ نتوان کشود / کین معما داستان دیگر است

طرفہ قوسین اند این دو ابروش / قاب قوسینش کمان دیگر است

بین قران طرفہ در زلف و رخش / اے منجم این قران دیگر است

درد عشقش بر نتابد ہر کسے / محو این غم جانفشان دیگر است

مدعی تا کے فغان بے اثر / سوزش دل را دخان دیگر است

بو الفضولان را درین وادی چہ کار / کین سفر را کاروان دیگر است

پیش جالینوس و افلاطون مرد / داروے دل را دکان دیگر است

دم زمج روے رنگین میزنم
مج پاکش باید از بیدل شنید

حرف حرفم بوستان دیگرست
کین غزلخوان را بیان دیگرست

ذکر جمال باکمال حضرت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ذوالجلال

دیکھین صدہا ہزارہا صورت
پر کہان مثل مصطفیٰ صورت

تکتے ہین اُن کے انبیا صورت
اور دیکھے ہی خود خدا صورت

نہ بنا ایسا نقش[۲] اور نہ بنے
لاکھون لکھ لکھ کے دین مٹا صورت

نسبت اُس رخ سے ذرہ بھر بھی نہین
چاند سورج سے لو ملا صورت

ایک سے ایک کو تجمل ہے
نور معنی و پر ضیا صورت

کھولا زلفون نے عقدہ واللیل
کرتی ہے شرح والضحیٰ صورت

دیکھا احمد کو اور احد پایا
سوی معنی ہی رہنما صورت

قدرتی حسن کی سی آن کہان
خوبرو[۳] گرچہ لین بنا صورت

اُن لبون سے ملا نہ آبحیات
اپنے جینے کی کیجے کیا صورت

تو نے سب کچھ دکھایا ای مولےٰ
مصطفیٰ کی بھی دی دکھا صورت

دل یہی چاہتا ہی اے بیدل
دلمین رکھیے یہ دلربا صورت

[۱] سورۂ طور کے آخر مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا شاہ عبد القادر نے اسکا ترجمہ لکھا ہے۔ (تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے) اور اُن کے والد شاہ ولی اللہ نے ترجمہ فارسی اس آیت کا اسطرح کیا ہی (ہر آئینہ تو حضور چشم ما)

[۲] نقاش ازل نے لاکھون صورتین بنا بنا کر انکو مٹا دیا یعنی موت دیکر فنا کیا لیکن یہ نقشہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ ایسا نقشہ پہلے بنایا اور نہ بعد کو بناوے علامہ قسطلانی نے مواہب مین لکھا ہی کہ آدمی کے کمال ایمان کی بات یہی کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا جمال کسیکو نہین دیا نہ حضرت سے پیچھے نہ حضرت سے پہلے ۱۲ [۳] خوبرو سے مراد تمام اولیا و انبیا ہین یعنی اگرچہ وہ مجاہدات و ریاضات کرکے حسن معنوی اپنے مین پیدا کرین اور صورت کو خوشنما بنا ئین لیکن رسول اللہ کے حسن خداداد کو نہین پہنچتے ۱۲

تنبیہات بر بخیلان تارک الزکوٰۃ

اہل حاجت کو دیتے ہیں جو زکات — اُن سے راضی ہے قاضی الحاجات
مال کا میل تاکہ منفی ہو — کیا حق نے زکوٰۃ کا اثبات
گر کنوئیں سے نہ پانی کھینچا جائے — بگڑے پانی کا رنگ و ذات و صفات
ہے یہی مال اور زکوٰۃ کا حال — مال بگڑے نہ نکلے جسکی زکات
کیا مولیٰ نے فرض بندون پر — حصۂ چالیسواں کریں خیرات
رکھا اپنا تو حق یہ قدر قلیل — اور ہم پر کیئے یہ احسانات
ایک دیں سات سو کا پائیں ثواب — ایک سے سات سو ملیں درجات
ہائے مونہہ موڑو ایسے محسن سے — اے بخیلانِ تارکانِ زکات
موت آوے جب اِن بخیلوں کو — ہاتھ مل مل کے تب کہیں ہیہات
ہائے کیوں ہمنے خرچ کر نہ لیا — اب چلے چھوڑ کر یہ سب ترکات
دل پر اُس دم ہو حسرتوں کی مار — جان پر ہووے موت کی سکرات
ہو وہ حالت کہ بس خدا نہ دکھائے — وہ قلق وہ تڑپ وہ تکلیفات
لپٹے محشر میں اُن کو بنکر سانپ — اُن کا مال و متاع و مخزونات
کہے وہ سانپ میں وہی ہوں مال — جان دیتے تھے جسپہ تم دن رات
کر کے گرم اُن کا سب زر و زیور — داغ دیں جسم پر بصد صدمات
دینے والے زکوٰۃ کے بیدل — ہونگے خوش خالدین فی جنّات

استدعا از حضرت مجیب الدعا

بخشیو ہمکو خدا اپنے نبی ﷺ کے باعث — شرم رکھیو رسول عربی کے باعث

دیکھو وہ آنکھ کہ ہو عشق نبی مین بیدار — نالہای سحر و نیم شبی کے باعث
شان حضرت مین سدا ہمکو مودب رکھیو — رد کیئے جاتے ہین یہان بے ادبی کے باعث
کیجو سیراب ہمین ابر کرم سے اُسدم — اٹھے جب سینہ مین دم تشنہ لبی کے باعث
دستگیر اُنکا رسول عربی کو کیجو — مونہہ تکینگے جو کھڑے بے سببی کے باعث
پر ثمر کیجو مرا نخل تمنا یارب — نخل بستہ چمن مطلبی کے باعث
بیدل اور اُسکے ہواخواہونکو جنات نعیم — دیجو حضرت کی شفاعت طلبی کے باعث

بیان معراج فوق السماء ذات الابراج

جاتے ہین معراج کو وہ شاہ عالیجاہ آج — اور ہی شان رسول اللہ ہی واللہ آج
کس تجمل سے چلی بنکر سواری آپکی — ہین فرشتے مشعلین نور کی لئے ہمراہ آج[1]
اسقدر اللہ اکبر ہے ملائک کا ہجوم — پانو دہرنے کو نہین بطحا مین ملتی راہ آج
کاش بنتی آج وہ نعل براق مصطفےٰ — سر ٹپکتے پھرتے ہین گردونپہ مہر و ماہ آج
چرخ ہفتم پر رہے جبریل و چارم پر مسیح — جاکے چمکا عرش پر نجم رسول اللہ آج
عام کیسے دخل وہان روح القدس تک کو نہین — خاص اُس مخلص کے خلوت کو کہلی درگاہ آج
چین سے خلوت مین جا دیکھا خدای پاک کو — دیدہ حادث قدم کا ہی تماشا گاہ آج
چشم بد دور آج کیا اخلاص کیا انعام ہے — لیتے وہ جو کچھ ہین دیتا جای ہی اللہ آج
جاتے ہین پھر پھر کے امت کی شفاعت کیلئے — اُست عاجز پہ کیا کیا رحم ہے للہ آج
دم مین کیا کیا کچھ کیا اس جزر و مد کو دیکھنا — بنگیا لمحہ سمٹ کر طول سال و ماہ آج
کل اُسی روز شفاعت یاد رکھیے گا حضور — ہی جو مداح آپ کا یہ بندۂ درگاہ آج

[1] معارج النبوۃ مین ہی کہ براق کے دہنی طرف اسی ہزار فرشتے اور بائین طرف اسی ہزار فرشتے حاضر تھے اور نور عرش کی شمع ہر ایک فرشتہ ہاتھ مین لئے ہوئے تھا تمام بطحا کا میدان نور جمال سے منور تھا۔ ۱۲

خاتمہ کامل ہو گر دین رسول اللہ پر
دیکھنا محشر مین کیا کیا لوگا جب ہوگا یہ حکم

موت کا پھر کچھ نہین غم خواہ کل ہو خواہ آج
لے غزل کا اپنے ای بیدل صلہ لو خواہ آج

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی حجت ہی

مصطفے اسے جسکو نسبت ہی صحیح — اسکا دین اور اسکی ملت ہی صحیح
حب محبوب خدا جس دل مین ہے — دعوی ایمان پہ حجت ہی صحیح
کامل ایمان ہو نہ بے حب رسول — یہ حدیثون مین روایت ہی صحیح
وہ رسول پاک سے رکھیگا عشق — جسکا دل پاک اور طینت ہی صحیح
فوق ایدیہم[له] ید اللہ پڑھ کے دیکھ — انکی بیعت حق کی بیعت ہی صحیح
ہے احد کا نور احمد مین عیان — دیکھ غافل گر بصیرت ہی صحیح
فرش سے اکدم مین پہنچے عرش تک — کسقدر جذب محبت ہی صحیح
یہ عروج شان محبوبی کہان — ہر نبی کی گو نبوت ہی صحیح
ہوگئے منسوخ ادیان قدیم — دین احمد تا قیامت ہی صحیح
ورد ذکر مصطفے رکھو مدام — یہ محبت کی علامت ہی صحیح

مدح بیدل پر یقین ہے غیب سے
صاد ہو یعنی یہ مدحت ہی صحیح

له مقام حدیبیہ مین اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسکا بیان اللہ تعالے نے سورۂ انا فتحنا مین فرمایا ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم جو تجھسے بیعت کرتے ہین وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہین اللہ تعالی کا دست قدرت انکے ہاتھون پر ہے ابو البرکات نسفی رحمۃ اللہ نے تفسیر مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور عہد کرنا گویا اللہ ہی سے بیعت اور عہد کرنا ہے کچھ فرق نہین یہ آیت بھی اسیطرح ہے جیسا فرمایا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے اطاعت کی رسول کی تحقیق اسنے اطاعت کی اللہ تعالی کی تمام ہوا کلام نسفی کا جو مدارک مین ہے ۱۲

ظہور جملہ عالم از نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ عالم میں کھلے جو لالہ و گل شاخ شاخ
جلوہ گر گل میں ہے نور سید کل شاخ شاخ

ہر کلی ہر پھول پھل میں پاتے ہیں نور نبی
کرتے ہیں حسن باغ و بستاں میں تامل شاخ شاخ

سن لیا ہوگا کہ گل ہے جسم اقدس کا عرق
ہے چہکتی پھرتی ہر گلبن پہ بلبل شاخ شاخ

قامت رعنا کی پائی ہے جو کچھ اس میں ادا
سرو پر ہیں نعرہ زن قمری و صلصل شاخ شاخ

نور حق سے نور احمد اس سے ہے پھر کل ظہور
ہستی عالم نے یوں باندھا تسلسل شاخ شاخ

حضرت موسیٰ نے بھی دیکھا نہ کوہ طور پر
آپ نے سدرہ پہ جو دیکھا تجمل شاخ شاخ

حضرت آدم[۱] ہیں فرماتے کہ نام مصطفےٰ
پایا میں نے باغ جنت میں لکھا کل شاخ شاخ

وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کچھ بھی یہ باغ و بہار
پھوٹتی کب سبزہ و ریحان و سنبل شاخ شاخ

یہ گل رنگیں ہیں یا مستان عرفان کے لئے
رکھدئے ساقی نے بھر کر شیشہ مل شاخ شاخ

فکر فردا کچھ نہیں کرتے جو مرغان چمن
میوہ پاتے ہیں یہ ارباب توکل شاخ شاخ

ہو کے زنگ آمیز مدحت رشک مانی بن گیا
وہ ہوا گلکار نقاش تخیل شاخ شاخ

اہل دل کے دل پھنسے جاتے ہیں بیدل دیکھ کر
تیری تقریر مسلسل کا تسلسل شاخ شاخ

فضائل نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب ہے کیا صل علیٰ نام محمد
آنکھوں کی جلا دل کی ضیا نام محمد

اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد

جب لوح پہ توحید خدا لکھی قلم نے
مرقوم رسالت سے کیا نام محمد

تکبیر میں کلمہ میں نمازوں میں اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد

[۱] یہ مواہب لدنیہ میں ابن عساکر محدث سے روایت کی ہے ذکر اسمائے شریفہ میں ۱۲

ہر قبہ و ہر خیمہ و ہر قصر جنان پر — مرقوم تجلی سے ہوا نام محمد
فرماتے ہین آدم کہ کبھی خلد برین مین — لکھا ہوا طوبےٰ پہ ملا نام محمد
تھے جن و شیاطین جو سلیمان کے مسخر — تھا اُنکی انگوٹھی پہ کھدا نام محمد
آئی یہ ندا اب ہوئی کامل تری کشتی — جب نوح نے کشتی پہ لکھا نام محمد
حرفون مین محمد کے اشارات تو دیکھو — کیا سر نہان سے ہے بھرا نام محمد
ہے میم مین محبوبی مطلق کا اشارا — پھر کیون نہو محبوب خدا نام محمد
ح مین ہے حیات ابدی جان بلبونکے — عشاق کا ہے روح فزا نام محمد
معجون مفرح ہوئی وہ میم مکرر — اور دال سے ہے دلکی دوا نام محمد
اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو — جان آگئی تن مین جو لیا نام محمد
ورد اپنا ہمیشہ ہے یہی دو نام ہین بیدل — یا نام خدا لب پہ ہی یا نام محمد

ردّ مطاعن منکرین در محفل میلاد سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم

شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد — طریق اہل طریقت ہی محفل میلاد
ہی جنکو علم حقایق یہ معرفت ہی انہین — کہ شرح سر حقیقت ہی محفل میلاد
کیا نبی نے صحابہ مین ذکر مولد پاک — کہان مخالف سنت ہی محفل میلاد

له سیرت حلبی جلد اول مقام بشارات و اخبار مین لکھا ہی کہ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نقش تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲ ٢ واضح ہو کہ محفل میلاد شریف مین بیان ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصفیاء کرام اُس نور کو حقیقۃ الحقائق کہتے ہین یعنی جسقدر حقیقتین ہین سب اُسی نور سے نکلی ہین آپکا نور درمیان جمیع حقائق اور جناب باریتعالے کے واسطہ ہی کسیکو وصول الی اللہ بغیر اس واسطہ کے ممکن نہین بلکہ محال ہی یہ مضمون نور محمدی کا حضرت مجدد الف ثانی نے جلد ثالث مکتوبات مین بیان فرمایا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ نے بھی فیوض الحرمین مین مجملاً لکھا ہے ۱۲

عموم آیۂ فلیفرحو مین ہی داخل — ظہور پاک کی فرحت ہی محفل میلاد
نبی سے ملتے ہین جو کشف مین وہ کہتے ہین — پسند خاطر حضرت ہے محفل میلاد
یہ تجربہ ہے بہت اولیار کامل کا — کہ ہر بلا سے حمایت ہے محفل میلاد
محدثین ثقات اور محققین رُوات — سبھونکا مذہب و ملت ہے محفل میلاد
اب انکی کون سُنے جو مخالف جمہور — کہین کہ سیئہ بدعت ہے محفل میلاد
عقیدہ اپنا تو رکھینگے ہم سلف کا سا — کہینگے عین ہدایت ہے محفل میلاد
ہدایت اِس سے صفات نبی پہ ہوتی ہی — کبھی نہ کہیو ضلالت ہے محفل میلاد
جو ایک ہو تو کہون فیض بے نہایت ہے — شفا ہی خیر ہی برکت ہے محفل میلاد
پڑھین ادب سے ادب سے سنین ادب سے اٹھین — عجب قرینہ کی طاعت ہے محفل میلاد
بخور و عطر و فروش و منابر و قالین — نبی کے دین کی زینت ہے محفل میلاد
الگ جو اِس سے ہو اُسکا گلہ نکر بیدل — کہ کرتا صاحب قسمت ہے محفل میلاد

بحث قیام وقت ذکر ولادت باسعادت علی صاحبہا السلام

نبیؐ کی شان و شوکت ہے قیام محفل مولد — عجب تعظیم حضرت ہے قیام محفل مولد
عبث کہتے ہین بدعت ہے قیام محفل مولد — طریق اہل سنت ہے قیام محفل مولد

لہ تو اعموم آیۃ الخ بیان ناچاہیے کہ ہم اہل سنت الجماعت کے اصول مین ٹھر چکا ہی کہ قرات قرانی کو خاص واقعہ نزول پر منحصر نہین رکہتے بلکہ جہانتک معانی الفاظ عام ہون وہان تک اُسپر عمل کرتے ہین امام رازی اور صدر الشریعہ وغیرہ نے یہ قاعدہ تصریحًا لکہا ہے جب یہ معلوم ہوچکا اب دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ رحمت و فضل اللہ صادق ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ صادق ہی علامہ قسطلانی وغیرہ محدثین نے حضرت کے اسمار مبارکہ مین فضل اللہ اور رحمۃ للعالمین کو بھی شمار کیا ہی اور قران شریف سے اُنکا ثبوت دیا ہے بنا علیہ جب رحمت الٰہی اور فضل خدا پر فرحت کرنیکا حکم قران مین صریح وارد ہے تو حضرت کے وجود باجود کے ساتھہ کہ آپ خود رحمت اور فضل خدا ہین سرور اور فرحت کرنا ثابت ہوگیا محفل میلاد نام اسی اظہار فرحت و سرور کا ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

یہی اہل علم کی سنت[1] بھی سنت دیکھ شامی مین ۔ اسی معنی مین سنت ہے قیام محفل مولد
جو مستحسن ہے نیت کرنی منہ سے گرچہ محدث[2] ہے ۔ تو احسن بالضرورت ہے قیام محفل مولد
نہین شامل یہ وثہنا لا تقوموا کا الاعاجم مین ۔ کب انکی رسم و عادت ہے قیام محفل مولد
دلیل نہی منفی ہی تو حکم اصل اشیا سے ۔ لئے وصف اباحت ہے قیام محفل مولد
نہ اسمین رفع سنت ہے نہ شرک و کفر ملت ہے ۔ یہ رد شرک و بدعت ہے قیام محفل مولد
خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے ۔ یہ دونو کی اطاعت ہے قیام محفل مولد
چلے جمہور جب سنت حکمیہ یان اُس کو ۔ صحیح از روی ملت ہے قیام محفل مولد
سوا چند آدمی کے دیکھ لو مشرق سی مغرب تک ۔ ہوا مقبول امت ہے قیام محفل مولد
حریم کعبہ و بیت المقدس اور مدینہ مین ۔ یہ کہتے ہین سعادت ہے قیام محفل مولد
ہون خوش مفتیان منع گر عشاق قایم مین ۔ تو قائم تا قیامت ہے قیام محفل مولد
ادب دلمین ثنا لب پر کہڑے ہین سرو قد اوٹھکر ۔ عجب یہ ذوق حالت ہے قیام محفل مولد
مٹاتا دل سے ظلمت ہے اٹھاتا سب کدورت ہے ۔ بڑھاتا نور صفوت ہے قیام محفل مولد

فائدہ [1] جو طریقہ پسندیدہ دین مین جاری ہو خواہ وہ کسی کا ایجاد کیا ہوا ہو اُسکو بھی سنت کہتے ہین یہ مجمع البحار مین ہے اور حلبی شارح منیہ نے لکھا ہے شریعت مین سنت اُسکو کہتے ہین کہ جو دین مین طریقہ پسندیدہ جاری کیا ہوا ہوا اور واضح کہ زبان سے نماز کی نیت کرنی قرون ثلثہ سے ثابت نہین مگر مذاہب اربعہ مین جاری ہے بعضے اُسکو مستحب کہتے ہین اور بعضے سنت درمختار مین لکھا ہو وقیل سنۃ یعنی احبہ السلف او سنہ علماء نا اور شارح شامی نے اسمین لکھا ہے کہ اسکو سنت کہنا اس اعتبار سے ہو کہ یہ علما کی سنت ہی کیونکہ یہ نبی کریم کی سنت نہین۔ ہم کہتے ہین جب علماء کی ایجاد کو طریقہ حسنہ اور سنت قرار دیا تو قیام مولد بھی ایسا ہی ہے امام برزنجی نے لکھا ہے کہ اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے بڑے اماموں صاحب روایت و درایت نے پس موافق تقریر شامی وغیرہ کے اس قیام کو بھی طریقہ حسنہ اور سنت کہنا صحیح ہو اور جسکو زیادہ تلاش اثبات قیام کی ہو تو میری کتاب انوار ساطعہ مطالعہ کرے کہ چوبیس ورق اُسمین صرف قیام کی بحث مین ہین والسلام ہو الہادی ۱۲ منہ

[2] محدث میم کی پیش ح کی سکون دال کی زبر سے نو ایجاد چیز کو کہتے ہین اگر نو ایجاد ہونا موجب حرمت و کراہت ہوتا تو نیت نماز کو زبان سے کہنا ضرور حرام یا مکروہ ہوتا لیکن اُسکو تو مستحسن کہا ہے پھر یہ قیام کہ جسکو جمہور علماء نے پسند کیا ہے یہ بھی بالضرورت و بالبداہت مستحسن و احسن ہے ۱۲

حصول فیض و رحمت ہے نزول خیر و برکت ہے
وصول عشق حضرت ہے قیام محفل مولد

اٹھی حجب یہ صف محفل کھڑا ہو تو بھی اے بیدل
ادب کی خاص ہیئت ہے قیام محفل مولد

استحباب محفل میلاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

ہین اہل کعبہ کیسے قدردان محفل مولد
سدا رہتا ہے کعبہ مین بیان محفل مولد

ہے قدر اسکی مدینہ مکہ اور بیت المقدس مین
ہو کفرستان مین کیا عز و شان محفل مولد

کیا ہے جنکا دل تازہ خدا نے آب رحمت سے
رہا کرتے ہین وہ رطب اللسان محفل مولد

لکھا ہے بوسعید و ابن جزری اور قاری نے
رہے ہے سال بھر امن و امان محفل مولد

حصول مدعا ہے نور دل ہے خیر و برکت ہے
لیا روشندلون نے امتحان محفل مولد

شہود اپنا یہ خود شاہ ولی اللہ لکھتے ہین
کہ مین حاضر تھا مکہ مین میان محفل مولد

ولادت کا بیان تھا اور بلند انوار رحمت تھے
فرشتے اترے سنکر داستان محفل مولد

تعجب ہے کہ انسانونکو اس محفل سے وحشت ہو
فرشتے ڈھونڈتے آئین مکان محفل مولد

نہ آؤ بزم مین مختار ہو لیکن ڈرو حق سے
کرو مت بدزبانی سے بیان محفل مولد

بہت ہو بچا اٰل آئی بخدا اور بھوپال مین دیکھو
کہ درہم ہو گئے برہم زبان محفل مولد

پڑا ہے پردہ غفلت کا ذرا کھلجائین گر آنکھین
تو آنکھون سے ملین سب آستان محفل مولد

مشام جان کو یاد آتی ہے خوشبو عطر جنت کے
مہک اٹھتا ہے جسدم عطردان محفل مولد

بخور عود ہوگا خلد مین بھی اس لئے ہمکو
پسند آتی ہے خوشبوی دخان محفل مولد

عجب خوشبو عجب زینت عجب پھولونکے گلدستے
بنا جنت کا نقشہ بوستان محفل مولد

کہان ہے یہ ترپ طوطی و بلبل کے ترانہ مین
جو چہکا کرتے ہین ہر مدح خوان محفل مولد

لہ صحیحین کی حدیث مین اہل جنت کے حالات مین ہے وقود مجامرہم الالوۃ اہل جنت کی انگیٹھیون مین الوہ یعنی اگر سلگائی جایگی ۱۲

صفت اُس قاسم رزاق کی پھرتی ہے آنکھوں میں — جو لٹتے پھرتے ہیں محفل میں خوان محفل مولد
خلوص دل سے مشتاقو تبرک لو تبرک لو — نبی کا خوان نعمت ہے بیان محفل مولد
غذای روح ہے یہ من و سلوی ہے شفا ہے یہ — نبی کے نام سے آیا جو خوان محفل مولد
چلو جلدی سے گلچینو چنو پھول اپنے مقصد کے — نہال لطف حق ہے گلستان محفل مولد
عیان ہے شان تعظیم نبی آداب محفل سے — بیان کیا کیجئے بیدل عیان محفل مولد

استحسان محفل میلاد خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم

بزم مولد میں مدحت احمد — کرنی ظاہر ہے شوکت احمد
نہیں بدعت یہ بزم بلکہ یہاں — جمع ہیں چند سنت احمد
پڑھتے منبر پہ ہیں بصد آداب — معجزات و کرامت احمد
آتا ہے جب بیان مولد پاک — اوٹھتے ہیں بہر عزت احمد
ہے روایت[۱] کہ تھے فرشتے کھڑے — ہوئی جس دم ولادت احمد
اور جھکے پڑھنا درود و مدح و سلام — نہیں ممنوع حضرت احمد
کھڑے منبر پہ ہو کے خود حسان — پڑھتے دایم تھے مدحت احمد
عطر ملنا بخور[۲] سلگانا — دونوں خصلت ہیں و عادات احمد
اور بخاری میں ہے کہ شیرینی — تھی پسند طبیعت احمد
کی جو تقسیم سب میں شیرینی — اسمیں بھی ہے مسرت احمد
گھر پہ آئے ہوؤنکو کچھ کم و بیش — ہے کھلا دینا سیرت احمد

[۱] شرف الانام جو تصنیف شیخ احمد بن علامہ قاسم بخاری کی ہے اسمیں لکھا ہے کہ حضرت میکائیل جناب آمنہ کے دہنی طرف کھڑے تھے اور جبرئیل سامنے ۱۲ [۲] صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کی دھونی بسایا کرتے تھے دیکھو مشکوۃ باب الرجل میں ۱۲

حکم فلیفرحوا[۱] ہی قرآن مین | کیجئے کیون نہ فرحت احمد
ایسی رحمت کا ہے سرور ضرور | رحمت کل ہین حضرت احمد
الغرض کوئی بات محفل مین | نہین عکس طریقت احمد
جو ہین عاشق کبھی نہ چھوڑینگے | فکر و ذکر و حکایت احمد
جزو اعظم ہی ان محافل کا | شوق و ذوق و محبت احمد
بھائیو رد و کد سے باز آو | سنو قانون ملت احمد
وہی بدعت ہے رد کہ جس سے مٹے | حکم قرآن و سنت احمد
جو کوئی بات اس صفت پہ نہین | ہے وہ زیر اباحت احمد
گر نہ مانو یہ ضابطہ تو چلو | سوے دار الخلافت احمد
کرین اس کا محاکمہ جس مین | ہین وہ دار العدالت احمد
ہوا نازل ہی جس جگہہ قرآن | ہوے جس جا ہی بعثت احمد
اُس عدالت کے مفتیان امین | ہین جو جیران حضرت احمد
دیتے فتوے ہین یہ کہ ہی محبوب | بزم ذکر ولادت احمد
کرتے ہین وہ کمال ادب کے ساتھ | ذکر اوصاف و سیرت احمد
اور اگر اُن کو بھی نہ مانو تم | بیٹھو چپ ہو کے امت احمد
حشر کے دن جو ہوگا مجمع عام | ہوگی وہان سب جماعت احمد
احکم الحاکمین کا ہو دربار | گرم ہووے شفاعت احمد
منکر بے ادب پہ ہونے لگے | زجر و توبیخ حضرت احمد

۱؎ آیہ کریمہ فلیفرحوا کا بیان اُس غزل کے حاشیہ پر گذر چکا جسکا اول مصرع یہ ہے ۔ شعار اہل شریعت ہی محفل میلاد ۱۲

ہو محبون کی عزت و تکریم — جنکے دلمین ہی الفت احمد
انکو دیگا مقام رب غفور — زیر ظلّ عنایت احمد
دیکھین اُس روز مخلص اور منکر — آج کس پر ہے رحمت احمد
کون ہی پاس کون دور ہی کج — کون ہے زیر رایت احمد
مخلصون کو خدا نصیب کرے — اپنا دیدار و قربت احمد
پائے مولد سے یہان مین دو لکی مراد — پائینگے وہان شفاعت احمد
بھیج بیدل نبی پر اپنے درود — نیز بر آل و عترت احمد

شرح بعض صفات سید الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم

ہے محبوبی مین وہ شان محمدؐ — کہ خود خالق ہی خواہان محمدؐ
لب خوش رنگ و دندان محمدؐ — زہے لولو و مرجان محمدؐ
ہے رخ پر خط ریحان محمدؐ — کہ مین آیات قرآن محمدؐ
بٹھایا عرش پر جسنے بلاکر — وہی ہے مرتبہ دان محمدؐ
پر جبریل اوڑنے سے ہوئے بند — بلند اتنا ہے ایوان محمدؐ
زمین سے آسمان پر پہنچا دم مین — براق برق جولان محمدؐ
ملاحت کل ملیحان جہان کی — نمک پروردہ خوان محمدؐ
جو ہفت اقلیم ہاتھ آئے تو دم مین — کرون سب لیکے قربان محمدؐ
قسم جس جان کی کھائی خدا نے[1] — وہ پیاری جان ہے جان محمدؐ
پہلے پھولے الٰہی باغ اسلام — رہے سرسبز بستان محمدؐ

[1] سورۂ حجر پارہ ربما مین ہی لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون حضرت شاہ عبدالقادر رح نے ترجمہ کیا ہی قسم ہے تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین ۱۲

سوی حق کھینچ لینے کو نبی ہی — کمند زلف پیچان محمدؐ
کسی حالت مین امت کو نہ بھولے — نہ بھولینگے ہم احسان محمدؐ
سیہ کارون پہ محشر کی تپش مین — کریگا سایہ دامان محمدؐ
اندھیرا چھایا آنکھون مین الٰہی — دکھادے روی تابان محمدؐ
دل پر زخم پر وقت نظارہ — مزہ دیتے ہین مژگان محمدؐ
نہین تو نے فقط بیدل دیا دل — ہزارون دل ہین قربان محمدؐ

لذت روح وروان در ذکر سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم

شیرین ہی ایسا قند نہ شہد و شکر لذیذ — جیسا ہے ذکر حضرت خیر البشر لذیذ
عشق نبی کا بوتے ہین دنیا مین جو درخت — جنت مین جاکے پائینگے اُسکا ثمر لذیذ
ہر زخم سے بچاتا ہی انسان اپنی جان — ہی عاشقون کو زخم تعشق مگر لذیذ
گھائل ہوئے جو نشتر عشق حبیب سے — ہے اُنکو نیشکر سے سوا نیشتر لذیذ
ذکر نبی کو سنکے ملائک اوترتے ہین — کسکو نہین ہی نام شہ بحر وبر لذیذ
منکر کو قدر ذکر نبی گر نہین نہو — کب تلخ ذائقونکو ہی لگتی شکر لذیذ
دل جبتلک نہ پختہ ہو پیدا نہو مذاق — دیکھا کبھی ہے بھلا کہین کچا ثمر لذیذ
غافل ذرا تو ذکر نبی جی لگا کے سُن — ہوجائے تیری جان سے لے تا جگر لذیذ
کھلتا مذاق دل سے ہی ذکر نبی کا کیف — کیا منہہ سے حد بتاؤن کہ ہی کسقدر لذیذ
ہر صبح وشام سنتا اذان مین ہون نام پاک — ملتی غذا ہے روح کو شام وسحر لذیذ
کاٹینگے ہونٹ دیکھ کی جنت کی وہان بہار — سمجھے تھے یہانکی چاٹ کو جو بیخبر لذیذ
ہے وہان کے ہر شجر مین لکھا نام مصطفےٰ — پیدا نہون بہشت مین پھر کیون ثمر لذیذ

دائم جو ذکر ہو نہیں رہتا پھر اسکا ذوق — ہے مصطفےٰ کا ذکر مگر عمر بھر لذیذ
شیریں ہوا لعاب مبارک سے چاہ شور — اس لب کے صدقہ جایئے تھا کسقدر لذیذ
وصف نبی سے حسن سخن ہو گیا دوچند — چھڑکا گیا نمک تو ہوا بیشتر لذیذ
کاغذ ہو شیر نعت نبی اسپہ ہو شکر — بیدل یہی بس یہی مجھے شیر و شکر لذیذ

تنویر جان بوصف نور محمدی ﷺ و قران

کیے اللہ نے سب انبیا نور — محمد کو کیا نور علےٰ نور
نبی خود نور اور قرآن ملا نور — نہوں کیوں ملکے پھر نور علےٰ نور
جو چاہا حق نے ظاہر ہو مرا نور — رسول اللہ کا پیدا کیا نور
مٹی اس نور سے ظلمت عدم کی — چمک اوٹھا زمین سے تا سما نور
زمین کیا عرش کیا خلد برین کیا — رسول اللہ کا ہے جابجا نور
نہ دیکھا دلکے اندھوں نے نبی کو — چھپایہ تل کے اوجھل رہگیا نور
کہوں کیا جسم نورانی کا عالم — تھا پردہ مین چھپا زیر قبا نور
نہ پڑتا آپ کا سایہ زمین پر — ہوا روشن کہ تھا جسم آپکا نور
پڑھو قد جاءکم نور من اللہ — فیا بشریٰ لنا قد جاءنا نور
جہان یہ نور ہون ظلمت کہان پھر — کلام اللہ نور اور مصطفےٰ نور
نبی کے عشق کا جسکے دل مین ہے داغ — اندھیری گور مین چمکا یگا نور
خودی جل بجھکے مثل طور ہو خاک — خداوندا کوئی ایسا دکھا نور
ترا جلوہ رہے ہر دم نظر مین — وہ دیکھ آنکھوں مین میرے اےخدا نور
ازل سے نور کا طالب ہون بیدل — پڑھا کرتا ہون یا اللہ یا نور

بیان عزت محبوب صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت

جسکو ہی ذکر رسول اللہ کی محفل عزیز
جیسے نور آنکھوں میں ہے اور تن میں جان و دل عزیز
اُس تن بیمثل پر تل انتخاب بے نقطہ ہے
جسنے دیکھا ہی جمالِ باکمال مصطفےٰ
پانون سنگ آستان پر گردھری وہ کان حُسن
خاک آدم کو فرشتے سجدہ کرتے کسطرح
سب کو بخشا مینگے وہی اُسدن کہ جسدن خوف ہے
دل کی خوبی کیا اگر وہ نور کا حامل نہو
کیون پڑے ہو خواب غفلت مین اوٹھو ای غافلو

مصطفےٰ انکے کمین بھی ہوگا وہ جیدل عزیز
اِس سے بڑھکر مصطفےٰ کو رکھتے ہیں عاقل عزیز
آنکھ کے تل سے سوا کیونکر نہو وہ تِل عزیز
کب ہے اُس کامل کی آنکھوں مین مہ کامل عزیز
لعل و یاقوت و زمرد سے بھی ہو وہ سل عزیز
ہوگیا اُس نور کے صدقہ وہ آب و گل عزیز
دوستوں سے بیخبر ہوں دوست اور غافل عزیز
جلوۂ اجلاس لیلےٰ سے ہوا محمل عزیز
سوتے ہیں کب وہ مسافر جنکو ہی منزل عزیز

اُنکا دامن چھوڑ مت بیدل کہ جنکی ذات پاک
رحمۃ للخلق مُہداۃٌ من اللہ العزیز

دنیا چندروز

دوستو ہی دار فانی چندروز
ہیچ ہین سب نغمۂ چنگ و رباب
کبتک ای غافل یہ مستی اور خمار
بس کوئی دن کی ہی یہ رنگین بہار
چشم نرگس کا ہے غمزہ کوئی دن

یہانکا عیش و کامرانی چندروز
لذت صوت اغانی چندروز
ہے یہ جام ارغوانی چندروز
ہے چمن کی گلفشانی چندروز
ناز سرو بوستانی چندروز

لہ حدیث شریف مین ہے کہ آپنے فرمایا ہے انما انا رحمۃ مہداۃ یعنی سوا اسکے نہین کہ مین ایک رحمت ہون بطور ہدیہ بھیجا گیا عالم پر ۔۱۲

کبتلک یہ بانکپن اے نوجوان | ہے بہار نوجوانی چندروز
کوئی دن کی ہے یہ سج دھج اور بن | ہے لباس پرنیانی چندروز
ہوگی ان آنکھوں میں اکدن خاک گور | ہے یہ کحل اصفہانی چندروز
ملگئی سب خاک میں کسریٰ و کے | رکھ چکی تاج کیانی چندروز
کیوں ہیں پھر صدہا برس کے اہتمام | جبکہ ٹھیری زندگانی چندروز
پھر تو ہونا ہی جدا ایک ایک کو | مل لو اے یاران جانی چندروز
ہے چہکتا طوطی شکر شکن | سن لو اسکی خوش بیانی چندروز
پھر جو ڈھونڈو گے تو یہ بیدل کہاں | کرلو اسکی میہمانی چندروز

نعت آن صاحب الجمال صلی اللہ علیہ وسلم و تضرع بدرگاہ ذوالجلال

یوں زلف جلوہ گر ہے رخ پر ضیا کے پاس | واللیل جسطرح ہے لکھی والضحےٰ کے پاس
دل صاف کرلو رہے اگر اولیا کے پاس | دیکھو وہ نور تھا جو شہ انبیا کے پاس
سالک کو رہنما کا توسل ضرور ہے | بے خضر کیسے جائیے آب بقا کے پاس
مسلم میں حنظلہ سے ہے مروی کہ امر عجب | تھا کالمعاینہ ہمیں خیرالوریٰ کے پاس
لیکر اُدھر سے فیض اِدھر دیتے مصطفےٰ | تن سے شریک خلق تھے اور دل خدا کے پاس
گر پڑ کے جسنے باب مدینہ کو جا لیا | گویا مریض آگیا دار الشفا کے پاس
آنکھوں سے کسب دولت دیدار کیجیے | جی میں ہی جائیے در دولت سرا کے پاس
ناکام ہی رہی مری فریاد نارسا | پہنچا کبھی نہ تیر دعا مدعا کے پاس
کیا پوچھتے ہو دوستو بیمار غم کا حال | جو چارہ گر سے دور ہو وہ ہے فنا کے پاس
اس ناتوان حیف ہی منزل تھی سخت | توشہ تلک کمر میں نہیں بینوا کے پاس

صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ آہ کچھ تو ہو ۔۔۔ کیا خالی ہاتھ جائینگے رب العلےٰ کے پاس
مولیٰ ہی جیسا ویسی تو خدمت نہیں ہوئی ۔۔۔ کس منہ سے جاؤں مالک ارض و سما کے پاس
بیدل کہونگا حشر میں پوچھینگے جب عمل ۔۔۔ جز نام مصطفےٰ نہیں کچھ اس گدا کے پاس

گلزار گشتن آتش بر خلیل اللہ ببرکات نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی سوز الفت سے ہے جس دلمیں لگی آتش ۔۔۔ لگیگی پھر نہ اس دلکو جہنم کی کبھی آتش
شرر افشاں تھے آتشخانہ نمرود کی آتش ۔۔۔ پڑا جب عکس روی مصطفےٰ گل ہوگئی آتش
خلیل اللہ کے قالب میں تھا نور رسول اللہ ۔۔۔ جلا انکی نہ پائی تاب ٹھنڈی ہوگئی آتش
نہ رہتی آگ دنیا میں کہیں اک ذرہ بھر باقی ۔۔۔ جو ابراہیم پر اک ذرہ کرتی سرکشی آتش
بہار احمدی کا اللہ اللہ کیا کرشمہ ہے ۔۔۔ وہی پھولوں کا گلشن بنگیا جو جلی تھی آتش
وجود رحمۃ للعالمین کیا ابر رحمت ہے ۔۔۔ ہوئے پیدا عرب میں اور فارس کی بجھی آتش
ہمیں بھی حشر کی گرمی خدا بردًا سلامًا ہو ۔۔۔ خلیل اللہ پر جسطرح ٹھنڈی ہوگئی آتش
نہاں سوز نبی یوں دلمیں ہے ہم خاکساروں کی ۔۔۔ رہا کرتی ہے خاکستر میں جس صورت دبی آتش
کباب خام اس دلکو سمجھنا چاہیے بیدل ۔۔۔ لگی جسمیں نہیں عشق رسول اللہ کی آتش

ذکر معراج صاحب اللواء والتاج صلی اللہ علیہ وسلم

اس سید الرسل پہ ہے اپنا سلام خاص ۔۔۔ بلوائے جسکو عرش پہ رب الانام خاص
آئے براق برق روش لیکے جبرئیل ۔۔۔ دربار خاص حق کا سنایا پیام خاص
آئے فرشتے نور کی شمعیں لئے ہوئے ۔۔۔ اللہ رے روشنی کا تھا کیا اہتمام خاص
جاتے تھے ہمرکاب فرشتے پرے بندھے ۔۔۔ اس شاہ انبیا کا تھا یہ احتشام خاص
آئے فرشتے مسجد اقصےٰ میں اور رسل ۔۔۔ سب مقتدی تھے آپکے اور آپ امام خاص

دولہا پہ جیسی ہوتی ہے ہر ایک کی نظر — محبوب حق پہ محو تھے حق کے تمام خاص
سدرہ پہ جبرئیل تو بس جا کے رہ گئے — آگے بڑھے رسول علیہ السلام خاص
افلاک طے کئے طبقاً عن طبق تمام — پھر جا لیا دنی فتدلی مقام خاص
راز و نیاز کا جو ہوا سلسلہ دراز — جی بھر کے پھر ہوا کیا باہم کلام خاص
خالق سے کی شفاعت امت میں گفتگو — یاد آئے وہان بھی آپکو اپنے غلام خاص
افسوس ہم خطا کریں اور بخشوائیں وہ — وہ انکا فیض عام اور اپنا یہ کام خاص
قربان جان و دل سے ہو ایسے شفیع پر — بھیجو درود لیکے محمد کا نام خاص
آنکھوں کو آج عشق نبی میں کرو سبیل — لینا ہے کل جو دست مبارک سے جام خاص
خاصوں سے بھی عوام کا درجہ ہو خاص تر — ہو مہربان جو شافع یوم القیام خاص
زاہد نکر غرور یہ قدرت سے کب ہے دور — گھٹ جائیں خاص عام سے ہو جائیں عام خاص
بیدل کو ان لبوں کی شفاعت ہو یا خدا — ہے جن لبوں میں مایۂ یحی العظام خاص

عاشق کردگار را با دنیا چہ کار

مولا کے عاشقوں کو ہی دنیا سے کیا غرض — کعبہ کے زائرون کو کلیسا سے کیا غرض
حسن قدم سے جنکی نظر ہے لڑی ہوئی — شیریں سے کام کیا انہیں لیلی سے کیا غرض
جو اسکے دردمند ہیں کرتے نہیں دوا — کشتوں کو اسکے خضر و مسیحا سے کیا غرض
ہو کر فنا بقائے ابد کرتے ہیں حصول — عشاق کو بقائے دو روزہ سے کیا غرض
بازار میں جو لینے تو آیا ہے لیکے چل — غافل یہاں کی سیر تماشا سے کیا غرض
گردن جھکا کے دل میں ازل کی بہار دیکھ — مطلب چمن سے کیا گل رعنا سے کیا غرض
بیدل در کریم پہ بس مستقیم ہو — تجھکو کسی سکندر و دارا سے کیا غرض

رجوع الی اللہ وترک ماسوی اللہ

مر کے سمجھو گے کہ یہ سب تھا غلط ۔۔۔ حب دنیا شغل ما فیہا[1] غلط

دیکھ مت گمرہ ہو غافل زو زمین ۔۔۔ گور مین دب کر ہو سب غرا غلط

آ کے گردن توڑ ڈالی موت نے ۔۔۔ سرکشونکا ہو گیا دعوا غلط

دین دیکر جسنے لی دنیای دون ۔۔۔ بیع باطل ہے یہ اور سودا غلط

ہو چکے سید جو وہ کج رو جو کہ ہین ۔۔۔ خود غلط انشا غلط املا غلط

ہے وہی اللہ کا طالب صحیح ۔۔۔ جسنے غیر اللہ کو سمجھا غلط

یون مٹا دُنیا کو دل سے جس طرح ۔۔۔ چھیلا کاغذ سے کوئی کلمہ غلط

جتنے غم ہین سب غمون پر خاک ڈال ۔۔۔ گر غم مولا مین غم اپنا غلط

بیدل اپنا دھیان مولا سے لگا ۔۔۔ ما سوا کا جان سب دھندا غلط

شدائد العذاب فی یوم الحساب

چھایا دل پر حشر کا غم الحفیظ ۔۔۔ غم مین جاتے ہین گھلے ہم الحفیظ

پوچھیگا ایک ایک عمل اُسدن خدا ۔۔۔ شان قہاری کا عالم الحفیظ

دینگے کیونکر ہم جواب اُسدن کہ ہو ۔۔۔ ہوش درہم عقل برہم الحفیظ

آتش دوزخ کی سُن سن کر جلن ۔۔۔ آہ نکلا جاے ہے دم الحفیظ

وہ بلا کی آگ جس سے یہان کی آگ ۔۔۔ ہے انہتر حصّے[2] مدہم الحفیظ

شوخ مونہہ ہو جاینگے جلکر سیاہ ۔۔۔ لعل بنجائین گے نیلم الحفیظ

[1] حدیث شریف مین ہے اَلا کل شیٔ ما سوی اللہ باطل ۱۲ [2] مشکوۃ مین صحیحین سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہاری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کی ستر حصہ گرمی اور تیزی سے ایک حصہ ہے ۱۲

جل چکین جب تن تو پھر بنکر جلین — تا جلین ہر لحظہ ہر دم الحفیظ
بچھو اور سانپون کے زہری ایسے ڈنک — زہر برسون تک نہو کم الحفیظ
اہل محشر گر پڑین گھٹنون کے بل — نعرہ جب مارے جہنم الحفیظ
نفسی نفسی بول اٹھین گے انبیا — ہیبت جبار عالم الحفیظ
انبیا کا خوف سے جب ہو یہ حال — جبکہ کیا ناچیز ہین ہم الحفیظ
بخت بد طاعات کم عصیان بہت — سب کے سامان ہین برہم الحفیظ
خالی توشہ سے کمر رستہ کٹھن — پھر کوئی محرم نہ ہمدم الحفیظ
ٹوٹی کشتی اور طوفان زور پر — موج کی ٹکر ہے پیہم الحفیظ
اپنے بیدل کو تو ہی دیگا نجات — میرے مولا میرے اکرم الحفیظ

حمایت عبد اللہ و دیگر آبا کرام از آفات و آلام

جسکو تو رکھے ابد المحفوظ — ہر بلا سے رہے سدا محفوظ
اُن سب چاہتے ہین پر تو نے — جسکو چاہا وہی رہا محفوظ
کیسی غرقاب و جوش طوفانین — کشتی نوح لی بچا محفوظ
آگ کے شعلہ کر دیئے گلزار — تھا جو کہنا خلیل کا محفوظ
کیسا نیچے چھری کے اسمٰعیل — تو نے قدرت سے رکھ لیا محفوظ
باپ حضرت کے تھے جو عبد اللہ — جنمین تھا نور مصطفٰے محفوظ

م مضمون قرآن کریم و روایات سے لیا ہے ۱۲

سلہ مشکوۃ مین امام احمد سے روایت ہے کہ جب سانپ یا بچھو کاٹیگا چالیس برس تک اسکی جلن اور زہر کی اذیت رہیگی ۱۲ سلہ موقف حساب مین دو سو برس کے رستہ سے یہ جہنم کا نعرہ سنینگے تو اولیا اور انبیا گھٹنو کے بل گر پڑینگے اور نفسی نفسی کہینگے یہ روح البیان اور تفسیر عزیزی وغیرہ کا مضمون ہے لیکن ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی فرمائینگے جیسا کہ روایات مین وارد ہوا ہے ۱۲

فوج دشمن نے اُنکو گھیر لیا
پا کے تنہا غریب و نا محفوظ

غیب سے حق نے بھیجا اک لشکر
جس سے کوئی نہ رہ سکا محفوظ

کردیا سب کو قتل اور رہا
حامل نور مجتبیٰ محفوظ

کون مارے اُسے جسے رکھے
خالق الارض والسما محفوظ

کیڑا پتھر مین رزق کھاتا ہے
آفتون سے بچا ہوا محفوظ

جلتے شعلونمین حق بچای جسے
بال بال اپنا پائیگا محفوظ

اپنے بیدل کو بھی خداوندا
رکھیو آفات سے سدا محفوظ

ترغیب امت براتباع سنت ورد بدعت ضلالت

خیر کا طالب کرے خیر الوریٰ کا اتباع
طالب حق کو ہی لازم حق نما کا اتباع

اپنا دستور العمل ہی مخبر صادق کا قول
فلسفی کرتا ہی فکر نارسا کا اتباع

ٹھوکرین کھاتے ہو تاریکی مین گمراہو عبث
قاطع ظلمت ہے اُس شمس الضحیٰ کا اتباع

ہو چکے منسوخ سب جتنے تھے ادیان قدیم
حشر تک باقی ہی شرع مجتبیٰ کا اتباع

جی اوٹھین بالفرض اگر سب انبیاء و مرسلین
سب پہ ہو فرض اُس امام الانبیا[1] کا اتباع

جب یہ ثابت ہی کہ خیر الہدیٰ ہدیٰ محمد[2]
چھوڑو سب رستے کرو اُس پیشوا کا اتباع

پائے کب صوفی صفائی اتباع مصطفےٰ
ہے تصوف اُس امام الاصفیا کا اتباع

[1] مشکوۃ کے باب الاعتصام فصل ثانی مین ہے کہ آپنے فرمایا اگر موسیٰ زندہ ہوتا نہ بن آتا اُسکو سوا میرے اتباع کے اور فصل ثالث مین ہے اگر موسیٰ میرا زمانہ نبوت پاتا ضرور میرا اتباع کرتا اور فرمایا شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ آپ امام الانبیا ہین روز قیامت سب انبیا آپکے نیزہ کے نیچے ہونگے اور سب انبیا نے آپکے پیچھے شب معراج نماز پڑھی اور اگر آپکا زمانہ وہ انبیا پاتے آپکا اتباع اُنپر فرض ہو جاتا یہ مضمون مینے راحۃ القلوب مین بھی لکھا ہے ۱۲ [2] یہ مسلم کی حدیث ہی یعنی سب طریقونمین اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۱۲

جو خلاف شرع ہو ایجاد باطل جان اُسے ۔ کیجیے مستحسنات اتقیا کا اتباع
نائب حضرت ہیں وہ گذرے جو حقانی امام ۔ اتباع اُنکا ہی خود خیر الوریٰ کا اتباع
بو حنیفہ ہیں چراغ امت خیر الانام ۔ حق ہا ہمپر اس چراغ حق نما کا اتباع
آگے ہونگے مصطفےٰ اور پیچھے پیرو آپکے ۔ جائیگا جنت میں لیکر مصطفےٰ کا اتباع
پیرو ونکو آپکے یحببکم اللہ ہے خطاب ۔ بنتے ہیں محبوب کرکے مجتبےٰ کا اتباع
بیدل اپنا قول یہ ہی جان اگر جاے تو جاے ۔ ہاتھ سے جاے نہ محبوب خدا کا اتباع

الوداع رمضان درموسمیکہ گرما شدید بود تحریر نمود

ہوتے ہو تم ہمسے جدا ای ماہ رمضان الوداع ۔ ملوائی پھر تمسے خدا ای ماہ رمضان الوداع
ماہ صیام ایسے چلے قالب سے جان جیسی چلے ۔ ہیہات تم کیسے چلے اے ماہ رمضان الوداع
جاتے ہو ای ماہ نجات ہم ہاتھ ملتے ہیں ہاتھ ۔ آتی ہے یاد ایک ایک بات ای ماہ رمضان الوداع
جنت کے تھے سب در کھلے دوزخ کے سب در بند تھے ۔ ہر دم تھی رحمت غیب سے اے ماہ رمضان الوداع
وہ سنت نان سحر وہ لذت شیر و شکر ۔ وہ جاگنا پچھلے پہر اے ماہ رمضان الوداع
افطار میں شربت کے گھونٹ اسپر وہ لذت کے گھونٹ ۔ کس خیر کس برکت کے گھونٹ ای ماہ رمضان الوداع
بھر بھر کے جب پیتے گلاس بجھتی جگر تک کی پیاس ۔ مٹ جاتا دل کا سب ہراس اے ماہ رمضان الوداع
راتوں کو وہ پڑھتے نماز طاعت کا وہ دامن دراز ۔ خالق سے وہ عجز و نیاز اے ماہ رمضان الوداع
شہر تراویح الوداع ماہ تسابیح الوداع ۔ نور مصابیح الوداع ای ماہ رمضان الوداع

لہ۔ جو بات دین میں نئی ایجاد ہو اگر وہ خلاف شرع ہے مردود ہے اور اگر علماء ربانی نے اُسکو موافق ادلہ شرعیہ پاکر پسند فرمایا وہ درست ہے بعض علماء اُسکو سنت حکمیہ کہتے ہیں اور بعضے بدعت حسنہ اور میں نے اپنی کتاب انوار ساطعہ میں اٹھارہ ورق تحقیق بدعت میں لکھے ہیں طالبان حق اُسکو ملاحظہ فرماویں ۱۲

محشر مین ہمکو لیجیو حق سے شفاعت بخشیو ❊ اچھی شہادت دیجیو ای ماہ رمضان الوداع

ای ماہ رمضان السلام ای فرض رحمن السلام ❊ ای شہر قرآن السلام ای ماہ رمضان الوداع

ای حضرت ماہ صیام بیدل کا لیجے اب سلام ❊ تسلیم ہی ختم الکلام ای ماہ رمضان الوداع

بہار باغ دنیا را خزان فنا در قفاست

کس آرزو پہ یہان کوئی عاقل لگای باغ ❊ آخر خزان بگاڑیگی ایکدن ہوای باغ

جو داغ عشق حق مین دل اپنا بنای باغ ❊ دیکھے کبھی نہ آنکھ اوٹھا کر فضای باغ

جلوی تجلیون کے ہین دلمین بسے ہوی ❊ کیا عاشق خدا کی نگاہ مین آی باغ

غافل جمال حسن قدم کی بہار دیکھ ❊ دو روز کی بہار پہ مت ہو فدای باغ

اس گلشن حدوث کی نیرنگیان نہ دیکھ ❊ گو چشم نرگسین کے کرشمے دکھای باغ

منزل پہ گر پہنچنا ہی مت بیٹھ باغ مین ❊ سو جائیگا جو کہائیگا ٹھنڈی ہوای باغ

اوجڑی بہت چمن کہ پتا بھی نہین کہین ❊ وہ پھول پھل کدھر ہین کہان غنچہای باغ

روتا ہی غم سے باغ کہ انجام ہے خزان ❊ شبنم کے آنسوونسے ہی ظاہر بکای باغ

پھولا پھلا نہ کوئی ہزارون چلے گئے ❊ کہتے ہوی کہ ہای چمن میرا ہای باغ

حسرت زدون کے سینے بھی دیکھو تو منتعو ❊ ہین حسرتونکی داغ نے کیا کیا کھلای باغ

باغو نمین جسکا دل تھا تڑپتا ہے گور مین ❊ ہی ہی کدھر گئی مری ٹھنڈی ہوای باغ

کرتے سدا جو عیش تھے باغونکے سایہ مین ❊ کانٹے اوگے ہین قبر پہ اونکے بجای باغ

دنیا کے باغ کی نہین بیدل مجھے ہوس ❊ عقبی مین خلد کا مجھے مولے دکھای باغ

سلہ اس قسم کے اشعار کہ جسمین ردیف معین ایک ہو اور قافیہ معین نہو بلکہ ہر شعر کا قافیہ جدا ہو اساتذہ کے کلام مین پایا گیا ہے ازان جملہ امیر خسرو کی غزل گاہے نظر بر من فگن مشہور ہے ۱۲

فضائل درود بر محبوب حضرت ودود صلی اللہ علیہ وسلم

حکم حق ہی پڑھو درود شریف ۔۔۔ چھوڑو مت غافلو درود شریف
پڑھو اکبار پاؤ دس رحمت ۔۔۔ خوب سودا ہی لو درود شریف
تحفہ روح نبی کو پہنچاؤ ۔۔۔ جتنا پہنچا سکو درود شریف
جا کے وہاں پیش ہوگا نام بنام[۱] ۔۔۔ جسقدر جس کا ہو درود شریف
خود خدا بھیجتا ہے اُنپہ درود ۔۔۔ تم بھی بھیجا کرو درود شریف
بزم مولد مین جب ہو تم حاضر ۔۔۔ پڑھتے ہر دم رہو درود شریف
حضرت مصطفٰے کا پیارا نام ۔۔۔ جب سنو تب پڑھو درود شریف
جس سے لوہا سا دل بنے سونا ۔۔۔ ہے وہ اکسیر لو درود شریف
گر پڑھیں صدق دل سے کافی ہے ۔۔۔ جملہ حاجات[۲] کو درود شریف
پائینگے چار پشت[۳] تک برکت ۔۔۔ دل سے بھیجینگے جو درود شریف
آخرت[۴] کے سفر کو اے بیدل ۔۔۔ توشہ تم لیچلو درود شریف

بیان فضائل قرآن

نور دل روشنی جان ہی قرآن شریف ۔۔۔ ہادی انس و نبی جان ہی قرآن شریف
کہتا ہی دل میرا ایمان ہی قرآن شریف ۔۔۔ جان کہتی ہی مری جان ہی قرآن شریف
دین و ایمان کی پہچان ہی قرآن شریف ۔۔۔ کرتا کافر کو مسلمان ہی قرآن شریف

۱؎ علامہ زرقانی شارح مواہب نے روایت کی ہی کہ جب کوئی امتی درود پڑھتا ہے فرشتہ جناب نبوت مین عرض کرتا ہے اسکی آدمی کا نام لیکر کہ فلان بیٹا فلانے کا آپ پر درود پڑھتا ہے اور یہ روایت جذب القلوب مین بھی ہے ۱۲ -
۲؎ درود سے جمیع حاجات و مہمات کا پورا ہونا جذب القلوب مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے روایت کیا ہے ۱۲
۳؎ جذب القلوب مین ہی کہ درود کی برکت اولاد اور اولاد کی اولاد چار طبقہ تک پہنچتی ہے ۱۲ ۴؎ درود خوان کو پل صراط پر نور ہوگا اور قدم ثابت رہینگے اور نجات ہوگی یہ جذب القلوب مین ہے ۱۲

چشم حق بین کو دکھاتا ہے حقائق کیا کیا
سرمۂ دیدۂ عرفان ہے قرآن شریف

جسنے قرآن پڑھا گویا کیا حق سے کلام
واہ کیا قرب کا سامان ہے قرآن شریف

وہ تلاوت ہے جو آداب و شرائط سے ہو
یون تو پڑھ لیتا ہر انسان ہے قرآن شریف

دیتا ابرار کو کیا کیا ہے غذائین روحی
گویا نعمت[1] کا بھرا خوان ہے قرآن شریف

بوی معنی کی مہک مغز نے پائی تو کہا
پھول ہے سنبل و ریحان ہے قرآن شریف

حسن قرآن کو ہو جاتی ہے دونی زینت
پڑھتا جب کوئی خوش الحان ہے قرآن شریف

ملتی ہر حرف کے پڑھنے مین ہین دس دس رحمت
واہ کیا رحمت رحمان ہے قرآن شریف

دس گنہگار کو لیگا وہ جہنم سے بچا
حفظ رکھتا جو[2] مسلمان ہے قرآن شریف

مانو قرآن کے فرمان مسلمانو تم
دیکھو اللہ کا فرمان ہے قرآن شریف

بے وضو ہاتھ لگائے نہین اسکو مومن
کیا ہی ذی عزت و ذی شان ہے قرآن شریف

تاج اُس شخص کے مان باپ کے سر پر ہوگا
پڑھتا جو عاشق قرآن ہے قرآن شریف

جسکا جی چاہے رہے سیر چمن مین بیدل
اپنا منظور تو بستان ہے قرآن شریف

موت اور قبر کی ضیق مین کوئی رفیق نہین

خدا ہی بندونکا اپنے ہی غمگسار رفیق
نہ مان نہ باپ نہ بھائی نہ کوئی یار رفیق

سنی اجل نے کسیکی نہ ایک بھی فریاد
تڑپتے رہگئے سب چیخ مار مار رفیق

ہزار حیف اُن آنکھونکے سامنے ہو خزان
سدا جن آنکھون سے دیکھا کیے بہار رفیق

جو مر گیا وہ گیا پھر کے یہان نہ آئیگا
تمام عمر بھی روئین جو زار زار رفیق

[1] حدیث شریف مین آیا ہے القرآن مادبۃ اللہ یعنی قرآن ایک ضیافت عام ہے اللہ تعالی کیطرف سے یہ حدیث شیخ محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوۃ مین روایت کی ہے ۱۲ [2] یہ حدیث مشکوۃ مین ہے لیکن عمل شرط ہے کہ حلال و حرام کو سمجھے اسیواسطہ شعر مین لفظ مسلمان لکھا ہے کہ اصل مسلمان وہ ہے جو احکام قرآن پر گردن جھکا دے ۱۲

دبا اجل نے کنار لحد پہ جب پہنچا — کنارہ کر گئے سب جو تھے ہمکنار رفیق
کسی نے جان نہ کی جانکنی کیوقت نثار — جو مدعی تھے میان ہم مین جان نثار رفیق
پڑا ہے گور مین تنہا غریب اور بیکس — کروڑ جسکے یگانے تھے سو ہزار رفیق
نہ آئے قبر پر اکدم کدھر ہین وہ ہمدم — جو آکے ملتے تھے دم دم مین بار بار رفیق
زمانہ آج ہی اپنا تو کل پرایا ہے — کرین نہ اسکی رفاقت پہ اعتبار رفیق
رفیق چاہے تو کر صدق دل سے نیک عمل — یہ ہوگا قبر کی وحشت مین دستدار رفیق
تو ہی رفیق ہے بیدل کا اسگھڑی یارب — نہوگا گور مین جب کوئی یار غار رفیق

انشاد بیدل اوآہ در فضائل حج بیت اللہ

کہتا ہی باندھ کے احرام جو بندہ لبیک — لطف دیکھو کہ اسے خود کہتا ہی مولی لبیک
جب بنا کعبہ تو کی حق [۲] نے منادی حج کی — صلب و ارحام مین روحون نے پکارا لبیک
آکے دنیا مین وہی جاتا ہی بندہ حج کو — جسنے وہان حق کی منادی مین کہا تھا لبیک
گر گئی مستے ازل مین جسے آواز الست — اسکا نغمہ ہے بلی اُس کا ترانہ لبیک
لب سے لب ملگئے لبیک جب آیا لب پر — کلمۂ کس ذوق محبت کا ہے میٹھا لبیک
حج تو سب کرتے ہین پر حج کی حلاوت تب ہے — کرلے مقبول جب اللہ تعالی لبیک
حاجیو رہنا ادب سے کہین ایسا تو نہو — کہو لبیک جواب اسکا ملے لا لبیک
اسکا احرام طواف اسکا اسیکا حج ہی — حق تعالی کو پسند آگیا جسکا لبیک

[۱] ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین مین روایت کی ہی کہ جب بندہ احرام کے کپڑے پہنکر لبیک کہتا ہی خود پروردگار عزوجل اُسکے جواب مین لبیک فرماتا ہی ۱۲ [۲] تفسیر روح البیان وغیرہ مین ہی جب حضرت ابراہیم کعبہ بنا چکے حکم ہوا کہ لوگون کو حج کیواسطے پکار تب اونہون نے پکارا اور اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے اُنکی آواز زمین سے آسمان تک سب جگہ پہنچا دی اُسوقت جو روحین اپنی ماں کے پیٹ یا باپ کی پشت مین تھین سب نے کہا لبیک اللہم لبیک ۱۲

کرلو حج یہ بھی تو ای اہل دول و دولت لو ۔۔۔ جاؤ جب تم کہے معبود تمہارا لبیک
منعمو خوب بنے جشن طرب کے نغمات ۔۔۔ اب سنو کعبہ مین عشاق کا نعرا لبیک
مائل حج ہو نہ ذی مال تو حسرت ہے بکمال ۔۔۔ نعمتین کھا کے نہ منعم کو پکارا لبیک
یہ تعبد ہی یہ ہی شان اطاعت بیدل ۔۔۔ حکم جو کچھ کرے مولیٰ کہے بندا لبیک

توصیف ماہ میلاد شریف

آیا پھر خیر سے اب ماہ ربیع الاول ۔۔۔ رحمت حق کا سبب ماہ ربیع الاول
سال بھر رہتے ہین مشتاق تمنا کرتے ۔۔۔ الحمد آئیگا کب ماہ ربیع الاول
دیکھا جب چاند تو گھر گھر ہوئی عشاق مین عید ۔۔۔ دل سے غم لیگیا اب[1] ماہ ربیع الاول
کھلگیا غنچۂ دل آگئی عالم مین بہار ۔۔۔ ہی عجب رحمت رب ماہ ربیع الاول
ہر طرف ہونے لگی مولد اقدس کی دھوم ۔۔۔ آگیا دھوم سے جب ماہ ربیع الاول
مدح کا زور ہے اور صل علےٰ کا ہی شور ۔۔۔ کیا مہینا ہے عجب ماہ ربیع الاول
کسقدر ہوتی ہے تعظیم پیمبر اس مین ۔۔۔ ہے عجب ماہ ادب ماہ ربیع الاول
سعد نے سنکے ہوا تازہ دلوں مین ایمان ۔۔۔ ہی ہدایت کا سبب ماہ ربیع الاول
سال بھر دلمین سرور اُنکے رہیگا جنکو ۔۔۔ کر گیا محو طرب ماہ ربیع الاول
یعنی اس نام کے ہین درجا اول کی بہار ۔۔۔ رکھتا ہی طرفہ لقب ماہ ربیع الاول
کس مہینہ مین ہی بیدل یہ فضیلت کہ ہوا ۔۔۔ مولد شاہ عرب ماہ ربیع الاول

بیان اولیت نور خیر البریۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ

بنایا صانع قدرت نے نور مصطفےٰ اول ۔۔۔ جمال غیب کا مظہر بنا یہ آئینہ اول

[1] ربیع موسم بہار کو کہتے ہین اور لفظ اول مراد لے لیا ہے ۱۲

کٹی ظلمت عدم کی ذرہ ذرہ سب چمک اوٹھا
جو نکلا مطلع وحدت سے وہ شمس الضحیٰ اول

ہے پرتو اُسکا یہ انوار زنگا رنگ کے جلوے
نہ تارے تھے نہ سورج تھا نہ ماہ پر ضیا اول

پھلا پھولا ہی کیا کیا باغ عالم شان حق دیکھو
وہ سب کچھ بنگیا قدرت سے جو کچھ بھی نہ تھا اول

خطاب کن ہوا خالق سے جب نور محمدؐ کو
جھکا تعظیم مین خالق کے اور سجدہ کیا اول

جناب مصطفےٰ کی روح سے سب فیض لیتے تھے[۱]
مقیم عالم ارواح تھے جب انبیا اول

ہوئی جب آدم و حوا کی قربت باغ جنت مین
پڑھا آدم نے روح پاک پر صلّ علیٰ اول

تماشا ہی کہ پھر پیدا ہوئے وہ نسل آدم سے
کہ جنکے فیض سے آدم کا تھا پتلا بنا اول

یہی وہ ہی مثل نکلا شجر سے پھر وہ تخم آخر
شجر جس تخم کے اندر سے پھوٹا اور اگا اول

بظاہر گرچہ آئے دورۂ آخر مین وہ لیکن
وہی اول ہین جنکو حق نے رکھا جا بجا اول

ہوا اظہار جب ذات احد سے میم ممکن کو
تو ظاہر اسم احمد لوح ہستی پر ہوا اول

لیا ارواح سے عہد الست اللہ نے جسدم
جواب آپ ہی نے فرمایا دم قالو بلیٰ اول

کھڑے سب انبیا معراج مین تھے آپکے پیچھے
امامت پر ہوئے قایم وہی صدر العلیٰ اول

اٹھائے جائینگے سب اولین و آخرین جسدن
اٹھینگے قبر سے وہ شافع روز جزا اول

گذر ہوگا نہ ہرگز انبیا کو باغ جنت مین
نہ داخل ہونگے جبتک حضرت خیر الوریٰ اول

بیان کیجے کہانتک مصطفےٰ کی اولیت کو
کہ ہر منصب مین تھے وہ صاحب مجد و علا اول

جسے حب خدا ہو جسکا مقصد حق سے ملنا ہو
کرے پیدا وہ دل مین حب محبوب خدا اول

کریگا بس وہی الفت رسول پاک سے بیدل
ازل مین جسکو جام عشق احمد مل چکا اول

[۱] حضرت شیخ رحمہ اللہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے روح آنحضرت صلی اللہ علیہ در ان عالم مربی ارواح انبیا و مفیض علوم الیسہ بود بر ایشان ۱۲

سلام مشتمل بر حلیہ خیر الانام علیہ السلام

تاقیامت اُس بہار باغ جنت پر سلام
شان عزت کان رحمت جان عفت پر سلام

دل سے اُس جان جہان پر چاہیے پڑھنا درود
پہنچے امت سے شفیع جرم امت پر سلام

خاک طیبہ[1] آب جنت سے گندھا اُنکا خمیر
اُنکی طینت اُنکی صورت اُنکی سیرت پر سلام

سر سے پا تک نور تھا تن اسلئے سایہ نتھا
ایسی جسم جان صفت مربوع[2] قامت پر سلام

ریش گنجان اور کلانی سر مین اُس سرور کے تھی
اُس عظیم الہامہ ورراس یاست پر سلام

چاند کا ٹکڑا تھا پیشانی تو رخ بدر تمام
چہرۂ تابان کے انوار وجاہت پر سلام

سرخ ڈوری آنکھ مین رہتے تھے اونچی نگاہ
اکحل العینین کی عین عنایت پر سلام

ناوک دلدوز مژگان کی نفاست پر درود
قوس ابروی معنبر کی لطافت پر سلام

بینی اقدس تھی جیسے شمع کی لو ہو بلند
لب کی سرخی اور دانتو کی نزاہت[3] پر سلام

بطن صافی سینہ چوڑا دونون شانہ تھے قوی
پشت پر تھی مہر اُس مہر نبوت پر سلام

رہتا بے خوشبو معطر دست عالی دستگاہ
نرم تر دیبا سے تھی کف اُسکے لینت[4] پر سلام

تھا ورم آجاتا قدمون پر قیام اللیل مین
ایسے قدمون کے قیام و استقامت پر سلام

بیدل سکین کا یارب بھیجتا رہ تو مدام
تاقیامت شافع روز قیامت پر سلام

نعت شریف مشتمل بر حلیہ لطیف

ابر سیہ گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
برق تجلی روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

۱ طیبہ بفتح طا و سکون یا تحتانی مدینہ منورہ کا نام ہے پہلے مدینہ کو یثرب کہتے تھے یہ مشتق ہے ثرب سے ثرب کہتے ہین فساد کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ مدینہ کو یثرب مت کہو بلکہ طابہ اور طیبہ کہو یہ دو لفظ مشتق ہین طیب سے یہ مجمع البحار مین لکھا ہے اور طیب بکسر طا و مہملہ کہتے ہین خوشبو کو اور بفتح طا و مہملہ کہتے ہین لذیذ اور پاک چیز کو یہ منتخب مین ہے ۱۲

۲ مربوع قامت میانہ قد ۱۲

۳ یعنی صفائی و رونق ۱۲

۴ یعنی نرمی ۱۲

ہے مہ نو ابروی محمد صلے اللہ علیہ وسلم
عید طرب ہے روی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

در عدن مین گر ہر دندان لعل یمن مین وہ لب خندان
مشک ختن پاین موی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

گرچہ میانہ تھا قد والا دیتا دکھائی سب سے بالا
سرو قد دلجوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رخ پہ بشاشت وقت تکلم ولمین ترحم لب پہ تبسم
کیا دلجو ہے خوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سبزۂ خط وہ لطیف اور گنجان لطف دکھاتا اسپہ فراوان
رنگ رخ نیکوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کاش ہمین ہر غم سے نکالے دام مین اپنے ہمکو پھنسالے
پیچ و خم گیسوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ضخم کرادیس انکی صفت مین یعنی قوی تھے جوڑ بدنکے
دوش و بر و زانوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

معجزہ سنکر رمی[1] حصا کا سمجھو بھید اللہ رمی کا
ہے ید حق بازوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

محو طرب کل اہل زمین ہون شیفتہ اہل خلد برین ہون
پائین اگر خوشبوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

لکھتے ہین اُسکو عرش سے اعلے[2] قبر شریف کا ادنا ٹکڑا
جو ہے تہ پہلوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

خاک شفا ہے غبار مدینہ آب بقا ہے نہار مدینہ
دار شفا ہے کوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

حد سے بڑھی جب ہول قیامت تب گھبرا کر بہر شفاعت
کل کی نظر ہو سوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ایسی تپش مین بار خدایا تیری عرش کا پای سایہ
بیدل مدحت گوی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
۳ے

معراج سیدنا محمد
حین اتی ایلیا محمد

قد کان فی رجب مکرم
جبریل قال لہ تقدم

لہ روز بدر جب لڑائی کفار کی تیزی پر آئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک اور کنکر اوٹھا کر کفار پر پھینکدی اور فرمایا شاہت الوجوہ کوئی مشرک باقی نرہا جسکی آنکھ اور ناک اور منہ مین اُس مٹی کا ریزہ نگیا ہو تب وہ سب بھاگ گئے حق سبحانہ نے سورہ انفال مین اس قصہ کو فرمایا ہے ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اس آیت کا ترجمہ شاہ عبد القادر نے اسطرح فرمایا ہے کہ تو نے نہین پھینکی مٹھی خاک جسوقت پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی ۱۲ ۲ے درمختار اور اُسکی شرح شامی مین ہے کہ قبر شریف کی وہ جگہہ جس سے اعضاء مبارک ملے ہوئے ہین افضل ہے عرش اور کرسی اور کعبہ سے ۱۲ ۳ے معلوم رہے کہ یہ درود اس غزل مین ہر شعر کے بعد پڑھا جاتا ہے ۱۲

صار امامنا هنا محمد — صلى بالانبيا وآدم
فوق السماء علا محمد — الله شرفه وكرم
فازوراء الورا محمد — مولاه قربه وكلم
لاتسأل عن علا محمد — لا اندري والله اعلم
يشكو اليك يا محمد — عبد السميع وقد تهيم
مالي شفيع سوى محمد — يا كهف الفقرا ارحم
واشفع للعيش المخلد — ثم التبعيد من جهنم
واكشف دجانا يا محمد — بالوجه كالبدر المتمم

نعت فارسی

محو انوار لقای کیستم — غرق موج جلوہای کیستم
ہر سخن شد در دہن قند و نبات — طوطی مدحت سرای کیستم
میرسد یحببکم اللہ در جواب — تابع حکم و رضای کیستم
میتراود از لبم آب حیات — محو ذکر جانفزای کیستم
گرنہ بندم دل بدین مصطفی — گشتہ مخلوق از برای کیستم
نغمہ ام شد زیب گوش قدسیان — عندلیب خوشنوای کیستم
سالکان را نالہ ام دل می کشد — یارب آوازدرای کیستم
خامہ ام چون شاخ گل شد گلفشان — گلشن آرای ثنای کیستم

کی بود بیدل بشاہانم نیاز
زانکہ میدانی گدائی کیستم

حمد رب العلمین

تو ہی سب شاہون کا شاہنشاہ رب العلمین
سب کا قبلہ ہے تیری درگاہ رب العلمین

سر رگڑتے مین تیری درگاہ عالیجاہ مین
جتنے ہین شاہان عالیجاہ رب العلمین

عرش سے لے فرش تک لیکر ازل سے تا ابد
ذرہ ذرہ سے ہے تو آگاہ رب العلمین

فلسفی کی عقل چکر کھائے صدہا سال تک
کب تری حکمت سے ہو آگاہ رب العلمین

انبیا و اولیا کیا قطب کیا ابدال و غوث
سب ہین تیری بندہ درگاہ رب العلمین

کوثر اور تسنیم کیا مانگین وہ تیری تشنہ لب
دلمین جو رکھتے ہین تیری چاہ رب العلمین

ہوتا ہے بندونکا ایسی بیکسی مین تو رفیق
جب کوئی ہمدم نہو ہمراہ رب العلمین

لیچل اُس رستہ کو تو رضی ہو اور تیرا رسول
ہے وہی جنت کی سیدھی راہ رب العلمین

کس سے لون فریاد بیدل کون ہے اُسکے سوا
مستعانی لیس الا اللہ رب العلمین

[illegible]

شرح راز و نیاز در ادای نماز

جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز مین
انوار قدس کا ہی نظارا نماز مین

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز مین
اوٹھ جاتا ہی جدائی کا پردا نماز مین

آ ہو نچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور
جب بندہ ہاتھہ باندہ کے آیا نماز مین

مولیٰ مین اور بندہ مین رہتا نہین حجاب
بے پردہ ہے تجلی مولیٰ نماز مین

جب ہاتھہ اوٹھا ی باندہ کے نیت تو یون سمجھ
دونون جہان سے ہاتھہ اوٹھایا نماز مین

کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو
ہے کن حقیقتونکا اشارا نماز مین[1]

[1] جب نمازی بلاحظہ حضور جناب باری دست بستہ کھڑا ہوا اسکا نام قیام ہے پھر جب کھڑا ہو کر فاتحہ وغیرہ پڑہنے مین عظمت الٰہی کا معائنہ ہوا تب اظہار عظمت رب العرش العظیم کیلئے جھک گیا اور کہا سبحان ربی العظیم اسکا نام رکوع ہوا پھر انتہا درجہ کی عاجزی عمل مین لایا کہ اپنا سر اور منہ جو تمام بدن مین شریف تر تھا زمین کثیف پر رکھدیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنے مین یہ اشارہ کیا کہ سب سے اعلیٰ وہی ہے مین کیا ناچیز ہون اس زمین سے پیدا ہون جس پر سر رکھا ہی پھر اسی مین چلا جاؤنگا جب بندہ یہ افعال مع اذکار معمولہ

الحمد کی شروع تو ہر کلمہ کا جواب	معبود ذوالجلال سے پایا نماز مین
حمد و ثنا درود و قراءت دعا سلام[۱]	ہے جمع ہر طرح کا وظیفہ نماز مین
تن کی صفائی حق کی رضا دل کی روشنی	ای بندے خوبیان نہین کیا کیا نماز مین
قبلہ کر اپنے قلب کا رب کریم کو	جسطرح مونہہ کا قبلہ ہے کعبہ نماز مین
کیون دربدر پھرے وہ مدد مانگتا کہ جو	ایاک نستعین ہے پڑہتا نماز مین
پڑہ پڑہ کے تو نماز دعا صدق دل سے مانگ	مقصود وہ کیا ہے جو نہین ملتا نماز مین
مدہوش و مست خواب سحر مین ہے بے نماز	اور اوٹھ کے آیا عاشق مولا نماز مین
مت کر قضا نماز کہ تیری سر پہ ہے قضا	سُن مالکِ قضا کا تقاضا نماز مین
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے پڑہ نماز	ہے ظلمتِ لحد کا اوجالا نماز مین
نرمی سے کرتا ہے ملک الموت قبض جان	تلخی موت کا ہے مداوا نماز مین
یہ قبر مین انیس یہ محشر مین ہو شفیع	عقبے کی راحتین ہین سراپا نماز مین
رکھیگا سر بلند او نہین پاک بے نیاز	ہے جنکا سر نیاز سے جھکتا نماز مین
بیدل نماز کیون نہو معراج مومنین	پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز مین

اعلان فضائل رمضان

واہ کیا ماہ مبارک ہے یہ ماہ رمضان	حق نے کی جس کی صفت انزل فیہ القرآن
جو ہوا بشارت سے خوشنود کہ آئے رمضان	کر دیا حق نے حرام اسپہ عذاب النیران[۲][۳]
چاند ہوتی ہی ہوا حکم کہ ہان ای رضوان	روزہ دارونکے لئے کھولدے ابواب جنان
بند دروازے جہنم کے کیئے جاتے ہین	باندھے زنجیر دمین جاتے ہین جنود الشیطان

[۱] سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع ملائک اور بر ہر عباد اللہ الصالحین پر ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث درۃ الناصحین مطبوعہ مصر کی صفحہ ۲۴ پر ہے ۱۲ [۳] شعلہاے جہنم ۱۲

عرش کے نیچے لگی چلنے ہوا جنت کی | اور سجائی گئیں جنات ذوات الافنان[۱]

نخل جنت میں ہوا اک کہ جو نکلی نغمات | کہ کسی نے نہ سنا ایسا غنا یہ الحان[۲]

پوچھا حوروں نے یہ کیا جشن ہے رضواں نے کہا | ہے یہ اس ماہ مبارک کی خوشی کا اعلان

بارہ بیٹوں میں تھے یعقوب کے جیسے یوسف | یوں ہی کل بارہ مہینوں میں ہے پیارا رمضان[۳]

کرتے اس ماہ طرب میں ہیں فرشتے شب و روز[۴] | روزہ داروں کے لیے حق سے دعائے غفران

یہ وہ دن ہیں کہ ملے نفل میں فرضوں کا ثواب[۵] | ہو وہی اک فرض تو ستر کی جزا دے منان

روزہ والے اوٹھیں جب قبر سے بھوکے پیاسے | خوان میووں کے بھرے آئینگے لیکر غلمان

کیا مہینہ ہے کہ دن رات ہے طاعت کی بہار | دن کو روزہ ہے تراویح کا شب کو سامان

حشر میں اہل تراویح کا قرآن ہو شفیع | روزہ داروں کی شفاعت پہ ہو قائم رمضان

روزہ داروں کی خوشی ایک ہے افطار کے وقت | پھر خوشی ہوگی بڑے وقت لقاء الرحمن

اجر دلوائینگے ہر شے کا ملائک کے ہاتھ | دیگر روزہ کی جزا آپ وہ مالک ذیشان

خواب راحت میں بھی صایم کو ہے طاعت کا ثواب[۶] | روزہ داروں پہ ہے اللہ کا کیا کیا احسان

روزہ رکھتے ہیں جو تسلیم و رضا کے طالب | انکے مشتاق بہشت ان سے ہے راضی دیان

حشر اپنا اونہی بندوں میں ہو یارب جنکو | رضی اللہ رضوا عنہ ملیگا فرمان[۷]

---

۱ صاحب شاخہای کثیرہ ۱۲ ۲ یہ خوش آوازی کی حدیث فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کی ہے تنبیہ میں ۱۲ ۳ نزہۃ المجالس میں ابن جوزی سے یہ تشبیہ نقل کرکے لکھا ہے کہ جیسے ایک بیٹے یوسف کی دعا سے انجام کار کل گیارہ بیٹوں کی خطائیں معاف ہوئیں اسیطرح اس مہینہ رمضان کی برکت سے کل گیارہ مہینوں میں خطائیں کی ہوئیں معاف ہوجائینگی ۱۲ ۴ بیہقی نے باسناد مقبول روایت کی ہے کہ ہر روز اور ہر رات فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں روزہ داران رمضان کے واسطے شرح مواہب لدنیہ میں زرقانی نے لکھا ہے ۱۲ ۵ نزہۃ المجالس میں اور حضرت غوث اعظم کی غنیۃ الطالبین میں ہے کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث مشکوۃ میں ہے ۱۲ ۷ یہ روایت نزہۃ المجالس میں ہے ۱۲

روزہ داروں کیلئے کھولینگے محشر کے دن — باغِ جنت کا وہ در نام ہے جسکا ریان
مرتے دم گر ہو تجلی کا کرشمہ بیدل — ظلمتِ گور ہو رشکِ شبِ قدرِ رمضان

حکمِ تنزیہ بصائمان در ماہِ رمضان

شان تقدیس کا مظہر ہے مہینا رمضان — جسکی تنزیہ مین ناطق ہین حدیث اور قرآن
کھانا چھڑواتے ہین روزہ مین تو حکمت یہ ہے — تاکہ انسان مین پیدا ہون تقدس کے نشان
کرتے ہین لذتِ حیوانی و شہوانی ترک — جوہرِ روح مین دیتا ہی لطافت انسان
کسی طاعت کی جزا حور کسیکی ہی قصور — اور جزا[1] روزہ کی یہ ہے کہ ملے خود رحمٰن
ایسے درجون پہ وہی بندے پہنچتے ہین کہ جو — جان و دل کرتے ہین مالک کی رضا مین قربان
رکھین روزہ کو جو روزہ کیطرح تب دیکھین — کیا اثر اسکا ہی کیا اسکی صفت ہے کیا شان
روزہ دار ایسے بھی کتنے ہین کہ روزونکا مفاد — نہین پاتے بجز اسکے کہ رہین وہ عطشان
حق نے دی ہمکو شبِ قدر نہ سمجھے ہم قدر — ہای اسکا وہ کرم اور رہا اپنا حرمان
چاہیے روزہ مین پاک اور منزہ رہنا — چھوڑنا بغض و حسد فسق و فجور و عصیان
یہ بھی کچھ روزہ ہی سب چھوڑ کے آب و طعام — کھاتے مردار ہین کرتے ہین جو غیبت کا بیان
کھانا جب روزہ مین چھوڑا جو ہمیشہ تھا حلال — کیون نہین بچتے حرامون سے یہ ہی کیا ایمان
کام کیا دینگے عمل بے سر و سامانون کے — نہ کچھ آداب و سنن ہین نہ شروط و ارکان

کچھ بھروسا نہین طاعات پر اپنی بیدل
کرلے مقبول مگر رحم سے اپنے رحمٰن

[1] تفسیر روح البیان مین حدیث انا اجزی کی ذیل مین لکھا ہے کہ روزہ دار کی جزا خود مین ہون نہ حور نہ قصور پھر لکھا کہ یہ وہ روزہ ہی جو خواص کا روزہ حقیقی ہوتا ہے کما حقہ ۱۲

معائنہ ظہور اسرار کامنہ در ایام حمل جناب آمنہ

مبارکباد دیتے ہے ارض وسما مین ۱؎
وہ نور آٹھہرا بطن آمنہ مین

مہک پہنچے زمین سے آسمان تک
عجب خوشبو بسی باد صبا مین

معطر کیون نہو عالم کہ خوشبو
اڑی جاتی ہے رل ملکر ہوا مین

ہری شاخون مین ہین رنگین کھلے پھول
عجب جوبن ہے ہر باغ خوشنما مین

ہے سبزہ جنگلون مین لہلہاتا
بہار آئی بہار آئی فضا مین

خدایا آگیا جس دم نظر کی
بہار صنعت کلک قضا مین

ادھر ہی چہچہون مین مست بلبل
ادھر گل محو ہین رنگین ادا مین

اگر طوطی ہی یا قمری ہے یا مور
عجب مستی ہی ہر اک کی صدا مین

جھکا ہر پیڑ پھلکر جیسے مومن
جھکاتے سر ہین حکم کبریا مین

ادھر قدوسیون نے آسمان پر ۲؎
مچائی دھوم تحمید و ثنا مین

عبادت کو بچھی ہین جانمازین
تمام اضلاع واطراف السما مین

کوئی تقدیس اور تہلیل مین غرق
کوئی سرشار ہی ذوق دعا مین

کسیکا نعرہ ہی سبحان ذی الملک
کوئی مشغول ہے صل علیٰ مین

کھلا ہی جنت الفردوس کا در
ہین حورین جلوہ ہای جانفزا مین

۱؎ کعب الاحبار سے روایت ہی کہ شب حمل مین غیب سے منادی نے تمام زمین و آسمان مین آواز سنائی کہ آج وہ نور بطن آمنہ مین ٹھہرا ہی خوشحالی ہو آمنہ کو پھر خوشحالی ہو آمنہ کو اور یہ بھی روایت مین آیا ہی کہ ایام حمل مین بہت خیر و برکت غلہ اور ثمرات و باغات مین ہوئی جسکا بیان اشعار آیندہ مین ہے ۱۲ ۲؎ مواہب لدنیہ مین قسطلانی نے لکھا ہی کہ آسمان و زمین منادی کی گئی افرشوا سجادات العبادات فی صفف الصفار الصوفیۃ الملئکۃ المقربین مین اہل الصدق والوفا اور شارح مواہب نے اس قول کے نیچے لکھا ہے کہ مراد تیاری عبادت اور اظہار فرحت و سرور ہے بوجود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پس یہی مراد شعر مین رکھنا چاہیے بطور استعارہ ۱۲

خوشی کے چہچہے ہر رنگ بلبل ۔ ہین ہاتف کے گلوی خوش نوا مین

یہی غل ہی یہی چرچا یہی دھوم ۔ وہ نور آٹھیرا بطن آمنہ مین

جناب آمنہ فخر عرب تھین ۔ نسب مین شان عفت مین حیا مین

دیا فرزند بھی حق نے تو ذی شان ۔ نہین ایسا کوئی خلق خدا مین

جدا ہر ہر نبی مین تھی جو خوبی ۔ ملا دین حق نے وہ سب مصطفی مین

اوٹھائی پھر نہ روی پاک سے آنکھ ۔ نظر کی جس نے حسن دلربا مین

ہو شاہ نہین کوئی جیسا شہنشاہ ۔ وہ انکی شان ہی کل انبیا مین

کھلیگی شان عالی حشر کے دن ۔ تکین مونہہ انکا سب روز جزا مین

سدا بیدل کو رکھیو ای خداوند ۔ نبی کے عشق مین اپنی رضا مین

بالاجمال ذکر اکثر احوال آن صاحب الجمال صلے اللہ علیہ وسلم

جنکی صفت[۱] ہی والضحی شمس الضحی یہی تو ہین ۔ طٰہٰ[۲] ہی جس کی شان بدر الدجی یہی تو ہین

جنکا ہی رخ مرآت حق وہ حق نما یہی تو ہین ۔ روشن ہے جسکے چودہ طبق نور خدا یہی تو ہین

تھے کنز مخفی کیطرح پنہان بہار لم یزل ۔ جس نور سے اس حسن کا جلوہ کھلا یہی تو ہین

آغاز خلقت انسے ہی انجام بعثت انسے ہے ۔ جو ہین ازل مین ابتدا پھر انتہا یہی تو ہین

آدم کو یون باصد ادب کرتے فرشتے سجدہ کب ۔ جس نور ربی کی سبب سجدہ ہوا یہی تو ہین

ع فائدہ اس غزل مین حضور کا سب حال ابتدای خلقت نور محمدی سے حال تک گویا پورا مولد شریف ہے بعض اوقات مجلس میلاد مین جہان مختصر بیان منظور ہوتا ہے صرف اسی غزل پر اکتفا کیا جاتا ہے اور قیام ساتوین شعر پر کر دیا جاتا ہے جسکا شروع یہ ہے ؎ مولد مین ان کے سنتے ہین الخ لیکن اس صورت مین ہر شعر کے بعد یہ شعر پڑھا جاتا ہے ؎ صلے علیک اللہ یا نور الھدٰی یا نور عینی و من کان للنھر ابا من کان جد الحسنین ۔ ؎ تفسیر لفظ طٰہٰ مین یہی بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ طا حطی کے عدد نو اور ہاے ہوز کے عدد پانچ ہوتے ہین نو اور پانچ چودہ ہوئے یہ اشارہ ہوا چودھوین رات کے چاند کا یعنی آپکا جمال ایسا خوشنما ہی گویا چاند چودھوین رات کا ہے ۱۲

انکی بشارت سب نے دی آدم سے تا عیسیٰ نبی
جنکی خبر اول سے تھی وہ مبتدا یہ ہی تو ہین

مولد مین انکے سنتے ہین حور و ملائک تھے کھڑے
جس شہ کے یہ آداب تھے وہ مقتدا یہ ہی تو ہین

نور ولادت کی چمک پہنچی زمین سے تا فلک
تھی عرش تک جسکی چمک وہ پُر ضیا یہ ہی تو ہین

نور احد فیض صمد روح ازل جان ابد
جنکی مدد ہر بعید دو وہ ذی عطا یہ ہی تو ہین

پاتا جدہر[۱] رمز کف جھکتا اُدھر ماہ فلک
تکتے تھے صورت کو ملک وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین

سینہ الم نشرح کیا دل معرفت سے بھر دیا
ناسخ تمام ادیان کا جنکو کیا یہ ہی تو ہین

انکا محب ہے خود خدا اُنپر فدا ہین انبیا
بردی ہین جنکے اولیا وہ بادشاہ یہ ہی تو ہین

پہنچے جب اقصیٰ مین نبی سب انبیا تھے مقتدی
کل کی امامت جسنے کی وہ پیشوا یہ ہی تو ہین

چھوڑا بساط خاک کو پھر طے کیا افلاک کو
دیکھا خدای پاک کو وہ مجتبیٰ یہ ہی تو ہین

جنکا سفر معراج ہی تا عرش جنکا راج ہے
لولاک جنکا تاج ہے صدر العلیٰ یہ ہی تو ہین

وہ عرش کی مسند نشین توسین کے خلوت گزین
قصر تدلّیٰ کے مکین شاہ دنیٰ یہ ہی تو ہین

لب پر تصدق نارون سینہ پہ قربان نسترن
رشک فدا رنگ چمن رنگین ادا یہ ہی تو ہین

وہ غمزدونکے غم ربا وہ مفلسون کے کیمیا
محتاج کے حاجت روا کان سخا یہ ہی تو ہین

مردے جلائے آپ نے بیمار اچھے کر دیے
جانکی جلا یہ ہی تو ہین تن کی شفا یہ ہی تو ہین

ہان ای گروہ عاشقان کیون لوٹتے ہو نیمجان
چاہو شفا تو آؤ یہان دلکی دوا یہ ہی تو ہین

کرتے ہو کیون ای جان لب خضر و مسیحا کی طلب
آب بقا یہ ہی تو ہین عیسیٰ لقا یہ ہی تو ہین

بیدل تجھے کھٹکا ہی کیا میدان یوم الحشر کا
شافع ہین تیرے مصطفےٰ مشکلکشا یہ ہی تو ہین

---

[۱] یہ ایک وقت خاص کا بیان ہے جب ایام رضاع مین آپکو حلیمہ نے مہد مین لٹا دیا جسطرف آپ انگلی اوٹھاتے تھے ادھر چاند جھک جاتا تھا یہ روایت حضرت عباس سے بیہقی نے روایت کی ہے ۱۲

استحسان محفل میلاد محبوب رب العباد صلی اللہ علیہ وسلم

آو مشتاقان محفل محفل میلاد مین — رحمتین بیحد ہین نازل محفل میلاد مین
حمد حق نعت پیمبر اجتماع المومنین — سب ہین سنت کی خصائل محفل میلاد مین
عطر ملنا بانٹنا شیرینی سلگانا بخور — ہین نبی کے سب شمائل محفل میلاد مین
کان ہین سننے مین دل تعظیم مین لب درود — ہین یہ امت کے مشاغل محفل میلاد مین
قاری میلاد جب وہ ٹھکر لگا پڑہنے سلام — سب اوٹھی محفل کی محفل محفل میلاد مین
حیف اسپر جب کھڑی سب ہوئین وہ بیٹھا رہے — ہو کے پابند سلاسل محفل میلاد مین
مدح خوان پڑہتے ہین گویا پھول منہ سے جہڑتے ہین — کیا چہکتے ہین عنادل محفل میلاد مین
موج لحن مدح خوان آتی ہے جون موج نسیم — غنچہ دل جای ہی کھل محفل میلاد مین
جنکا دل گھائل ہوا عشق رسول اللہ سے — ہین تڑپتے نیم بسمل محفل میلاد مین
ہر طرف سے امتی پڑہتے ہین تسلیم و درود — ہے عجب اک شان حاصل محفل میلاد مین
جب نبی سی آیا امت کے سلامونکا جواب — ہو گئے انوار نازل محفل میلاد مین
آیا نور فیض روحانی جسے کہتے ہین لوگ — خود بدولت خود ہین شامل محفل میلاد مین
گھر مین جب دھوپ آ گئی گویا کہ سورج آ گیا — خود بدولت یون ہین داخل محفل میلاد مین

ا‍ نظیر اسکی قرآن شریف مین موجود ہی سورہ والفجر مین آیا ہی وجاء ربک اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھے ہین اور آوے تیرا رب اور کشاف اور بیضاوی اور کبیر تینون تفسیرین متفق ہین اسبات پر کہ بیان رب کے آنے سے مراد یہ ہے کہ قیامت مین قہر اور جلال ربانی کے آثار ظاہر ہونگے اور دوسری جگہ قرآن شریف مین آیا ہے فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا اسکے معنی شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہین پہر پہنچا انپر اللہ جہانسے انکو خیال نہ تھا یہ وہ مقام ہی کہ کفار کے دلمین رعب اور ہیبت مسلمانون کی چہا گئی اور انکو شکست فاش ہوئی یہان خود اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت اور جلال ظاہر ہونیکو اپنا آنا فرمایا پس اسیطرح سمجھو محفل میلاد شریف مین بھی فیوض روحانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کو نبی کا آنا کہا گیا جیسے گھر مین دھوپ آنیکو آفتاب کا آنا کہدیتے ہین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۱۲

جو برا کہتے ہین محفل کو ڈرین اللہ سے — منہ سے کچھ بولین نہ باطل محفل میلاد مین
ہے مجرب اولیا کا جو کہ یہ محفل کرے — دل کا مقصد جائیگا مل محفل میلاد مین
گازرونی قسطلانی ابن جزری بوسعید — ہین یہ سب کت کے قائل محفل میلاد مین
ان مسائل کے دلائل کو جو ڈھونڈین حق طلب — وہ پڑہین میرے رسایل محفل میلاد مین
کچھ تو اس محفل مین پایا ہی جو یون آداب سے — سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد مین

منقبت حضرت مخدوم سید علاؤالدین صابر کلیری رحمہ اللہ تعالیٰ

ماہ برج ہدا علاؤالدین — نور فیض خدا علاؤالدین
محو رب العلا علاؤالدین — عشق حق مین فنا علاؤالدین
رکھتے فاقہ طعام دنیا سے — کرتے روحی غذا علاؤالدین
پہونچے عالی خطاب صابر کو — تھے جو محو رضا علاؤالدین
سیف قاطع کا تھا زبان مین اثر — کرتے جسدم دعا علاؤالدین
عالم شرع عابد و زاہد — عارف باخدا علاؤالدین
فقر مین جنید اور نسب سید — سید الاولیا علاؤالدین
کان گنج شکر کا در فرید — گوہر بے بہا علاؤالدین
چشت کے خاندان عالی مین — ہوئے صدر العلا علاؤالدین
طالبان صفای باطن کو — زنگ دل کی جلا علاؤالدین
ذوق جام الست مین سرشار — رہتے بیخود سدا علاؤالدین
کر دیئے اک نظر مین لاکھون مست — مرحبا مرحبا علاؤالدین
اپنے بیدل پہ بھی نظر للہ — میرے صابر پیا علاؤالدین

منقبت حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمتہ اللہ علیہ

قطب دور زمان معین الدین
شاہ اقلیم جان معین الدین

حکم مولای کل سے خواجہ ہوے
خواجۂ خواجگان معین الدین

بخشی مولا نے جب ولایت ہند
آئے ہندوستان معین الدین

شب جا کرتے وان طواف حرم
صبح آجاتے یان معین الدین

توڑا سب کفر و کافری کا ہجوم
جب ہوے حکمران معین الدین

ہو کے مغلوب بول اوٹھے کفار
الامان الامان معین الدین

جن بھی فرمان انکا مان گئے
تھے شہ انس و جان معین الدین

کھولے کیا کیا حقائق و اسرار
محرم کن فکان معین الدین

شان حق کے نشان دکھلائے کیا کیا
لابیان کا بیان معین الدین

چشتیان بہشت مسکن مین
رونق خاندان معین الدین

میرا مونہہ کیا جو انکی مدح کرون
مین کہان اور کہان معین الدین

سب الم دور ہونگے بیدل کے
گر ہوے مہربان معین الدین

فضائل صلوات بر روح سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کی شان مین ہو جسقدر درود پڑھو
محبو پاؤ گے جنت مین گھر درود پڑھو

پڑھو درود اگر دل کی ہی جلا منظور
یہ چشم دل کا ہی کحل البصر درود پڑھو

خدا تو بھیجے ہی صلوا و سلموا کا خطاب
تم ایسے بیٹھے ہو کیون بیخبر درود پڑھو

پہنکے جامۂ خلعت بسا کے عطر خلوص
خدای پاک کے محبوب پر درود پڑھو

جو اپنے کامونکا انجام نیک چاہتے ہو — ہر ایک کام مین تم پیشتر درود پڑھو
خیال قد مین جو ہو سرو قد ادب سے کھڑے — تو یاد چشم مین با چشم تر درود پڑھو
نبی کے صدقہ تمہاری مراد ہو حاصل — دعا کے اول و آخر اگر درود پڑھو
رہو گے حفظ الٰہی مین رات دن محفوظ — رسول پاک پہ شام و سحر درود پڑھو
فرشتے جاتے ہین لیکر درود حضرت کو — اُدھر پہنچتا ہی جو تم ادھر درود پڑھو
رسول پاک کے حق مین تو یہ بھی تھوڑا ہے — جو اُنکے نام پہ آٹھون پہر درود پڑھو
دو لب دو زلف دو چشم سیاہ دو رخسار — ہر ایک عضو پہ دو دو پہر درود پڑھو
بچا دے تمکو جو دوزخ سے ایسے محسن پر — سدا سلام کہو عمر بھر درود پڑھو
عبث گناہونکی شامت مین مارے پھرتے ہو — خدا کی تمپہ ہو رحمت اگر درود پڑھو
ہزار درد کو یہ ایک دوا کفایت ہے — جو پیش آئے ذرا بھی خطر درود پڑھو
خدا وہ دن کرے بیدل کہ تم کھڑے ہو کر — حضور روضۂ خیر البشر درود پڑھو

عرض سلام در حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے روی پاکان سوی تو — قبلۂ عالم خمِ ابروی تو
اے شبِ قدر محبان موی تو — عید مشتاقان محزون روی تو
اے نمایان نور حق از روی تو — اللہ اللہ طلعت نیکوی تو
شد شب اسرا چہا اسرار طے — بود با مولی چہ گفت و گوی تو
چیست با کحل الجواہر کار ما — کحل چشم ماست خاک کوی تو

۱ فقیہ شامی شارح در مختار نے بہت مواقع درود خوانی کے لکھے ہین اُنمین سے چند موقع اس غزل مین لکھے گئے مثلاً کوئی مہمات پیش آنیکے وقت پڑھنا اور دعا کے اول و آخر و اوسط مین پڑھنا اور صبح شام پڑھنا ۱۲

می دمد زان دمبدم نفحات مشک — حبذا خاک در مشکوی تو
ہمچو بوی گل زگلشن می رسد — عاشقان را از مدینہ بوی تو
جان بلب بشتیم کاش آرد صبا — نفحۂ از نکہت گیسوی تو
لشکری برہم زدی از مشت خاک — مرحبا ای دست وای بازوی تو
خود خدا توصیف خوبیت میکند — فوق ازین باشد چہ وصف خوی تو
شافع بیدل بروز بعث و نشر — یا توئی یا عترت نیکوی تو

نعت سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم و عرض بعض حاجات

جسکے ہین رہنما رسول اللہ — دینگے حق سے ملا رسول اللہ
اُسکی کشتی کو موج سے کیا غم — جسکے ہین ناخدا رسول اللہ
دل سے بھیجیگا جو درود و سلام — دینگے اُسکو دعا رسول اللہ
کیا مقدس ہین آپکے القاب — مصطفےٰ مجتبےٰ رسول اللہ
مجکو مطلوب بس یہی دو ہین — اک خدا دوسرا رسول اللہ
ہم گداؤن پہ بھی نظر کیجے — اے شہ دوسرا رسول اللہ
نہوا اب تلک نہو ہرگز — دوسرا آپ سا رسول اللہ
جزو شب مین وہ کل کو دیکھ آئے — عرش سے تا ثرےٰ رسول اللہ
غل تھا افلاک پر کہ آئے حضور — مرحبا مرحبا رسول اللہ
جا کے سدرہ پہ رہگئے جبریل — ملے مولےٰ سے جا رسول اللہ
تھا نہ وہان غیر کیا ہی خلوت تھی — یا وہ خالق تہا یا رسول اللہ
انبیا سب ہین پیشوا لیکن — سب کے ہین پیشوا رسول اللہ

اہل محشر کی جب بندھینگی صفین
ہونگے صاحب لوا رسول اللہ

بھول لئے گا نہ مجکو محشر مین
یا شفیع الورا رسول اللہ

ہو جیے میری مشکلون مین شفیع
میرے مشکلکشا رسول اللہ

قبر مین بھی جمال وقت سوال
دیجیے گا دکھا رسول اللہ

اپنے بیدل کی نعت کرکے قبول
دیجے اس کا صلہ رسول اللہ

دیگر مکررا

لَسْتُ اَهْوٰی سِوٰے رَسُوْلِ اللّٰه
رَبِّ زِدْنِیْ هَوٰی رَسُوْلِ اللّٰه

وَتَقَبَّلْ تَقَبُّلًا حَسَنًا
صَلَوَاتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه

وَاجْعَلَنْ شَرْعَنَا شَرِیْعَتَهٗ
وَهُدَانَا هُدٰی رَسُوْلِ اللّٰه

یَوْمَ تَشْکُوْ شِفَاهُنَا عَطَشًا
اَرْوِنَا مِنْ نَدٰی رَسُوْلِ اللّٰه

مُظْلِمٌ لَیْلُ فُرْقَتِیْ فَاضِئْ
بِسِرَاجِ الدُّجٰی رَسُوْلِ اللّٰه

اَرِنِیْ بَدْرَ وَجْهِهٖ اَرِنِیْ
طَالَ شَوْقِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه

فَجَحِیْمٌ فِرَاقُ لُقْیَتِهٖ
وَنَعِیْمٌ لِقَا رَسُوْلِ اللّٰه

مَا لِعَبْدِ السَّمِیْعِ مُلْتَحَدٌ
غَیْرَ کَهْفِ الْوَرٰی رَسُوْلِ اللّٰه

رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْهِ ثُمَّ عَلٰی
مَنْ مَّضٰی فِیْ رِضٰی رَسُوْلِ اللّٰه

ظہور خوارق علیہ در ایام ارضاع حلیمہ سعدیہ

وہ چاند آگیا تیرے گھر پر حلیمہ
ہے برج قمر اب ترا گھر حلیمہ

وہ آئینہ رو اور ترا گھر حلیمہ
نصیبے کی ہے تو سکندر حلیمہ

حلیمہ کو رخصت کیا آمنہ نے
خدا ہو نگہبان و یاور حلیمہ

یہ فرزند دلبند ہے جان میری | اسے جان سے رکھیو بہتر حلیمہ

نگاہوں میں یوں رکھیو محفوظ جیسی | رہے پتلی آنکھوں کے اندر حلیمہ

یہ دُرِ یتیم ایسا نکلیگا جس سے | ہوں رد لعل و یاقوت احمر حلیمہ

ہے ذرہ سا گو آج پر بڑھتے بڑھتے | یہ چمکیگا سورج سے بڑھکر حلیمہ

سر عرش اعلےٰ سے تحت الثریٰ تک | نہ ہو کوئی خلق اس کا ہمسر حلیمہ

بٹھا کر سواری پہ خیر الورےٰ کو | نکل آئی مکہ سے باہر حلیمہ

کئے سجدہ مرکب نے شکر خدا میں | سوار ایسا لائی ہے مجھپر حلیمہ

زمین ہوتی سرسبز تھا جہاں قدم | چلی دیکھتی باغ اخضر حلیمہ

ندا غیب سے آئی اور مچگئی دھوم | ہوئی سب کی سردار افسر حلیمہ

تھی دائی مگر بادشہزادیوں سے | ہے اب شان عزت میں بڑھکر حلیمہ

روایت ہے ہمسایہ عورت نے پوچھا | چمکتا ہے شب بھر ترا گھر حلیمہ

جہاں کھلگئی آنکھ دیکھا ترا گھر | کہ دیوار و در میں منور حلیمہ

ترے گھر میں جلتی ہے کیا رات بھر آگ | کہ بجھتی نہیں ایک دم بھر حلیمہ

کہا رات بھر آگ کا کام کیا ہے | نہ مشعل جلائی نہ اخگر حلیمہ

محمد کے مکھڑے کی ہے وہ تجلی | جو مکہ سے آئی ہے لیکر حلیمہ

چمک جاتا ہے گھر کا گھر روشنی سے | لٹاتی ہے جب کرکے بستر حلیمہ

وہ معجزے ہوں بیاں کس سے بیدل | جو کہہ گذرے دفتر کے دفتر حلیمہ

لا الہ الا اللہ

رکھ اپنا ورد دلا لا الہ الا اللہ | ہے زنگ دل کی جلا لا الہ الا اللہ

وہ شخص پائیگا جنت کی دخلی جسنے ہے صدق دل سے پڑھا لا الٰہ الا اللہ
ہے حکم حق وہ بچیگا جو میرے حصن میں آئے وہ اسکا حصن ہے کیا لا الٰہ الا اللہ
کسی نے پوچھا کہ جنت کی بھی ہے کچھ قیمت تو مصطفےٰ نے کہا لا الٰہ الا اللہ
جو چاہو کھولنا جنت کا در یہ کنجی لو پڑھو بصدق و صفا لا الٰہ الا اللہ
کچھ آج کل سے نہیں ہے یہ کلمۂ توحید لکھا ازل میں گیا لا الٰہ الا اللہ
حدیث میں ہے جو ارض و سما وزن کریں رہیگا سب سے بڑھا لا الٰہ الا اللہ
ہیں پانچ رکن جو دین رسول اکرم کے مقدم ان میں ہوا لا الٰہ الا اللہ
نماز و روزہ و حج و زکوۃ سے پہلے خدا نے فرض کیا لا الٰہ الا اللہ
ہزار سال کے شرک اور کفر کی ظلمت دے ایکدم میں مٹا لا الٰہ الا اللہ
بہت ہیں ذکر ہین لیکن حدیث میں آیا ہے سب میں ذکر بڑا لا الٰہ الا اللہ
یہ طے کراتا ہے ناسوت و منزل ملکوت ہے طرفہ راہنما لا الٰہ الا اللہ
حقایق جبروت و دقائق لاہوت ہے سب کا عقدہ کشا لا الٰہ الا اللہ
ثبوت وحدت حق ہے جو لفظ الا سے تو نفی غیر ہے لا الٰہ الا اللہ
رموز شرع و طریقت ہیں اس میں سب روشن ہے شمع نور ہدیٰ لا الٰہ الا اللہ
بحق احمد مرسل دعا ہے بیدل کی کہ خاتمہ ہو مرا لا الٰہ الا اللہ

١ یہ وہ حدیث ہے کہ اہل بیت نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے جبریل ؑ سے اور جبریل نے پروردگار جل جلالہ سے کہ فرمایا اُسنے لا الٰہ الا اللہ حصنی ومن دخل حصنی امن عذابی ١٢

٢ یہ روایت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ میں لکھی ہے۔ ١٢

٣ یہ بھی فقیہ سمرقندی کی روایت ہے لا الٰہ الا اللہ مفتاح الجنۃ ١٢

٤ مشکوۃ کے باب التسبیح والتہلیل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا اگر ساتوں آسمان اور اُنمیں رہنے والے اور ساتوں زمین ایک پلہ ترازو میں رکھیں اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلہ میں البتہ غالب آجائیگا لا الٰہ الا اللہ ١٢

فضائل ذکر میلاد و ماہ میلاد حضرت خیر العباد

ذکر کسکے رخ روشن کا کیا جاتا ہے ۔ ایک سماں نور کا آنکھون مین بندھا جاتا ہے
لب پہ جاری ہے مری کس لب جان بخش کی یاد ۔ مونہہ سے ٹپکا جو مرے آب بقا جاتا ہے
کسکے یہ نام کی تعظیم ہے ہر جانب سے ۔ مرحبا صل علیٰ اُنپہ پڑھا جاتا ہے
وہ محمد جسے حق نے کیا محبوب اپنا ۔ فخر کل ختم رسل اُن کو لکھا جاتا ہے
اُنکے مولد مین ہوئے آکے ملائک حاضر ۔ حورین حاضر ہوئین جنت سے سنا جاتا ہے
ایسا محبوب کہ جو اُنکی اطاعت مین رہا ۔ وہ بھی اللہ کا محبوب گنا جاتا ہے
ماہ میلاد شریف آتا ہے جب عالم مین ۔ بزم عشاق کو گلزار بنا جاتا ہے
ہے ربیع دل عشاق ربیع الاول ۔ غنچہ گل کی روش دل کو کھلا جاتا ہے
اس مہینہ مین جو سُنلیتے مین بیانِ مولود ۔ سال بھر دل سے نہین اسکا مزہ جاتا ہے

وقائع میلاد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

شب مولد ہے رحمت کی گھڑی ہی ۔ اجابت خود لب فرش آ کھڑی ہی
بندھا یون رحمتون کا تار پیہم ۔ برستی جیسے ساون کی جھڑی ہی
خوشی مین ہنس پڑے گل کھلکھلا کر ۔ کھلی غنچون کے دل کی گلجھڑی ہی
بیابان عرب گلشن گیا بن ۔ بنا ہر خار پھولون کی چھڑی ہی
جلال احمدی سے تھرتھرا کر ۔ بنائے قصر کسریٰ گر پڑی ہی
زبان سوسن کی بھی حیرت سے ہے بند ۔ نہ اک نرگس ہے سکتہ مین کھڑی ہی
ہے فیض احمدی وہ طرفہ گلشن ۔ گل خورشید جسکی پنکھڑی ہی
کف پائے حبیب کے مقابل ۔ گل فردوس کی پتی کڑی ہی

لب رنگین اگر ہے سلک مرجان — مسلسل دانت موتی کی لڑی ہی
محبت کی ہی محبوب خدا سے — بحمد اللہ کہان قسمت لڑی ہی
خیال زلف مین ہون پا بہ زنجیر — ازل سے عشق کی بیڑی پڑی ہی
تڑپ دلکی نہین تھمتی ہے ایک دم — ہے دل پہلو مین یا جیسی گھڑی ہی
ہے اکسیر اپنی وہ خاک در پاک — مہوس ڈہونڈتا بوٹی جڑی ہی
شہ لولاک کی امت ہون بیدل — ہزار ادنے ہون پر قسمت بڑی ہی

حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم در ایام صبا مصروف لہو و تماشا نمی شد

نہ لڑکون مین خیر الوریٰ کھیلتے تھے — وہ کچھ کھیل اپنا جدا کھیلتے تھے
روایت ہے چاند آپ سے کرتا باتین — پڑے مہد مین مہ لقا کھیلتے تھے
فرشتے جھولاتے تھے حضرت کا جھولا — ملک انکے جھولے سے آ کھیلتے تھے
نہ رکھتے تھے کچھ پاس دیتے لٹا سب — یہ بازی وہ راہ خدا کھیلتے تھے
ہوئے مات کافر یہ جانبازیان کین — یہی بازیان بارہا کھیلتے تھے
بتون کے کئے ٹکڑے بتخانے توڑے — یہ کھیل اشرف الانبیا کھیلتے تھے
تھے قدرت کے کھیل انکے سب کھیل بیدل — وہ کھیل ایسے معجز نما کھیلتے تھے

عرض سلام بجناب خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

السلام اے نور حق را مظہری — اے ثنا خوانت جلیل اکبری
چرخ ہا زد چرخ و تا ایندم ندید — چون تو محبوبی ہمایون منظری
کے رسد دستم بدامانش کہ اوست — بادشاہ و من گدای احقری
اے خوشا گر جام صہبای طہور — جرعہ ام بخشی و گویم دیگری

کے رسد فکرم بتوصیفش کہ اوست — لامکان سیری ازان ہم برتری

سروری نیسان جز این امت کہ یافت — پیشوائے دستگیری رہبری

شد بطیب طابہ از طیبِ خوشت — اے خوش اندامی معطر پیکری

کیست از عالی نژادان جہان — چون تو خوش اصلی گرامی گوہری

چیست این گر نیست از اسرار غیب — امیی خواند ز حکمت دفتری

ہمچو انجم جملہ خیلِ انبیاست — تو دران انجم چو ماہِ انوری

ہردم از ما صد سلام و صد درود — بر روان پاک آن دین پروری

یا رسول اللہ پذیر از ما سلام — تحفۂ ما زین نباشد خوشتری

یک نظر بر زاری بیدل کہ او — بر درت آوردہ رو از ہر دری

محبوبیت مصطفےٰ و ترغیب حب محبوب صلے اللہ علیہ وسلم

جسے حب محبوب مولا نہین ہے — وہ مولا کو مقبول بندہ نہین ہے

وہ ہون جس سے راضی خدا بھی ہو راضی — نہون خوش تو خوش حقتعالی نہین ہے

ہین سب انبیا یون تو پیارے خدا کے — مگر آپ سے کوئی پیارا نہین ہے

ازل سے ابد لامکان سے زمین تک — بہت دیکھا پر کوئی تم سا نہین ہے

ہے پردہ او نہین پر نہ دیکھین جو تجکو — تمہاری تجلی پہ پردہ نہین ہے

ترا روضہ دیکھے جو رضوان تو سمجھے — کہ فردوس اعلے کچھ اعلے نہین ہے

ملون منہ کو قدمون سے نعلین چومون — بھری دلمین کیا کیا تمنا نہین ہے

یہان نکلے مدارج وہان نکلے معارج — امید اپنے منعم سے کیا کیا نہین ہے

قیامت مین جان کندنی مین لحد مین — تمہین ہو کوئی حامی اپنا نہین ہے

تمہین بیکسون کی ہو غمخوار ورنہ — زمانہ مین کوئی کسیکا نہین ہے
قدم تھک گئے چلتے چلتے طلب مین — پتا تک بھی منزل کا پیدا نہین ہے
کیا خون مرے دل کا بیتابیون نے — ذرا تھامے دل کوئی اتنا نہین ہے
یہ سر پہنچے اُس آستان پر الہی — سرِ سیرِ عرش معلی نہین ہے
تڑپتا ہی دل دم بخود ہون ادب سے — کہ بندے کا مولی پہ دعوی نہین ہے
لب جانفزا کا ہے کام اب مسیحا — کہ کچھ دم مین دم غم نے چھوڑا نہین ہے
خبر لیجیے اپنے بیدل کی شاہا — کوئی اُسکا جز ذات والا نہین ہے

گلفشانی خامۂ رنگین نگار در عرض سلام و مدیح حضرت احمد مختار

ہو سلام اُن پر عرب جنکے سبب گلزار ہے — سنبل و ریحان سے بھی خوشتر وہانکا خار ہے
شعر مین جب سے بیان روے پر انوار ہے — مطلع الانوار میرا مطلع الاشعار ہے
دل مرا اُسکے تصور مین تجلی زار ہے — آسمان پر چاند جسکا طالب دیدار ہے
چاند ہی آنکھون مین ماند اور گل نظر مین خار ہے — جب سے آنکھون مین جمال سید ابرار ہے
میرے آگے سے اوٹھا اے باغبان نرگس کے پھول — نرگسین چشم نبی کی اک نظر درکار ہے
زعفران رو زرد ہی اُس روی خندان کے حضور — زلف کے سودا مین خون ہر نافۂ تاتار ہے
ہے جو دلمین کوکب دُرّی دندان کا خیال — جو بہا آنکھون سے آنسو کوکب سیار ہے
جو نبی پر اپنے دیوانہ ہی عاقل ہی وہی — جو ہوا مست اُنکی الفت مین وہی ہشیار ہے
دل اُسی کا دل ہی جسنے دل لگایا آپ سے — عشق حضرت کا نہین جس دلمین وہ بیکار ہے
جلوۂ نور نبوت دیکھ لے اہل نظر — عکس سے روشن مدینہ کا در و دیوار ہے

سلہ ایام رضاع مین چاند آپ کے اشارون پر جھکتا تھا اور آپ چاند سے باتین کرتے تھے ۱۲

کیا ہی دندان رسول اللہ ہیں پر آب و تاب
شرم سے غرق عرق آب در شہوار ہے

وہ جبین وہ رخ وہ سینہ اور وہ پیارا پیارا رنگ
نور کا پتلا سراپا احمد مختار ہے

انکے ہاتھوں کا ہی دھوون دردمندوں کی دوا
خاک انکے پانو کی کحل اولی الابصار ہے

دیکھ کپڑوں کی پہبن کہتے ہیں ہر اک مرد و زن
واہ کیا جبہ ہی کیا پٹکا ہی کیا دستار ہے

بھر دیے حق نے علوم اولین و آخرین
سینہ کیا سینہ ہی اک گنجینۂ اسرار ہے

مشک سے کسطرح دون خط عنبر کو مثال
مشک تو اک خون ناف آہوی تاتار ہے

ان لب و دندان کی دیکھو سیر اے اہل نظر
موتیا کے گرد کیا اچھا کھلا گلنار ہے

پھرتے ہیں اجرام عالی صدقہ ہوتے آپ پر
سبع سیارہ ہیں سیار آسمان دوار ہے

آپکی ہستی سے کل ہستی خدا نے ہست کی
آپ ہی کے نور سے ہر نور کا اظہار ہے

کیون نہ بھیجین آدم و جن و ملک تمپر درود
تم ہو محبوب خدا تمپر خدا کا پیار ہے

اپنی بخشش کی توقع ہی تو ہی اسباب پر
تم شفیع المذنبین ہو اور خدا غفار ہے

رحم کر مجھپر خدایا اس پیمبر کے طفیل
درد پر ہیں درد اور آزار پر آزار ہے

ہی مدینہ دور اور بیدل ضعیف و ناتوان
رحمۃ للعالمین کی اک کشش درکار ہے

این اشعاریست کہ در ماہ محرم سنہ یکہزار و سہ صد ہجری ہنگام باریابی مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما تالیف کردم و خاص وقت حصول شرف زیارت روضہ مقدسہ زادہا اللہ فضلا و تکریما بموقف عرض حضور رسالت مآب در آوردم والحمد للہ

کرتا ہوں شکر حق کا پیمبر کے سامنے
پہنچایا مجکو روضۂ انور کے سامنے

طالع کو میرے دیکھنا اللہ رے عروج
پہنچا ہے ذرہ مہر منور کے سامنے

پھرتا کبھی ہوں مرقدؐ و منبر کے بین بین ۔۔۔ حاضر کبھی ہوں پایۂ منبر کے سامنے
اُن جالیوںؐ سے آئی جلا دلکو اور ہوا ۔۔۔ پرنور دیدہ قبۂ انور کے سامنے
برج فلک پہ لاکھ چڑھے چاند کا کلس ۔۔۔ ہوویگا ماند گنبد اخضر کے سامنے
روضہ تو دیکھا کاش دکھا دیجے یا نبی ۔۔۔ روی مبارک اپنا ذرا اکر کے سامنے
کیون تیرگی بخت نہ کافور ہو کہ آج ۔۔۔ چمکا ہے نجم سعد مقدر کے سامنے
پیاسا زلال لطف کا ٹلے کرکے بحر دید ۔۔۔ پہنچا جناب ساقی کوثر کے سامنے
زائرینؐ ہوچکا ہوں مجھے اب نہ بھولئے ۔۔۔ رکھیگا یاد خالق اکبر کے سامنے
جنت میں بھی خدا یہی قربت کرے نصیب ۔۔۔ جیسے کھڑا ہوں آج ترے در کے سامنے
بیدل کو لطف ہوترا ہر غم سے یون پناہ ۔۔۔ جیسے سپر پناہ ہو خنجر کے سامنے

فرمان مزوج الاشباح والارواح در تشریع سنت نکاح

خلاق دوجہان کی ہدایت نکاح ہی ۔۔۔ جاری ہمیبر و نکی شریعت نکاح ہی
وہ حکم جو کبھی نہوا نسخ اور نہو ۔۔۔ آدمؑ سے لیکے تابقیامت نکاح ہی

لہ منورہ شریف کے مابین ایک دروازہ بنا ہوا ہی اور اسکی پیشانی پر آب زر سے بقلم جلی لکھا ہوا ہی ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہی بہشت کا آپنے گھر مزار مبارک کو فرمایا ہی ۱۲ سلہ فتاوی عالمگیری میں درباب آداب زیارت لکھا ہی ثم یاتی المنبر یعنی پھر منبر کے پاس حاضر ہو ۱۲ سلہ وہ دیوار روضہ مبارک جو بجانب قبلہ ہی اسمین تین دروازے ہین ہر دروازہ کے دو کیواڑ ہین کیواڑون کا وجود محض حروف سے ہے کمال صنعت کی ہو دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہی لوہی کے حروف مجلی مصفیٰ اسطرح پر قایم کیئے ہین کہ ایک کیواڑ کے شروع مین بخط عربی یہ حروف بنائے ہین لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین اس تحریر کے مقابل دوسرے کیواڑ مین لکھا ہی محمد رسول اللہ الصدق الامین یہ ایک سطر ہوگئی اسکے نیچے پھر اسی عبارت کی دوسری تیسری سطر علی ہذا القیاس ان حروف سے وہ کیواڑ اوپر سے نیچے تک بنے ہوئے ہین ان حروف کے دوائر و کشش وغیرہ کے درمیان جو خالی مقامات ہین وہ جالیان بنگئی ہین اندر سے باہر اور باہر سے اندر اُن مین سب نظر آتا ہی عجب صنعت ہی ۱۲ سلہ دروازہ روضہ منورہ کی پیشانی پر آب زر لکھا ہوا ہی من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یعنی جسنی زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی مجھپر اسکی شفاعت ۱۲ سلہ مفتیان دین لکھتے ہین کہ نکاح عجیب سنت ہی وقت آدم سے تاقیامت کسی قت میں منسوخ نہوئی ور نہوا ور پھر دس عالم میں بھی جاری رہیگی کذا فی جامع تحریر صفین ۱۲

رکھنا جو چاہو پاک نگاہ اور خیال کو
دل کی پناہ آنکھ کی عصمت نکاح ہی

دنیا مین ہی نشاط تو عقبیٰ مین ہی ثواب
دنیا کی اور دین کی نعمت نکاح ہی

دو بول پڑھ کے ہوتے ہین دو غیر ایک جان
دو جانین جو دیتا ہی وحدت نکاح ہی

کثرت ہوئی ہی وحدت آدم نکاح سے
وحدت کو کرتا مظہر کثرت نکاح ہی

تعریف کیون نہ کیجیے بیدل نکاح کی
اپنے رسول پاک کی سنت نکاح ہی

عشرت دنیا رودنی فنا شدنی ست

یہان کا سرور ایک آدھ نفس ہے
رقص شرر یا شعلۂ خس ہے

گھونٹ گلے تک بھی نہین اترا
کہتا ساقی ابھی سے بس ہے

ہے انسان مجبور و مختیر
سن لے مثال اسکی جو ہوس ہے

اور تا پتنگ ضرور ہے لیکن
ڈور اسکی تو پرائے بس ہے

کھالی ہوا کچھ پھر تو سدا کو
تو ہی اور تربت کا قفس ہے

ہر دم کوچ کی ہین آوازین
طبل رحیل ہی بانگ جرس ہے

ہای غضب آنکھین نہین کھلتین
جاگو جاگو کہتا عسس ہے

کوئی نہین مشکل مین کسیکا
وقت پہ باکس بھی بیکس ہے

چھوڑ دی بیدل سب دھندونکو
اللہ بس اور باقی ہوس ہے

منقبت سیدنا الغوث الاعظم قدس اللہ سرہ الاکرم

زہی حسن دلارائی محی الدین جیلانی
کہ ایک عالم ہے شیدائی محی الدین جیلانی

شربتم فضلتی[۱] سے کھلگیا جو مست وحدت ہین
وہ ہین سرشار صہبائی محی الدین جیلانی

۱؎ یہ شعر حضرت غوث پاک کے قصیدہ غوثیہ کا آپ اقطاب کو خطاب کرکے فرماتے ہین کہ شربتم فضلتی من بعد سکری یعنی تمنے شراب عشق پی ہے میری بچی ہوئی ۱۲

رجال الغیب و جن و ملائک آ تے خدمت مین
زہے دربار والا ئی محی الدین جیلانی

وہ محبوب الٰہی ہین وہ مطلوب خدا ئی ہین
ہے ہر دل مین تولائی محی الدین جیلانی

وہ پایا یار رقاب اولیا پر ہمنے یہ پایا
ہین سب خاک کف پائی محی الدین جیلانی

قدم گردن پہ لینا کیا تعجب ہے جو سچ پوچھو
ہے پتلی آنکھہ کی جائی محی الدین جیلانی

بلند آوازہ ہے نوبت[1] طبولی فی السمآ وقت
زہے شان معلائی محی الدین جیلانی

ستارے سب[2] چھپے اب تا ابد چمکیگا شمس انکا
تلے ہے محشر تجلائی محی الدین جیلانی

جو فانی حق مین ہین مظہر ہین وہ فضل الٰہی کے
عطائے حق ہے اعطائی محی الدین جیلانی

نہین کچھ آج سے عز و شرف مجد و کرم انکو
یہ ہے میراث آبائی محی الدین جیلانی

بنی کے ساتھہ پڑھتے ہین درود وآل بنی پر ہم
ہین[3] سبھین بھی تو معنائی محی الدین جیلانی

نہ زندہ رسم دین کرتے تو وہ دنیا مین کیون آتے
جلانے دین کو آئی محی الدین جیلانی

دکھاؤن کیمیا گر کو کہ لے اکسیر اعظم دیکھ
ملے خاک کف پائی محی الدین جیلانی

لکھون اب حلیہ[4] نور بدن[5] نازک تھا اور لاغر
تھا گورا رنگ زیبائی محی الدین جیلانی

جو شعلہ نور کا دیکھے جو جلوہ طور کا دیکھے
وہ دیکھے نور سیمائی محی الدین جیلانی

کبھی وہ چاند سورج ہے دو چار آنکھین نہین کرتے
ہین جو محو محیائی محی الدین جیلانی

ہوس رضوان کو سیر سبزہ جنت کی مٹ جائے
جو دیکھے خط خضرائی محی الدین جیلانی

لہ یہ بھی حضرت غوث پاک کا شعر ہے طبولی فی السمار والارض وقت۔ یعنی میرے نقارے زمین اور آسمان مین بجائے گئے ۱۲

سلہ یہ ایک شعر کا ترجمہ ہے جو حضرت غوث نے ایک قصیدہ بائیہ مین فرمایا کہ اگلے شموس سب چھپ گئے اب ہمارا شمس بلندی کے افق مین ہمیشہ چمکتا رہیگا کبھی نہ چھپیگا اور اس مضمون کو نسبت حضرت غوث پاک کے حضرت مجدد الف ثانی نے بھی مکتوبات مین تسلیم کیا ہے ۱۲ سلہ اسلئے کہ آپ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۱۲ سلہ صورت مبارک کا بیان اسلئے لکھدیا ہے کہ کوئی مشرف بزیارت خواب در دیا مین ہو تو پہچان لے ۱۲ منہ

سکندر ڈھونڈتا پھرتا ہی چشمہ آبحیوان کا ۔ نہین دیکھے جو لبہائی محی الدین جیلانی
میانہ قد تھا خط گنجان تھا اور سینہ چوڑا تھا ۔ زہے ترکیب اعضائی محی الدین جیلانی
قریب اور دور ہے یکسان سنا جاتا مجالس مین ۔ کلام معجزہ آمائی محی الدین جیلانی
بیان وعظ مین بیہوش کر دیتے ہزارونکو ۔ جھلک اوٹھتا جو بینائی محی الدین جیلانی
زمین سے عالم بالا تک اُس کا بول بالا تھا ۔ تھا ایسا سرور عنائی محی الدین جیلانی
چہکتی ہے مدح گل مین ای بلبل چہک ہمتو ۔ ہوئی ہین مدح پیرائی محی الدین جیلانی
الٰہی اس دل مردہ تن افسردہ مین جان دے ۔ بروح راحت افزائی محی الدین جیلانی
الٰہی دستگیری کرکے بالا دست کہہ مجھکو ۔ بحق دست بالائی محی الدین جیلانی
الٰہی کشتی بیدل تلاطم سے بچالیجو ۔ با جراے مددہائی محی الدین جیلانی

سخن پر حزن در شہادت امام حسن

نبی عاشق تھے دیدار حسن کے ۔ تھے شائق سیر گلزار حسن کے
تھے فرماتے نبی یہ گل ہے میرا ۔ کیا کرتے تھے نظارے حسن کے
ہوا اُس گل کا اب صد چاک سینہ ۔ ہوئے ٹکڑے دل زار حسن کے
دیا ظالم نے ایسا زہر قاتل ۔ گرے کٹ کر جگر پارے حسن کے
گئے برگ خزان کی طرح مرجھا ۔ تر و تازہ وہ رخسارے حسن کے
لگا خون آنے اسہال کبد سے ۔ لہو کے چھوٹے فوارے حسن کے
کلیجہ ٹوٹکا جاتا ہے گویا ۔ جگر پر چلتے ہین آرے حسن کے
نہین اب فاطمہ پھر کون پوچھے ۔ یہ آنسو چشم بیمار حسن کے
علی مرتضی بھی اب نہین حیف ۔ جو ہون فریادرس پیارے حسن کے

خدا پر چھوڑ بیدل ظالمون کو	وہ بدلے لے گا آزار حسن کے

اشعار حسرت افزا در شہادت حسینؑ شہید کربلا

کم قیامت سے نہین شاہ شہادت تیری — دل پھٹا جاتا ہے سن سن کے مصیبت تیری

آہ اُس وقت پر آشوب مین ہم کیون نہ ہوے — دیکھی تجھ پر دل و جان کرتی رفاقت تیری

جسکے گھر کے ہون غلام آہ اُسی قتل کرین — حیف قاتل ہوئی خود نانا کی امت تیری

رحم کچھ سنگدلون نے نہ کیا پر نہ کیا — بھوک مین پیاس مین کیا کیا ہوئی حالت تیری

کتنا چلایا کسی نے نہ سنی اک فریاد — ہای حسرت کہ نہ نکلی کوئی حسرت تیری

گھونٹ بھر پانی سے تازہ نہوئی روح افسوس — بھوک اور پیاس مین کی روح نے رحلت تیری

آہ محبوب خدا دیتے تھے جسپر بوسے — ڈالدی خاک پہ وہ چاندسی صورت تیری

بے تمیزون نے کیا کچھ بھی نہ تیرا آداب — کرتے جبریل ادب سے تھے زیارت تیری

آہ بدبختون نے گھوڑون کے سمون سے روندا — ریزہ ریزہ ہوئی ترکیب جسامت تیری

کیا ہوا گر تجھے بدبختون نے پانی نہ دیا — ہوگی محشر کو تو جاگیر مین جنت تیری

اشقیا تیری محبت کا مزہ کیا جانین — قلب محبوب خدا مین تھی محبت تیری

رکھ سدا آل پیمبر کی محبت بیدل — ہوگی محشر مین یہ ایمان پہ حجت تیری

تضرع و فریاد بدرگاہ رب العباد

پھنسی بھنور مین کشتی آہ ربّ اغفرلی وارحمنی — مَن یُّنجینا اِلّا اللہ ربّ اغفرلی وارحمنی[1]

نفس ادھر کرتا ہے تباہ لایا شیطان اُدھر سپاہ — تیرے سوا اب نہین پناہ ربّ اغفرلی وارحمنی

کون ہو میری پشت و پناہ کون مرا دل تھامے آہ — کون ہو بیکس کے ہمراہ ربّ اغفرلی وارحمنی

[1] کون ہمکو نجات دے سوا اللہ تعالیٰ کے ای پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر ۱۲

تو سب کا مسجود جاہ تو سب کا معبود اِلٰہ — سب شاہون کا شاہنشاہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
جو چاہیگا عفو گناہ بخشیگا اُسکو اللہ — چاہیے پڑہنا شام وپگاہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
ماہی ارض سے لے تا ماہ عفو کی تیری ہے افواہ — رحم کے تیری سب مین گواہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
عمر کٹی غفلت مین آہ نامہ عمل کا ہوا سیاہ — بخش الٰہی مرے گناہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
کچھ نظر آتی نہین پناہ جاتی ایک اسپر ہے نگاہ — ہون مداح رسول اللہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
جیسی نبہگئی یا اللہ دنیا مین باعز و جاہ — کیجو کرم سے وہان بھی نباہ ربِّ اغفر لی وارحمنی
روز قیامت یا اللہ ہو بیدل کا شفاعت خواہ — سید عالم جہان پناہ ربِّ اغفر لی وارحمنی

دعای عام جامع المرام کہ در اختتام مجالس عظام خواندہ میشود

محمدؐ پہ بھیج اپنی رحمت الٰہی — وہ رحمت کہ ہو تا قیامت الٰہی
تمام آل و اصحاب پر بھی ہو رحمت — ہو امت پہ ظل عنایت الٰہی
مدد کیجیو ملت مصطفےٰ کی — شریعت رہے تا قیامت الٰہی
محدث رہین کرتے جاری روایت — ہون حفاظ محو تلاوت الٰہی
رہین مسند شرع پر اہل فتوے — رہین اصفیا تاج امت الٰہی
جو ہین نیک رکھ اُنکو نیکی پہ قائم — جو ہین بد کر اُنکو ہدایت الٰہی
روا اہل حاجت کی حاجت ہو یارب — مریضون کو ہوجای صحت الٰہی
بچا ای خدا قحط کی سختیون سے — رہے دُر فشان ابر رحمت الٰہی
وبا دور رکھ امتِ مصطفےٰ سے — سب آفات سے رکھ سلامت الٰہی
ہو کیسا ہی غم دور کر اُسکو یارب — کہ ہر شے پہ ہے تجکو قدرت الٰہی
جو بانی ہے اس مجلس باصفا کا — وہ پائے سدا خیر و برکت الٰہی

پڑھا جسنے اخلاص اور صدق دل سے — وہ مقصد کی پائے بشارت الٰہی
سنا جن محبون نے صدق و صفا سے — سلامت رہے وہ جماعت الٰہی
یہ بیدل بھی اپنی مرادون کو پہنچے — ملے دین و دنیا کی نعمت الٰہی

ترجیع بند بر شعر دلبند شیخ شرف الدین مصلح بن عبداللہ المعروف شیخ سعدی شیرازیؒ

بگو تا چہ اے گلبدن گویمت — چمن بلکہ رشک چمن گویمت
بلب رشک لعل یمن گویمت — بہ تن غیرت نسترن گویمت
سمن بوی و گل پیرہن گویمت — چراغ زمین و زمن گویمت
نخوانم قمر زانکہ پرلن گویمت — شعاع رخ ذو المنن گویمت

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

تری مدح مین لنگ پای دلیل — زبان تو نپہ ہی تنگ میدان قیل
تری قدر جانے ہے رب جلیل — سلیمان نہ داؤد نے حرز قبیل
اگر مدح کا دم بھرے جبرئیل — لکھے حشر تک تیرا وصف جمیل
نہو جبکہ طے یہ بیان طویل — یہی کہتے بن آئی اے بیدل

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

جہان تو ہی وہان کسکا ہووے گذر — بشر کیا فرشتون کے جلتے ہین پر
ترا نور ہر نور مین جلوہ گر — تو فرمانروا ارض و افلاک پر
جو انگلی اوٹھاوی تو شق ہو قمر — بلاوے تو پاس آوے چلکر شجر
قدم رکھے تو موم ہووے حجر — ترے صدقے شاہنشہ بحر و بر

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالا تری زانچہ من گویمت

وہ تن جسمین معمور نور قدم — وہ جان جسکی اللہ کھائے قسم
وہ رخ جسکا نقشہ ہے باغ ارم — وہ قد جسکے آگے ہو شمشاد خم
وہ صورت وہ سیرت وہ حسن شیم — وہ اخلاق نیکو وہ جود و کرم
کہاں تک کرون تیری مدحت رقم — زبان پر یہی بیت ہے دمبدم

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترا نور ہے زینت ہر جمال — تری ذات ہے مرکز ہر کمال
تو حادث ہی بیشک مگر بیزوال[ل] — کرے تیری تجلیل خود ذو الجلال
بھلا بیدل خستہ کے کیا مجال — کرے تیری مدحت کا جو کچھ خیال
کہے جبکہ سعدی سا شیرین مقال — بصد آہ و زاری کہ ای خوشخصال

ندانم کدامین سخن گویمت
کہ بالاتری زانچہ من گویمت

ترجیع دیگر بطرز مسدس بر شعر سعدی انار اللہ قبرہ المقدس

تفکر مین رہتا ہون صبح و مسا — کہون تجکو خورشید یا مہ لقا
مگر شان مین تیری اے مصطفے — مین جو کچھ کہون اُس سے ہے تو سوا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ہوئی آپ پر ختم پیغمبری — زبور آپ کی وصف سے ہے بھری
صحیفون مین بیحد ثنائین تری — بشر سے ہو کب تیری مدحتگری

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورے

ل بیزوال یعنی آپکے فضائل و کمالات مین ہرگز زوال نہ آئیگا ۱۲

بشر تیری صورت کے دیوانے ہین — جنون محبت مین فرزانے ہین
بنی چشم میگون پہ مستانے ہین — ملک شمع عارض کے پروانے ہین

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

کسی پر جو ہوتا ہے جوبن کمال — اُسے چاند سورج سے دیوین مثال
ترے خوشہ چین شمس و بدر و ہلال — مشابہ کہون کس سے تیرا جمال

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

شجاعت نبی

وہ ابرو مقوس ہے طاق حرم — دم قہر دیکھو تو تیغ دو دم
وہ صولت کہ تھرائین شیر اجم — وہ ہیبت کہ گرجائین کسریٰ و جم

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

بظاہر تو گو ساکن خاک ہے — ترا زینہ بام تہ افلاک ہے
ترا قدردان ایزد پاک ہے — جہان تو ہے گم عقل و ادراک ہے

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

سرافیل گر ہو ترنم سرا — کرے صور مین نغمہ لاکھون ادا
ہر اک صوت مین لاکھ مدح و ثنا — نہو وے کر پورا کبھی آپ کا

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

ہوئی غوطہ زن جبکہ فکر رسا — مضامین چنے عرش سے تا ثرےٰ
نہ شایان ترے کوئی مضمون ملا — کہا آخرش یہ کہ اے مصطفےٰ!

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

زبان تھام دیکھ اپنا بیدل مقام
ہے بہتر کہ تو عرض کر اب سلام

کہاں تو کہاں ذکر خیر الانام
یہ سعدی کا پھر عجز سے پڑھ کلام

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الورےٰ

کلام در اوصاف حسنین علیہم السلام

تھے علی و فاطمہ کے نور عین
ایک شہزادہ حسن اور اک حسین

فاطمہ کا ماہتابان ایک تھا
مرتضیٰ کا مہر رخشان ایک تھا

ایک تھا برج نبوت کا قمر
ایک تھا درج رسالت کا گہر

غیرت لعل بدخشان ایک تھا
روکش یاقوت رمان ایک تھا

ایک بستان علی کا تازہ پھول
اک بہار باغ شاداب بتول

حضرت حیدر کا پیارا ایک تھا
زہرہ کی آنکھوں کا تارا ایک تھا

ایک تھا زہر ہلاہل کا شہید
ایک تھا شمشیر قاتل کا شہید

یاں شہادت پائی واں جو بچے تھے
دونو سردار اہل جنت کے ہوئے

جو محب ہے اونکا ہے محبوب حق
جو ہے دشمن اونکا ہی مغضوب حق

چاہے گر بیدل ہو کامل خاتمہ
رہ سدا شیدائے آل فاطمہ

تضمین بر سلام کہ مروج در خاص و عام است

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آپ راس الانبیا ہیں	آپ تاج الاولیا ہیں	آپ محمود الثنا ہیں	آپ مقبول الوریٰ ہیں
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

آپ سلطان مدینہ	مہبط وحی و سکینہ	نور سے معمور سینہ	مشک سے بہتر پسینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
اولین موج خلائق	مرکز دور حقائق	فائقوں سے بھی ہیں فائق	جو ثنا کیجے سو لائق
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰت اللہ علیک
لائے جو ایمان تم پر	کیوں نہ دیویں جان تم پر	مہربان رحمٰن تم پر	خلق سب قربان تم پر
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
حق نے دی معراج تمکو	اور بخشا تاج تمکو	دو جہان کا راج تمکو	دین سلاطین باج تمکو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
تم ہو محبوب الٰہی	تم پہ موزون وصف شاہی	ماہ سے لے تا بہ ماہی	سب نے دی تم پر گواہی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
ہجر میں مشکل ہے جینا	دل ہوا چاک اور سینہ	تھامیے میرا سفینہ	یا شفیع المذنبینا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کاش حاصل ہو حضوری	دور ہو جائے یہ دوری	دل کی یہ حسرت ہو پوری	دیکھلوں وہ شکل نوری
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
کیا کرے بیدل شکایت	درد ہجران کی حکایت	رنج و غم ہے بے نہایت	کیجئے للہ عنایت
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ	اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ
اِنَّا اَسْلَمْنَا لِلّٰہ	رَبٌّ لَا مَعْبُوْدَ سِوَاہ	لَا نَدْعُوْ اِلَّا اِیَّاہ	ھُوَ السَّمِیْعُ لِمَنْ نَاجَاہ

لہ اس مناجات میں اپنا نام یا تخلص کچھ درج نہیں کیا بس اول شعر میں اشارہ ہو گیا کہ ہم کسیکو نہیں پکارتے نہیں عبادت کرتے سوا اسکے یعنی ہم اسیکے عبد ہیں اور وہ ہمارا معبود ہے سمیع ہے کہ سنتا جاتا ہے مناجات کرنیوالے کی دعا اس مضمون میں اشارہ عبد السمیع کا نام نکل آیا ۱۲

لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
جئنا بابک یا دیان	من یحیا منک الاحسان	فالطف وارحم یا رحمٰن	یا حنّان یا منّان
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
بابک مولیٰ ماوانا	لا تطرد نا خذلانا	نحن عبیدک مولانا	فامنح وامنن احسانا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
لیس لنا من ینجینا	من کربات تعیینا	فضلک مولیٰ یکفینا	نرجو لطفا یشفینا
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
ھب لی ربی قرۃ عین	وارزقنی خیر الدارین	زیّنی یا ربّ الزین	وارفع عنی کل الشین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
ربّ واحسن عقبی الدار	واجعل حشری فی الابرار	اسکنّا تحت الاشجار	جنّاتٍ فیہا الانہار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
غیرک ربی من یؤوین	انت نصیری انت معین	انت مجیب للداعین	ربّ اغفر وارحم اٰمین
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
ربّ اجرمن حرّ النار	جارک ربی خیر الجار	شفّع فینا یا غفّار	سیّدنا المولی المختار
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
روح الصدق صفی اللہ	نور الحق نجی اللہ	خیر الخلق نبی اللہ	حسن الخلق ولی اللہ
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ
ندعو اللہ ربّ الارباب	بابک للداعین مآب	صلّ وسلّم غیر حساب	علی النبی مع الاصحاب
لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	لا الٰہ الا اللہ	اٰمنّا برسول اللہ

کبھی یہ اشعار بھی محافل میلاد خیر الانام میں وقت قیام پڑھے جاتے ہیں

جس کے ذکر مولد خیر الانام	چاہیے آداب کرنا قیام	مرحبا ای مرحبا اے مرحبا

[illegible]

آپ اِس عالم مین آئی مرحبا
مرحبا اے رحمۃ للعالمین
کیجیے مقبول امت کا سلام
السّلام ای شاہ عالی بارگاہ
السلام ای بحر مواج ہمہ
السّلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای ناہج دین قویم
السّلام ای غمزدونکی غمگسار
بیدل بکیس پہ رحمت کی نظر
کون حامی ہو مرا بے آپکے
سر سے پا تک حسرتو نمین چور ہون
کون تھامی اس دل رنجور کو
ای طبیب دل دوا کیجیے مری
ہے یہ اندیشہ کہ جب موت آئیگی
دیکھیے کیا گذرے جسم و جان پہ
عمر غفلت مین ہوئی آخر تمام
ایک بھی ہمنے نہ کام اچھا کیا
اب کسی صورت نہین ممکن نجات
پر غلام احمد مختار ہون
اے خدا اپنے محمد کا طفیل
جنتی کر گو سزائے نار ہون
آفت کونین سے محفوظ رکھ

مرحبا ای فخر عالم مرحبا
مرحبا سلطان ختم المرسلین
السّلام ای جلوہ نور خدا
السّلام ای خاص محبوب الٰہ
السّلام ای مظہر شان جمیل
السلام ای مہبط روح الامین
السّلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای مرہم جان فگار
آپکی در کا ہون مین ادنےٰ غلام
ہوگا بیڑا پار صدقے آپکے
کسکو ہے غم اس نحیف زار کا
دے تسلی کون اس مہجور کو
سخت مضطر ہون تسلی دیجیے
صدمے کیا کیا دیکھیے دکھلائیگی
روز محشر جب لیا جائیگا حساب
بن نہ آیا کوئی مجھسے نیک کام
مفت عمر بے بہا کھویا کیے
ہان مگر آتی ہے دلمین ایکبات
ہوگا جسدم سامنا اللہ کا
اپنے اس محبوب احمد کا طفیل
زندگی میری ہو جبتک یا کریم
اپنی نعمت سے مجھے محفوظ رکھ

سیّد اولاد آدم مرحبا
مرحبا اے حضرت خیر الانام
السّلام ای سید و مولای ما
السّلام ای ابر ثجاج کرم
السلام ای صاحب قدر جلیل
السّلام ای کاشف سر قدیم
السلام ای موردِ ام الکتاب
السّلام ای حضرت خیر البشر
کم سے بھی کمتر غلامونکا غلام
رحمت عالم بہت رنجور ہون
درد ہے کسکو دل بیمار کا
اے مسیحا دم خبر لیجیے مری
ہے لبون پر جان تشفی کیجیے
جب اندھیری گور مین ہوگا گذر
سخت حیرانی ہے کیا دونگا جواب
آہ واویلا دریغا حسرتا
خواب غفلت مین پڑے سویا کیے
گرچہ مین بدوضع بدکردار ہون
واسطہ دونگا رسول اللہ کا
بخش مجھکو گرچہ بدکردار ہون
رکھ مرا مسلک صراط مستقیم
وقت ہو جانکندنی کا جب قریب

ہو مجھے کلمہ شہادت کا نصیب	قبر میں ہونے لگیں جس دم سوال	رکھیو ثابت اوس گھڑی ای ذو الجلال
جس گھڑی ہول قیامت کا ہو جوش	دیکھکر جسکو اوڑیں عالم کے ہوش	حوض کوثر پر مجھے پہونچائیو
میرے آقا سے مجھے ملوائیو	دیکھ لوں اول وہ نورانی لقا	پھر پیوں کوثر کا آب جانفزا
جب چلیں جنت کو وہ خیر الانام	پیچھے پیچھے یہ بھی حاضر ہو غلام	آپکا صدقہ سُنے یہ کمترین
	حکم طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خَالِدِیۡن	

خاتمۃ الطبع

ای منعم منان تیرا لاکھہ احسان کہ یہ نسخہ فصاحت قران بلاغت عنوان جان معانی و بیان مصباح زجاجۂ عرفان و ایقان الموسوم بہ **نور ایمان** تصنیف لطیف جناب حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی **عبد السمیع** صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ ساکن رامپور ضلع سہارنپور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب صاحبزادہ مولنا حکیم میان **محمد** صاحب مدظلہم و سید علی حسین صاحب امیر مداح بشیر و نذیر باضافہ اوس کلام حضرت مرحوم کی جو طبع نہیں ہوا تھا دوبارہ مرتب کیا اور شیخ محمد وزیر صاحب خلف منشی ولی محمد صاحب ساکن کیمپ میرٹھ کی سعی سے سال ۱۳۰۷ھ میں مطبع **قاسمی** میرٹھ میں مطبوع ہوا

قطعہ تاریخ نور ایمان از نتائج طبع نازک خیال شیرین مقال قرۂ باصرۂ دولت و اقبال غرۂ ناصیہ سعادت و اجلال رُشد آئین میان شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر جناب شیخ وحید الدین صاحب رئیس اعظم شہر میرٹھ دام اقبالہ و جلالہ

چون ز احسان خدای فرد المنن	طبع شد این چشمۂ آب حیات	سال طبع و رشید الدین بگفت	نور ایمان است امید نجات ۱۳۰۷
		ولہ	
نور ایمان بار دیگر طبع شد	از کلام پاک مولای زمان	بود فکر سال طبعش در سرم	در همین اندیشہ بودم ناگهان
	از لب بلبل رشید آمد صدا	نور ایمان نور عرفان نور جان ۱۳۰۷	

اعلان عام ہو کہ جناب بغیر حصول اجازت صاحبزادہ مصنف مرحوم اس کتاب کو کوئی صاحب طبع کرانے کا قصد نہ فرماویں۔

"دارالاسلام" کی شائع کردہ تراثِ علمیہ

1- المبین مع تنقید و تبصرہ 2- الرشاد 3- نُزْهَةُ الْمَقَالِ فِي لِحْيَةِ الرِّجَالِ
پروفیسر علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)

4- شَرْحُ الْمِرْقَاةِ لِشَمْسِ الْعُلَمَاءِ الْمَوْلَوِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَقِّ الْعُمَرِي الْخَيْرَابَادِي
وَيَلِيهِ: رسالة في الوُجُودِ الرَّابِطِي لِلسَّيِّدِ الْحَكِيمِ بَرَكَاتِ أَحْمَدَ التُّونْكِي رَحِمَهُمَا اللهُ

5- ابحاث ضروری: حافظ ولی اللہ لاہوری، محشی: مولوی فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق و تسہیل: خورشید احمد سعیدی

6- الروض المجود (وحدۃ الوجود): علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: حکیم سید محمود احمد برکاتی

7- علامہ فضل حق خیر آبادی؛ چند عنوانات: خوشتر نورانی علیگ (مدیر اعلیٰ ماہنامہ "جام نور" دہلی)

8- حیات استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: علامہ غلام رسول سعیدی (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

9- مولود کعبہ کون؟ 10- مَنْ هُوَ مُعَاوِيَه؟: مولانا قاری محمد لقمان قادری

11- اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله: مولانا غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

12- نور ایمان (دیوان): مولانا محمد عبد السمیع بیدل رام پوری رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ مرزا غالب

13- احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الفحول شاہ عبد القادر بدایونی، مترجم: مولانا دلشاد احمد قادری

14- دِيوَانُ فَضْلِ الْحَقِّ الْخَيْرَابَادِي، دِرَاسَةٌ وَتَحْقِيقٌ لِلدُّكْتُورَةِ سَلْمَة فِرْدَوْس سِيْهُول تحت الطبع

15- آداب المریدین: شیخ ضیاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: مولانا الشیخ رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ،،

16- رسائل (خَيْرُ الْأَمْصَار مَدِيْنَةُ الْأَنْصَار، السِّنَّةُ الضَّرُورِيَّة فِي الْمَعَارِفِ الْخَيْبُورِيَّة، حِفْظُ الْمَتِيْن عَنْ
نُصُوصِ الدِّيْن) مولانا خیر الدین خیوری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (والد ابو الکلام آزاد) تقدیم از راجا رشید محمود ،،

17- کلیاتِ کافی: سلطان نعت گویاں حضرت مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
مع تذکار حیات و کمالات (نثریات و نظمیات) جمع و تحقیق: محمد رضاء الحسن قادری ،،

18- تنقیح العبادات: مناظر اسلام مولانا سید آل حسن رضوی موہانی رحمۃ اللہ علیہ ،،

19- جواہر مضیہ رد نیچریہ (سر سید احمد خان کے افکار کا ابطال): مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ ،،

20- مسند ابی بکر الصدیق: امام ابی بکر احمد بن علی مروزی رحمۃ اللہ علیہ مترجم: محمد رضاء الحسن قادری زیر ترجمہ

21- امیر الکلام من کلام الامام (اقوال حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ): پروفیسر مولانا اصغر علی روحی رحمۃ اللہ علیہ زیر کتابت

22- وسیلہ جلیلہ (ثبوت جواز توسل): مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری رحمۃ اللہ علیہ زیر طبع

23- مضامین اقبالیات: سید نور محمد قادری زیر ترتیب

دارُالاِسلام کے زیرِ اہتمام

ملک الشعرا شیخ مہدی علی ذکیؔ مرادآبادی کے شاگرد

انقلابِ ۱۸۵۷ء کے بطلِ جلیل، سلطانِ نعت گویاں

مولانا سید کفایت علی کافیؔ مرادآبادی

علامہ فضلِ حق خیرآبادی کے شاگردِ رشید، حضرت شاہ فضلِ رسول بدایونی کے فرزندِ ارجمند

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے جنھیں مجددِ قرنِ رابع عشر قرار دیا

تاج الفحول محب رسول شاہ عبدالقادر عثمانی بدایونی

علامہ عبدالحی لکھنوی کے شاگرد، شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے مرید

ابوالکلام آزاد کے استاد، جلال لکھنوی کے نقاد

مولانا محمد ظہیر احسن شوق نیموی

مولانا وصی احمد محدث سورتی کے تلمیذ، امیر مینائی اور داغ دہلوی کے ممدوح

قاضی خلیل الدین حسن حافظ پیلی بھیتی

شکیل بدایونی، ماہر القادری، اختر الحامدی اور محشر بدایونی کے استاد

مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

کے کلیاتِ شعرِ اردو پہ کام جاری ہے

اربابِ ذوق اور مقتدراتِ ترقیِ ادبیات اس سلسلے میں ادارے کی سرپرستی فرمائیں!

پرچارک: محمد رضاء الحسن قادری

دارُالاِسلام

C-8 محی الدین بلڈنگ، داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

0321-9425765 darulislam21@yahoo.com